





مَقِيْلُ الصَّلَاةِ

فِي امْتِلَاح

الْمَلَأَ الْاَرْضَ مِنْكُمْ

مُصَنَّفِي

مناظرِ اعظم حضرت مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

التشابه

متبرؤ کلیبہ اللہ صدیقی خلیفہ الرشید عظیم حافظ فقیر اللہ رحمہ اللہ

مکتبہ جدید یقینہ

مکان ۲۰ اَلِیْتَغْنِیْنِ سِیْثِیْثِ۲۰ اِجْهَر۰ لَا هَوْر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... مقياس صلوة
تصنيف..... مؤلف اعظم الحاج حضرت مولانا محمد غفران چھروی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر..... صاحبزادہ کلیم اللہ صدیقی
بن
غفر الرشید اعظم مولانا قاری حافظ فقیر اللہ چھروی رحمۃ اللہ علیہ
طباعت..... آفست
بار..... نمبر ۲۰۰۲ء
طابع..... حاجی حنیف پرنٹنگ پریس لاہور۔
صفحات..... ۴۴۸
قیمت مجلد..... =/۱۶۵ روپے

فہرست مضامین مقیاس صلوٰۃ

صفحہ	نمبر شمار
۲	۱
۳	۲
۹	۳
۹	۴
۱۰	۵
۱۰	۶
۱۱	۷
۱۱	۸
۱۲	۹
۱۲	۱۰
۱۴	۱۱
۱۵	۱۲
۱۹	۱۳
۲۲	۱۴
۲۳	۱۵
۲۶	۱۶
۲۸	۱۷
۳۰	۱۸
۳۱	۱۹
۳۲	۲۰
۳۳	۲۱
۳۴	۲۲
۳۶	۲۳
۳۷	۲۴

دو زنی صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں سے صاف پانی مانگیں گے

صفحہ نمبر	ب	فہرست کتاب
۲۵	منی کی پلیدی کا ذکر	۳۷
۲۶	منی کی پلیدی قرآن کریم سے	۳۸
۲۷	منی کو دھوئے کا ارشاد نبی کریم ﷺ کی زبانی	۴۰
۲۸	نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی بیٹھ دھوئی جاتی تھی	۴۱
۲۹	منی کو کھرنچے کا جواب	۴۳
۳۰	وضو میں سیدھے ہاتھ دھو	۴۷
۳۱	قرآنی فیصلہ	۴۷
۳۲	گردن کا مسح بدعت نہیں بلکہ مستحب ہے	۴۹
۳۳	خون سے وضو کا فاسد ہونا	۵۲
۳۴	اذان میں انگوٹھے چومنا	۵۳
۳۵	پانچ نمازوں کی فرضیت	۵۸
۳۶	ایہوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید	۵۹
۳۷	نماز فجر اور عشاء کا اس اصطلاحی ذکر	۶۰
۳۸	صریح حکم پانچ نمازوں کے قیام کا	۶۱
۳۹	نماز صبح و مغرب کی فرضیت	۶۱
۴۰	وقت عشاء کی نماز کی فرضیت	۶۱
۴۱	ظہر، مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے	۶۲
۴۲	ظہر کی نماز کی تشریح	۶۳
۴۳	فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم	۶۳
۴۴	نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے	۶۴
۴۵	نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے	۶۵
۴۶	پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے	۶۶
۴۷	نماز قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے پڑھنے کا حکم نہیں کا جواب	۶۷
۴۸	قیام نماز کے ابتداء میں کیا پڑھا جائے	۶۸
۴۹	صبح و عشاء کو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ . وَالْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی	۶۹

۵۰	صبح، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ	۶۹
۵۱	پانچوں نمازوں میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنے کا قرآنی حکم	۷۰
۵۲	مختصر بیعت قضائے ترتیب نماز	۷۲
۵۳	اللہ اکبر کا ثبوت قرآنی	۷۳
۵۴	اسم ذاتی کا بیان	۷۳
۵۵	سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے	۷۴
۵۶	جنت کی دوسری اصطلاح	۷۵
۵۷	پورے الحمد لِلّٰہ کی تشریح اور پورے نام کا ظہور	۷۵
۵۸	رکوع و سجود کا ثبوت	۷۵
۵۹	پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فزع بھی نہیں کر سکتا	۷۶
۶۰	پانچ نمازوں کے منکرین جہنم کی سیر کریں گے	۷۷
۶۱	نماز کے تارک کو عتاب خداوندی	۷۷
۶۲	ضرورت احادیث	۷۸
۶۳	نماز بغیر اطاعت مصطفیٰ ﷺ ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں	۷۹
۶۴	مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت سے رُود گردانی کرنے والا خود مددگار ہے	۸۰
۶۵	حدیث مصطفیٰ ﷺ سے اعراض پر وعید خداوندی	۸۱
۶۶	مصطفیٰ ﷺ کی حدیث کے بغیر قرآن کریم سے کوئی ہدایت نہیں پاسکتا	۸۲
۶۷	اوقات صلوٰۃ	۸۳
۶۸	صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت	۸۴
۷۹	حضرت علی الرضیٰ کی نماز اسفار میں	۸۷
۷۰	صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنا چاہیے	۸۷
۷۱	صلوٰۃ الظہر کا وقت	۸۸
۷۲	مسجد میں داخلے کی صورت	۸۹
۷۳	نماز میں عاجزی سے کھڑے ہونا	۹۰
۷۴	نماز میں ٹانگیں چوڑی کرنا خلاف سنت ہے	۹۰

نمبر شمار	عہد صلوة	ت	فہرست کتاب
صفحہ			
۷۵	ٹانگوں کے درمیان سے بھی گزر گا و شیطان ہے	۹۲	
۷۶	نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیے	۹۳	
۷۷	زبانی نیت	۹۵	
۷۸	فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے	۹۷	
۷۹	نیت نکاح زبانی اقرار سے	۹۸	
۸۰	خداوند کریم کی ربوبیت کا اقرار بھی زبانی ہوا	۹۸	
۸۱	تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا	۹۹	
۸۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت خداوندی کا زبانی اقرار کرایا	۱۰۱	
۸۳	بغیر زبانی نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے	۱۰۲	
۸۴	تکبیر تحریر کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا	۱۰۴	
۸۵	لباس کے متعلق خدائی فیصلہ	۱۰۶	
۸۶	سرنیکا کو کرنا	۱۰۷	
۸۷	عمامہ کی تاکید مصطفیٰ ﷺ کی زبانی	۱۰۹	
۸۸	نماز میں عمامہ کی فضیلت	۱۱۰	
۸۹	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرت انسانی ہے	۱۱۰	
۹۰	نبی کریم ﷺ نے عمامہ بلا عذر کبھی ترک نہیں فرمایا	۱۱۱	
۹۱	مومن اور مشرک کے درمیان عمامے اور ٹوپی اکٹھے پہننے کا فرق ہے	۱۱۲	
۹۲	ملائکہ کا عمامے پہن کر حاضر ہونا	۱۱۳	
۹۳	نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ		
	أحد میں عمامے بندھائے	۱۱۴	
۹۴	چھپے ہوئے عمامے کا فیصلہ مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک	۱۱۵	
۹۵	نماز میں پگڑی نہ باندھنے والے قیامت کے دن دیدار الہی سے محروم رہیں گے	۱۱۵	
۹۶	صرف ابتداء نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا	۱۱۶	
۹۷	داہل بن حجر کے متعلق تحقیق	۱۱۶	

۹۸	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی نبی کریم ﷺ کی نماز میں سوائے بکیر ادا کی کے رفع یدین نہیں	۱۲۵
۹۹	تمام حقد میں بوقت بکیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے	۱۲۷
۱۰۰	سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۱	تمام حقد میں کے نزدیک سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۲	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل حدیث سے	۱۳۰
۱۰۳	زور سے بسم اللہ شریف مصطفیٰ ﷺ نے جماعت میں نہیں پڑھی	۱۳۵
۱۰۴	زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ	۱۳۶
۱۰۵	امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا حکم	۱۳۷
۱۰۶	جماعت میں امام کو زور سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے	۱۳۹
۱۰۷	جماعت میں زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق محدثین کا مذہب	۱۴۳
۱۰۸	فاتحہ خلف الامام کی تحقیق	۱۴۴
۱۰۹	فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی قرآنی ممانعت	۱۴۴
۱۱۰	قرآن پڑھتے وقت چپکے سے سننے کا قرآنی حکم	۱۴۶
۱۱۱	امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کا حکم	۱۴۸
۱۱۲	مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء میں صحابی کا بغیر فاتحہ نماز پڑھنا اور حضور کا صحیح فتویٰ دینا	۱۴۸
۱۱۳	نبی کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے مقتدی کو منع فرما دیا	۱۵۰
۱۱۴	جہری نماز میں مقتدی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	۱۵۱
۱۱۵	سری نماز میں مصطفیٰ ﷺ نے امام کے پیچھے پڑھنے سے روک دیا	۱۵۳
۱۱۶	امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پڑھے تو مقتدی	
۱۵۵	صرف آمین کہے	
۱۵۶	امام اور مقتدی کو پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ کی زبانی	۱۵۶
۱۵۷	امام پڑھنے لگے تو مقتدی خاموش رہے مصطفیٰ ﷺ کی زبانی	۱۵۷
۱۵۸	إِذْ قُرِئَ الْقُرْآنُ کی تشریح حدیث شریف سے	۱۵۸
۱۶۱	امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دلائل	۱۶۱

۱۶۳	انعامی اشتہار	۱۲۱
۱۶۵	امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے	۱۲۲
۱۶۹	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا	۱۲۳
۱۷۰	حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۲۴
۱۷۰	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۲۵
۱۷۱	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۲۶
۱۷۳	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۲۷
۱۷۵	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۲۸
۱۷۷	لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کا جواب	۱۲۹
۱۸۰	ضاد اور ظاء کی وضاحت	۱۳۰
۱۸۱	ضاد کو ظاء پڑھنا شرعی جرم ہے	۱۳۱
۱۸۵	آہستہ آہستہ کے دلائل قرآنیہ	۱۳۲
۱۸۶	خداوند کریم عاجزی اور آہستہ پکارنے کو پسند فرماتا ہے	۱۳۳
۱۸۷	آہستہ آہستہ حدیث شریف سے	۱۳۴
۱۸۸	رکوع و سجود میں بغیر رفع یدین مصطفیٰ ﷺ کی نماز	۱۳۵
۱۹۳	نبی کریم ﷺ نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا	۱۳۶
	نبی کریم ﷺ کی نماز میں نہ رفع یدین عند الرکوع والسجود اور	۱۳۷
۱۹۵	نہی جملہ استراحت	
۲۰۶	تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عند الرکوع والسجود	۱۳۸
۲۰۷	نماز میں بار بار رفع یدین سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا	۱۳۹
	نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور	۱۴۰
۲۱۲	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر نماز میں رفع یدین عند الرکوع والسجود نہیں کیا	
۲۱۳	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر رفع یدین عند الرکوع والسجود نہیں کیا	۱۴۱
۲۱۳	حضرت عرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل بھی اسی پر تھا	۱۴۲
۲۱۴	انعامی اشتہار	۱۴۳

صفحہ	نمبر شمار
۲۱۵	قنوت نازلہ سے رب کریم نے منع فرمایا
۲۱۷	نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے بعد الکرکوع قنوت نازلہ نہیں پڑھی
۲۱۹	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق
۲۲۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق
۲۲۲	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق
۲۲۳	قنوت نازلہ اور بخاری شریف
۲۲۴	قنوت نازلہ کے متعلق احناف کا فیصلہ
۲۲۶	صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں
۲۲۷	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صبح کی دو رکعت بعد از طلوع سورج پڑھنا
۲۲۹	عشاء سے پہلے چار سنتیں
۲۳۱	تین وتر واجب ہیں
۲۳۳	تین وتر اور دعا قنوت رکوع سے پہلے
۲۳۵	انعامی اشتہار
۲۳۶	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل تین ورتوں میں
۲۳۷	تین وتر اور درمیان کا تشہد
۲۳۸	عجدہ سکھو بعد سلام
۲۳۹	امام کی اقتداء میں بعد میں لٹنے والے کی کوئی رکعت ہوگی
۲۴۲	باب الجمعہ
۲۴۴	نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے
۲۴۵	نماز جمعہ قرآن کریم سے باشرائط
۲۴۶	جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عائد نہیں ہوتا
۲۴۹	جمعہ جماعت میں
۲۵۰	جہاں تک جمعہ کی اذان کا آواز وہاں جمعہ فرض ہے
۲۵۱	دیہات میں جمعہ نہیں
۲۵۵	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معمر جامع

نمبر شمار	عناص صلوٰۃ	ج	فہرست کتاب
۱۶۹	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہر سے چھ میل پر تلہ پڑھنا	۲۵۵	صفحہ
۱۷۰	نوافل سے جمعہ معاف ہو جاتا ہے	۲۵۶	
۱۷۱	عید کے دن جمعہ اختیار پر تلہ فرض	۲۵۶	
۱۷۲	نماز جمعہ بارش کے دن معاف نماز تلہ گھروں میں پڑھیں	۲۵۸	
۱۷۳	نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں یوم حین کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جمعہ ترک کیا	۲۵۸	
۱۷۴	حدیبیہ میں مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جمعہ ترک کر کے نماز تلہ علیحدہ علیحدہ پڑھی	۲۵۹	
۱۷۵	جمعہ کے دن نماز جمعہ اور نماز تلہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم	۲۶۰	
۱۷۶	نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے	۲۶۱	
۱۷۷	جمعہ ترک اور نماز تلہ ادا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل	۲۶۲	
۱۷۸	جمعہ اور صبح کی سنتیں	۲۶۳	
۱۷۹	صبح کی سنتوں کی فضیلت	۲۶۵	
۱۸۰	جمعہ کی نماز بغیر مصر جامع جائز نہیں	۲۶۵	
۱۸۱	انعامی اشتہار	۲۶۶	
۱۸۲	قریبہ کا استعمال مصر جامع پر قرآن کریم سے	۲۶۷	
۱۸۳	جمعہ کے متعلق فقہائے احناف کا متفقہ فیصلہ	۲۶۹	
۱۸۴	مصر جامع کی تحقیق فقہ سے	۲۶۹	
۱۸۵	جمعہ اور تلہ کے متعلق علامہ شامی کا آخری فیصلہ	۲۷۳	
۱۸۶	ملا جیون کا آخری فیصلہ	۲۷۴	
۱۸۷	علامہ شامی کا فیصلہ	۲۷۵	
۱۸۸	علامہ خیر الدین ربلی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ	۲۷۶	
۱۸۹	منکرین کی کتابوں کے حوالے	۲۷۸	
۱۹۰	باب النوافل	۲۷۹	
۱۹۱	نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے	۲۷۹	

نمبر شمار	عقاس صلوة	ح	فہرست کتاب
۱۹۲	نقلی عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کے دن سیاہ نہیں ہوگا		صفحہ ۲۸۰
۱۹۳	تاریکین ذوال قیامت کے دن ذلیل ہوں گے		۲۸۱
۱۹۴	باب التراويح		۲۸۳
۱۹۵	نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیس تراویح پڑھتے رہے		۲۸۳
۱۹۶	نبی کریم ﷺ نے تراویح سنت مقرر فرمائیں		۲۸۴
۱۹۷	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی بیس ۲۰ رکعات تراویح رائج رہیں		۲۸۶
۱۹۸	مصطفیٰ ﷺ کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے		
	میں بھی بیس ۲۰ رکعات تراویح رائج رہیں		۲۸۸
۱۹۹	اکابرین اصحاب مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں بیس ۲۰ رکعات تراویح		
	اور تین و تیر پڑھائے جاتے رہے		۲۸۹
۲۰۰	انعامی اشتہار		۲۹۳
۲۰۱	امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقدہ بیس ۲۰ تراویح پر تھا		۲۹۳
۲۰۲	نماز تراویح اور فوٹو الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۲۹۶
۲۰۳	باب الدعاء		۳۰۰
۲۰۴	دُعا کا حکم قرآن کریم سے		۳۰۰
۲۰۵	رب کریم سے دُعا مانگنے کا منکر منکبروں میں شمار ہوگا اور جہنمی ہوگا		۳۰۲
۲۰۶	دُعا سے منع کرنے والا بلا اہل جہنمی ہے		۳۰۴
۲۰۷	دُعا کا حکم حدیث مصطفیٰ ﷺ سے		۳۰۵
۲۰۸	دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا حدیث مصطفیٰ ﷺ سے		۳۱۱
۲۰۹	دعا کے متعلق امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ		۳۱۹
۲۱۰	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ		۳۱۹
۲۱۱	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ		۳۱۹
۲۱۲	نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے		۳۱۹
۲۱۳	نبی کریم ﷺ جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے		۳۲۱
۲۱۴	ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور ﷺ کی وصیت ہے		۳۲۲

نمبر شمار	عناص صلوٰۃ	خ	نہرست کتاب
۲۱۵	ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی مصطفیٰ ﷺ قیامت کے دن شفاعت		صفحہ
۲۱۶	فرمائیں گے		۲۲۳
۲۱۶	نبی کریم ﷺ کا ذاتی عمل		۲۲۵
۲۱۷	نبی کریم ﷺ جب بھی دعا فرماتے دلوں دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے		۲۲۵
۲۱۸	مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ جب بھی تم دعا مانگو دلوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اٹھا کر دعا مانگو		۲۲۷
۲۱۹	دعا دلوں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے		۲۳۰
۲۲۰	نوافل کے بعد دعا		۲۳۱
۲۲۱	ہر ذکر کے بعد دعا اور درود شریف		۲۳۲
۲۲۲	نماز کے بعد درود شریف اور دعا		۲۳۳
۲۲۳	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف اور دعا کے متعلق		۲۳۶
۲۲۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف دعا کے متعلق		۲۳۷
۲۲۵	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ		۲۳۸
۲۲۶	دُعَا مِلِّیَّ اللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ اور درود شریف پڑھنا		۲۳۸
۲۲۷	تین دفعہ دعا مانگنا		۲۳۹
۲۲۸	نماز جنازہ کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنا		۲۴۱
۲۲۹	مومنوں کو مصطفیٰ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنے کا خداوندی ارشاد		۲۴۸
۲۳۰	جو شخص مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھے مدت خداوندی کا مستحق ہے		۲۵۰
۲۳۱	درود شریف پڑھتے وقت نکل جانے والا جنت سے محروم رہے گا		۲۵۱
۲۳۲	تبارک صلوٰۃ و سلام دین سے خالی ہے		۲۵۳
۲۳۳	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک قیامت کے دن بہترین امتی		۲۵۵
۲۳۴	فضیلت درود شریف		۲۵۵
۲۳۵	درود شریف کا حکم		۲۵۶
۲۳۶	درود شریف پڑھنے والے کا حضور ﷺ کو علم ہوتا ہے		۲۶۲
۲۳۷	مصطفیٰ ﷺ کو ہر جگہ سے درود شریف پہنچتا ہے		۲۶۳
۲۳۸	مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا		۲۶۶

نمبر شمار	نمبر کتاب	صفحہ
۲۳۹	۳۶۹	الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كاثِبُوت
۲۴۰	۳۷۰	صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو حضور ﷺ خود بھی جواب دیتے ہیں
۲۴۱	۳۷۰	خصوصاً نماز صبح اور نماز عشاء کے وقت درود شریف پڑھنا
۲۴۲	۳۷۱	آپ ﷺ کے اسم پاک پڑھتے وقت درود شریف پڑھنا
۲۴۳	۳۷۱	مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ و سلام نبی ﷺ پر
۲۴۴	۳۷۲	مصلحے کے وقت درود شریف
۲۴۵	۳۷۲	جلے میں سب کامل کر درود شریف پڑھنا
۲۴۶	۳۷۵	مکرمین درود شریف کے لئے عتاب
۲۴۷	۳۷۶	معطلے ﷺ کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا
۲۴۸	۳۷۷	نعرہ رسالت بلند آواز سے پڑھنا
۲۴۹	۳۷۸	نعرہ تکبر بلند آواز سے پڑھنا
۲۵۰	۳۷۸	مراقبہ از احادیث
۲۵۱	۳۷۹	تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے
۲۵۲	۳۸۰	حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل فیمنے پر
۲۵۳	۳۸۰	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزانہ ختم قرآن کرنا
۲۵۴	۳۸۱	حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیعینہ
۲۵۵	۳۸۱	ختم قرآن پر دعوت اجتماع درود شریف اور دُعا
۲۵۶	۳۸۲	ابن قیم
۲۵۷	۳۸۳	ختم میں قُلْ هُوَ اللَّهُ شَرِيف کا پڑھنا
۲۵۸	۳۸۳	نَفْعِيْلَت قُلْ هُوَ اللَّهُ شَرِيف
۲۵۹	۳۸۴	قرآن شریف ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا
۲۶۰	۳۸۴	موجودہ مروجہ ختم قرآن کا طریقہ
۲۶۱	۳۸۵	نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ
۲۶۲	۳۸۶	اکابرین کے ارواح کو ختم کا ایصال ثواب
۲۶۳	۳۸۶	پہلے پھل پر دُعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا

نمبر شمار	معیاس صلوة	فہرست کتاب
۲۶۴	کھانے پر فحتم کا ثبوت قرآن سے	۳۸۷
۲۶۵	کھانے پر فحتم کا ثبوت حدیث شریف سے	۳۸۸
۲۶۶	نذرانے پر دعا کرنا	۳۹۰
۲۶۷	کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے	۳۹۰
۲۶۸	قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے	۳۹۱
۲۶۹	مصطفیٰ ﷺ کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے	۳۹۲
۲۷۰	مصطفیٰ ﷺ پر سلام پڑھنا حکم خداوندی ہے	۳۹۳
۲۷۱	قبروں پر سلام کہنا	۳۹۶
۲۷۲	انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے	۳۹۷
۲۷۳	تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے	۳۹۸
۲۷۴	ولادت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا	۴۰۰
۲۷۵	قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نواز جائے گا	۴۰۱
۲۷۶	جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے	۴۰۲
۲۷۷	اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے	۴۰۲
۲۷۸	سلام کے معنی قرآن کریم سے	۴۰۲
۲۷۹	علماء یوہند و سلام و قیام	۴۰۳
۲۸۰	حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و سلام و قیام کے متعلق	۴۰۳
۲۸۱	مولوی اشرف علی صاحب تھپے سے قیام و سلام پڑھتے	۴۰۳
۲۸۲	مولوی حسین علی صاحب کافوئی سلام کے متعلق	۴۰۳
۲۸۳	نجدیوں کی طرف سے گاندھی کو سلام	۴۰۶
۲۸۴	نجدیوں کو سلام	۴۰۷
۲۸۵	سلام اور مولوی ثناء اللہ امرتسری	۴۰۷

ت

آدرینٹ پر دوس چوک دا صاحب لاہور

حم بارى تعالى

الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیان تیرا
زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں ترے جلوے
لگا ہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشان تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا
تیرا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا
جہاں رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے !
نہ کوئی مہر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا
تیری ذاتِ معنیٰ آخری تعریف کے لائق
ظہوری سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا
(جناب الحاج محمد علی صاحبہ ظہوری قصوری)

رَسُولِ مَقْبُولِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نعت

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کو چے بائیئے میں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پر انکی آنکھیں جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیسا آزاد اس کا کتنا تم نے تو چلتے پھرتے مڑے چلا دیئے ہیں
ان کے خدا کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے اب تو غنی کے در پر بستہ چلا دیئے ہیں
اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پر قدسیوں کے ہونے لگی سلامی پرچم بھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈوبو اب تو تمہاری جانب کشتی تمہیں پر چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دو لہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری رو کو شکل میں ہیں براتی پر خار بائیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو کے بٹھا دیئے ہیں

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

سرور کہوں کہ مالک دہموی کہوں تجھے
جہنماں نصیب ہوں تجھے امید کہ کہوں
گلنار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
صبح وطن پہ شام غریباں کو دوس شرف
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
جرم ہوں اپنے عفو کا سماں کروں شہا
اس مردہ دل کو نثرہ حیات ابد کا دوس
تیرے تو وصفِ عیب تنہا ہی سے ہیں بری
کہہ لے گی سب کچھ ان کے شناخواری کی خاموشی

باغ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
جانِ مرادو کانِ تمنا کہوں تجھے
درمان دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے
بیکس نوازہ گیسوؤں والا کہوں تجھے
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
بے خار گلبن چمنِ آراء کہوں تجھے
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رباعی

اے عزیز و فرض ہے ہر طرح سے تم پر نماز
جان کو دل کو ہمیشہ رکھتی ہے خوشتر نماز
بہر مقبولے خالق بہر محبوبے خلاق
مرد و عورت لڑکا لڑکی خادم اور لونڈی غلام
اٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریح و دل
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
اور سب اعمال نیک و بد کی پریش پیچھے ہو
سب فرشتوں کو بھی پیدا ہے نمازی آدمی
باغِ جنت قصرِ حورِ جنت اک طرف
بارگاہِ حق تعالیٰ میں ہے وقتِ حاضری
لوگ تو سو سوطر سے کرتے ہیں زہرِ ریاض
ہے بہت تاکیدِ قرآن میں نہیں ہوتی معاف
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر
جس کو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو
ہیں وہ ہی مقبول درگاہِ خدائے دو جہاں
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میدان میں بھی
جب افانِ جمعہ سن لے جانبِ مسجد تو آ
وقت ہو جائے نہ ننگِ دل تو کستی دور کر

ہے یہ واجب ہر خرمسجد میں ہو پڑھ کر نماز
جامہ کو رکھتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز
دونوں عالم میں ہوئی ہر کام سے بہتر نماز
چاہیے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گھر گھر نماز
کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذان کہہ کر نماز
پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
پوچھیں گے اول ملک ہنگامہ عشر نماز
زینتِ اسلام اہل دین کا ہے زیور نماز
حشر کے دن ہو کی خالق کی طرف راہبر نماز
رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
کیا کمال اس میں ہوا تو نے گزاری کر نماز
شادی ہو یا غم کسی حالت میں مومن پر نماز
گم نہ ممکن ہو اتنا پڑھ سواری پر نماز
پڑھ تیمم سے برابر ہو کے تو بے دُر نماز
تقاضا سے سے پڑھے وہ صاحبِ بستر پر نماز
جو ادا کرتے ہیں فوق و شوق سے اکثر نماز
سامنے تھے موت کے میٹھے نہ چھوڑی پر نماز
سنتیں پڑھ خطبہ سن پھر پڑھ چکا کر نماز
چاہیے ہر ساعت مسنون کے اوپر نماز

روزِ محشر جو آلٹ مار میں تیرے منہ پر نماز
ہو معذب جس سے ہو جاوے قضا بھی گر نماز
پڑھے بعد اک ایک کے ہر وقت کھلی ہر نماز
کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
کوڑی پیسہ دینا پڑتا اگر انہیں پڑھ کر نماز
ہو بھلا اسکے جنازہ کی روا کیوں کر نماز
گر پڑھے گا حسبِ حکم حضرت داد نماز
خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز
پڑھتے ہیں کل ساکنانِ کوہِ بحد و برد نماز
صبح سے دن بھر پڑھیں اور شام سے شب بھر نماز
کوئی دکان میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز
پانچسوا مسجد جامع میں پڑھے گر نماز
مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز
جو نمازی جا کے پڑھے لے کعبہ کے اندر نماز
جو پڑھے بیت المقدس میں کھڑا ہو کر نماز
پیشوا تو جتنے تھے پڑھتے تھے افزوں تر نماز
پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ بیرونِ پیغمبر نماز
پڑھتے تھے صدیقِ فاروقِ دُغنی جید نماز
شاہِ مدار و سیدِ سالار پڑھتے ہر نماز
ہو کے شافعِ محشر میں دکھائے گی جو نماز
کر تو علمی کی قبول اسے خالقِ اکبر نماز

ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کے واسطے
ترک اس کو جو کرے کیا جانیں کیا ہوا کا حال
جو قضا باقی ہیں ان کا یوں ادا کرنا ہے سہل
حال پر افسوس ان لوگوں کے جو پڑھتے نہیں
حقِ توبہ ہے بے نمازی بھاگتے کوسوں تک
ہو کے مومن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو
دستِ دِباہی و پیداشانی گھس کچھ جائیں گے
مخیر کچھ انس و جن حور و ملک پر ہی نہیں
طوطا۔ مینا شیر۔ آہو۔ مچھلی مرغابی۔ سدا
جملہ حشرات اور نباتات اور بہائم اور جنات
ایک رکعت پڑھنے سے ہو ایک رکعت کا ثواب
پاس کی مسجد میں تائیس کا پادے ثواب
ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ
ایک کے بدلے ملے گا لاکھ کا اس کو ثواب
لاکھ کا چوتھائی حصہ اس کو ملے آئے ضرور
بے نمازیوں سے کوئی پوچھے کہ پیر و کس کے ہر
پیشواؤں کے طریقے پر ہی چلنا چاہیے
پڑھتیں بی بی فاطمہ پڑھتے حسن پڑھتے حسینؑ
پڑھتے تھے محبوبِ سبحانی و خواجہ جی مدام
ان اماموں کے اگر قدموں پہ رکھو گے قدم
جو نمازی ہیں تیرے مقبول انکے صدقے میں

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہزاروں سال نگہانی پر نوری پہ روتی ہے

بڑی شکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وریدا

اہلسنت و جماعت کے مایہ ناز عالم دین، عوامی مناظر اور خطیب حضرت مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پوسے برصغیر پاک و ہند میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ مسلمانان اہلسنت و جماعت کے علاوہ دوسرے عقائد کے لوگوں میں بھی مقبول عام تھے۔ جن میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ، چکڑالوی، پیردینی، سکھ، عیسائی، روافض اور مرزائی عقائد شامل تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ جب کبھی مہند عین زمانہ کے کسی سب سے بڑے مناظر نے، برصغیر پاک و ہند کے کسی کونے سے بھی اہلسنت و جماعت کو لکھارا تو حضرت مناظر اعظم ایک محافظ کی حیثیت سے آگے بڑھے اور اُس کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ میدانِ مناظرہ میں اسی لازوال مہارت اور کمال کے پیش نظر پنجاب کے سفینوں کی طرف سے آپ کو ”شیر پنجاب“ کا خطاب ملا تھا، ان حقائق کے پیش نظر یوں کہنا مبالغہ نہ ہوگا، کہ حضرت مناظر اعظم ربیع اور ثانی کی حیثیت رکھتے تھے یعنی ان کے اوپر خطابت اور مناظرانہ انداز بیان اگر ختم ہو جاتا تھا۔

(۱) حالات زندگی
حضرت مناظر اعظم مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کو موضع شیروکا نہ نزد ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

والد گرامی کا نام مولوی محمد امین بن عبدالمالک صدیقی قریشی تھا۔ جو حضرت مولانا غلام محمد الدین قصوری کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت مولانا غلام محمد الدین قصوری کا سلسلہ نسب

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

آپ نے قرآن پاک کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ فارسی کتب کے حصول کیلئے مولانا صلاح الدین موضع چانوٹ پاکستان کے شاگرد ٹھہرے۔ علم صرف و نحو، فقہ اور اصول فقہ استاد گرامی مولانا محمد حسین اور عطاء اللہ لکھوی سے حاصل کیا۔ قصور کے مدرسہ فریدیہ میں آپ نے منطق و محقول پر عبور حاصل کیا۔ اور پھر بعض کتابوں کا مطالعہ مولانا محمد عالم سنبھلی کی رہنمائی میں نیلا گنبد لاہور میں کیا۔ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں کتب کے سلسلے میں قیام پذیر ہوئے۔ مولوی محمد عبداللہ تسری ثم روپڑی (دہلوی) سے سند حاصل کی۔ مولانا احمد علی مسید ٹھٹھی کی زیر نگرانی میں آپ نے صحاح ستہ کا مطالعہ کیا۔ جو محدث احمد علی سہارنپور کے شاگرد تھے۔ علاوہ ان میں آپ نے سکھوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابوں پر عبور حاصل کیا۔ جس کے باعث دوران مناظرہ کسی قسم کی کوئی مشکلات پیش نہیں آتی تھیں۔ علیٰ هذا القیاس آپ ۱۹۱۵ء میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر قصور میں قیام پذیر ہوئے۔

آپ نے ٹھٹھہ پنجابی زبان میں اپنی تقریروں کا آغاز اپنے آبائی قصبہ (۲) انداز بیان قصور سے کیا۔ آپ قرآن پاک نہایت عمدہ انداز اور سوز کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جس کے باعث تلاوت شدہ آیت کریمہ کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے تمام سامعین کے دماغ میں اتر جاتا تھا۔ زبان کی سادگی اور شیرینی اور لب و لہجہ کی دلکشی اور طنز و مزاح جیسی خوبیوں سے جلسہ میں ایک عجیب و غریب اور طمسانہ سماں پیدا ہو جاتا تھا۔

جب آپ ۱۹۳۳ء میں لاہور میں قیام پذیر ہوئے تو آپ کی شہرت پنجاب سے نکل کر پورے برصغیر پاک و ہند میں پہلی کی سی تیزی سے پھیل گئی۔ مناظرانہ انداز بیان میں لازوال مہارت کے پیش نظر آپ نے چھوٹے چھوٹے مناظروں کے علاوہ ۱۵۰ مناظرے جیت کر اپنے عقائد کی فتح کے سکے بٹھا دیے۔ معاندین کی کتابوں کے حوالے آپ کو زبانی یا دہوتے تھے۔ اور نادور نایاب کتابوں کا ایک ذخیرہ ”المقیاس کتب خانہ“ کے نام سے پیشہ آپ کے پاس رہتا تھا۔

بیت (۳) **خطاب** قصور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ نے لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں سولہ سال تک خطابت فرمائی۔ اس کے بعد آپ اپنے پیشوا کی بشارت پر زندگی کے آخری لمحات کے دوران للہ موئی میں خطابت پر مامور ہو گئے۔

آپ کی عظمت و شہرت حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طفیل ہی سے اس دنیا میں اجاگر ہوئی۔ اور آپ انہی کے دستِ حق پر بیعت ہوئے۔ اور آپ کی دعا سے ہر میدانِ مناظرہ میں فتح یابی ہوئی۔

سیس باک مردِ حق تھا مجاہدِ دلیر تھا

وہ شہرِ قبور کے شیرِ محمد کا شیر تھا

(۵) **اولادِ ذکور** مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کے پانچ صاحبزادے ہیں، آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ناشرِ کتاب ہذا کا نام مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی ہے۔ جو قرآنِ پاک کے قاری و حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ علومِ دینی پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ یہ اپنے باپ کے اندازِ بیان کی جڑیں بھونچ کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وہی ٹھیکہ پنجابی زبان، وہی لہجہ کی دلکشی اور وہی زبان کی شیرینی اور وہی طنز و مزاح جیسی خوبیاں ان کے اندازِ بیان میں پائی جاتی ہیں۔ باقی چار صاحبزادوں میں ایک حافظ سلطان باہو بھی قرآنِ پاک کے حافظ ہیں۔ اور دوسرے تین صاحبزادوں میں دو مولینا عبد الوہاب صاحبِ مبلغ انگلینڈ اور مولینا عبد التواب صاحبِ قرآنِ پاک کے حافظ تو نہیں، لیکن دینی علوم پر عبور رکھتے ہیں۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد ظفر اقبال بقول اپنے والد ماجد کے دینی تعلیم حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

یہ آپ ہی کی نظرِ عنایت تھی۔ کہ مناظرِ اعظم کے سب سے بڑے صاحبزادے مولینا حافظ قاری فقیر اللہ اچھروی کے ہاں چار صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کے نام بھی علی الترتیب

آپ کی زبان مبارک کے ارشادات کے مطابق رکھے گئے۔ جو حسب ذیل ہیں۔ سب سے بڑے پوتے کلیم اللہ صدیقی (راقم الحروف ہذا) ہیں۔ ان سے چھوٹے محمد سلیم صدیقی۔ محمد علیم صدیقی، اور محمد سلیم صدیقی ہیں۔

آپ نے بد مذہب کے عقائد کے رد میں مندرجہ ذیل تصانیف لکھ کر مخالفین کو ہمیشہ کیلئے خاموشی کی نیند سلا دیا، اور مخالفین کو یارا جواب نہ رہا۔ اور آج تک آپ کی تصانیف مخالفین کے لیے کھلا چیلنج ہیں۔ تصانیف یہ ہیں: ۱۔ مقیاس صلوة، ۲۔ مقیاس حنفیت، ۳۔ مقیاس نبوت، ۴۔ مقیاس خلافت، ۵۔ مقیاس مناظرہ، ۶۔ مقیاس نور، ۷۔ مقیاس دہائیت، اور باقی دیگر تصانیف مقیاس توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات اور مقیاس اسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں۔

ان دنوں مناظرہ عظیم نے ایک جماعت ”جمعیت المسلمین“ جماعت کا قیام کے نام سے قائم کی۔ اس جماعت کا ہیڈ کوارٹر ”دارالمقیاس“

اچھرہ تھا۔ اور اس سلسلے میں ایک دینی رسالہ ”المقیاس“ جاری کیا، علاوہ ازیں آپ نے ”المقیاس پریس“ بھی لگوا دیا۔ اور جماعت کی پوزیشن مضبوط بنانا شروع کر دی۔ مناظرہ عظیم نے ایک طوفانی دورہ کر کے ملک کے سارے علماء اور سنی لیڈروں کو جماعت کا رکن بنانا شروع کر دیا۔ آپ اس سلسلے میں بہت کامیاب رہے۔ ”جمعیت المسلمین“ کے قانونی مشیر مولانا محمد بخش مسلم، سیاسی معاون پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی اور پردہ پیگندہ سیکرٹری مولانا محمد شریف نورمی (مرحوم) تھے۔

آپ بمطابق ۲ ذیقعد ۱۳۹۱ھ یعنی ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل
کو حکمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، آپ
کے جنازے میں سینکڑوں علماء کرام اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اور اس
طرح آپ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۝
آپ کا نام تا قیامت زندہ رہے گا۔ اِنشَآ اللہ

راقم الحروف نے یہ مختصر تعارف اپنی بسط کے مطابق پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
قبول فرمائے۔ آمین۔ وَمَا تَوْفِیْقُنِیْ اِلَّا بِاِیْمَانِہِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَالْبِعْثُ مَتَابَد

راقم الحروف

کلیم اللہ صدیقی بن

مولانا قاری حافظ فقیر اللہ رحمانی

۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ

کتابت: محمد عبدالرحمن صدیقی لاہور

سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا اِلٰی سَوَآءِ الطَّرِیْقِ وَطَهَّرَنَا مِنَ الْبَخَاسَاتِ
بِنَآءِ عَمَلِنَا وَوَقَّفَنَا عَلٰی صَلَوَاتِهِ وَصَلَوَاتِ رَسُوْلِهِ فِیْ اِلَآءِیْ وَضِیْقِ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَفِیْرِ بِتَفْصِیْرِ حَقِیْرٍ اِجَابَ عَقِیْدَہٗ فِیْ چَند ضروری مسائل نماز پر اصرار
فرمایا کہ ان کو اہلسنت والجماعت کے لئے قرآن و حدیث کی تحقیق سے نماز کے ضروری اہل و اشرار
کی نہ کم عوام اہل سنت و جماعت ان مسائل پر عامل ہیں۔ لیکن دلائل سے ناواقف ہیں تو
فقیہ نے قلم اٹھایا اور ان مسائل کی حسب توفیق قرآن و حدیث صحیح سے تحقیق کی۔ اللہ تعالیٰ
اس سعی خیر کو منظور فرمائے۔ اور جو احباب پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے ملتی
ہوں کہ فقیہ کے حق میں بھی دُعا ئے خیر فرمادیں اور خود عمل کر کے ہر سبب سے غماہری
و باطنی سے اجتناب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فقیہ کو خفی بیان کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور
سب مسلمانوں کو حق شن کر بلا تعصب عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيبُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فاز کے لئے پہلے طہارت بدنی و لباسی و مکانی چونکہ شرط ہے اس لئے پہلے انشاء شروع
تعلیٰ طہارت کے مسائل بالترتیب عرض کروں گا۔ پھر نماز کے متعلق انشاء اللہ العزیز
ضروری مسائل قرآن و احادیث صحیحہ سے پیش کروں گا

مسائل طہارتہ

”حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ قَالَ نَاهَنَّا
نَادِيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ - (ترمذی خریف ۱/۴)

عن سَمَاعٍ عَنْ مَصْعُبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةٌ بِخَيْرٍ طَهْرُهَا - (ابوداؤد ۱/۴)
عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر پاک ہونے کے قبول نہیں کی جاتی۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب تک انسان پاک نہ ہو نماز
مقبول نہیں ہوتی۔ اب پچکنیز کی کہئے رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

۲- يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَتَيْبَاً بَكَ فَطَهِّرْ وَالْوَجُنَا فُجِّرْ
انہ کھڑا اوڑھنے والے اٹھیے اور کفار کو ڈرادیے اور اپنے رب کی بڑائی اللہ

Click For More Books

ہے! نہیں بلکہ غلق کو تعلیم مقصود ہے۔ کہ جب تمہارے خالق کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خطاب ہے تو تمہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ہی محبت اور ادب رکھنا لازمی ہے۔

رب العزت جب کسی کام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو ابتدا اپنے پیارے محبوبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے کلمات سے فرماتا ہے۔ مقصود اگے ہے۔ تو رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ **يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ** اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ کھڑے ہوئے اللہ دوسروں کو بھی ڈرائیے۔ کہ وہ بھی میرے دربار میں تمہارے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ آگے ارشاد الہی **فَكَيْفَ تَمَادَىٰ** کے لئے خصر مٹا اور فضلِ عبادت کے لئے عموماً ہے اس لئے کہ قیام اللہ اشاکر کہنا نماز کے ابتدا میں لازمی ہے۔ لیکن رب العزت نے اس قیام نماز یا قیام عبادت کے لئے شرط لگائی۔ **وَيَتَذَكَّرُ** فطہرہا کہ حضور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے۔ یہ خطاب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔ یہ تعلیم امت کے لئے ہے کہ عبادت خداوندی نماز پر یا غیر کپڑوں کا پاک ہونا لازمی ہے۔ مدد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہو تو نجاست کہاں!

اس امر خاص کے بعد حکم عام فرمایا۔ **وَالزَّجُّونَ** جھوڑ اور پیدی کو ترک کیجئے یعنی ہر قسم کی پیدی کو چھوڑ دیجئے۔ بدنی ہو یا لباسی یا مقامی۔ کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جامعِ امت مسلم ہیں اور آپ کا ایک جملہ کئی معانی کو حل فرما دیتا ہے۔ آپ کا فرمان جو مذکور ہو چکا ہے۔ **لَا تَقْبَلُوا الصَّلَاةَ إِلَّا بَطْهَرٍ** کہ نماز بغیر طہور مقبول نہیں ہوتی تو آپ کے اس ارشاد سے طہارت بدنی و لباسی و مقامی نیز منی ثابت ہو گئیں اگر تمام نجس ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ لباس پید ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ اگر بدن نجس ہو تو بھی نماز

ہیں ہوتی جس کی تائید رب العزت نے بھی فرمادی۔

اب جگہ کی نجاست کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

تمام زمین امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد ہے۔

حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا هشيم قال حدثنا سيار وهو ابو الحكم

قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت

خمساً لم يعطهن أحد من الأنبياء قبلي نصرت بالترعب مائدة شهير

وجعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً وأيما رجل من امتي أذكر كنهه الصلاة

فليصل وأحلت لي الغنائم (بخاری شریف ۱/۲۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو میرے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام سے کسی کو نہیں

دی گئیں رعب کے ساتھ میری امداد کی گئی ایک ماہ کی مسافت سے اور میرے لئے تمام

زمین مسجد اور پاک بنائی گئی اور میری امت سے جس آدمی کو نماز کا وقت آجائے تو

چاہیے کہ نماز پڑھ لے اور میرے لئے غزوة میں لڑنے کا مال حلال کیا گیا۔

أخبرنا الحسن بن اسمعيل بن سليمان قال حدثنا هشيم قال حدثنا

سيار عن يزيد بن أبي عبيد بن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً وأيما أدرك رجل

من امتي الصلاة صلّ (نسائی شریف ۱/۲۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔ میری امت سے کسی شخص کو نماز

کا وقت آجائے۔ اسی جگہ نماز ادا کرے۔

حد شایحی بن ایوب و قتیبہ بن سعید و علی بن جحرقاد و اناسمعیل و ہشام بن جعفر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لَيْسَتْ أُعْطِيَتْ جَمَاعَةٌ أُنْكَلِمُ وَ نَصْرُتُ بِالنَّعْبِ وَ أُحِلَّتْ لِي الْفَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ كَهَوْرًا وَ مَجْدًا وَ أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَأَفْهٍ وَ خُتِمَ لِي النَّبِيُّونَ ۔ (مسلم شریف ۱۹۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں پر چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں جو اجماع الکلم ہوں و عجب سے امداد کیا گیا ہوں غنیمتوں کا مال میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور تمام زمین میرے لئے پاک بنائی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ اور تمام خلقت کی طرف ایک میں ہی رسول بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا گیا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں باقی انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت فرمائی جس میں تمام زمین کی پاکیزگی اور مسجد کا ذکر ہے اور مسلم شریف کی حدیث میں چھ چیزوں سے باقی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت فرمائی۔

(۱) میں جو اجماع الکلم ہوں۔ میرا کلام ایک ہوتا ہے۔ مطالب جتنا رہتے ہیں۔

(۲) رعب سے مدد کیا گیا ہوں یعنی میرے رعب سے ہی فتح ہر جاتی ہے۔

(۳) لوٹ کے مال میرے لئے حلال ہیں۔

(۴) تمام زمین میرے لئے پاک ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد ہے۔

(۵) تمام مخلوق کی طرف میں واحد رسول ہوں اب اور کوئی ایسا رسول نہیں جس کی رسالت

کارگر جو۔

Click For More Books
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کی زمین کے علاوہ تمام زمین پر نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور یہ بھی نہیں کہ ان کے بیت المقدس کی طرح اور کسی جگہ مسجد بن سکتی ہی نہیں بلکہ میرے لئے رباعزت نے تمام تر زمین مسجد بنا دی ہے جہاں چاہیں ہم مسجد بنا سکتے ہیں۔ یہ ہے آپ کے جوامع الکلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ بلا شرائط پر ہی زمین پر نماز جائز ہے خواہ کسی ہو بلکہ اس عموم ارشاد کے بعد شرائط کا ذکر بھی فرمایا نیچے۔

مسجد اللہ میں کم از کم کردہ شے کا احتیاط

(۳) اخبرنا قتبۃ قال حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البصاق فی المسجد خطیئۃ کفّارۃ تھادفہا۔ (نسائی شریف ۱۱۸۱ — مسلم شریف ۲۱۱۰ بخاری شریف ۱۵۶۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوک کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔

یعنی مسجد میں تھوک لگانا ہے بلکہ فعلی سے ڈال دے تو اگر مسجد سے علیحدہ جگہ کی ہو تو دفن کر دے اگر فرض پختہ ہو تو دھو دے۔

مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے

(۴) حدثنا قتبۃ قال نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رآی نخامة فی القبلة فشق ذالک علیہ حتی رُدّی فی وجہہ فقام فحکّہ ببیدہ الخ (بخاری شریف ۱۵۶۱)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے

قبلہ کی دیوار پر کھنگار پڑا ہوتا دیکھا تو آپ کو یہ بات شاق گزری تھی۔ آپ غضب ناک ہو گئے تو اپنے دست مبارک سے اس کو کھرچ دیا۔

مبجد سے غلاظت دور کر کے خوشبو لگانا

(۵) اخبرنا اسحق ابراہیم قال حدثنا عائد بن جلیب قال حدثنا حید بن الطویل عن انس بن مالک قال رَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تُخَامِتُ فِی قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّتْ وَجْہُہٗ فَقَامَتْ اِمْرَءَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَکَلَتْہَا وَجَعَلَتْ مَکَانَہَا خُلُوْۤا۟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ہٰذَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے حتیٰ کہ جناب کا سرخ اندر سرخ ہو گیا تو انصار سے ایک عورت کھڑی ہو گئی۔ تو اس کو اس نے کھرچ دیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا اچھا فعل ہے

اگر تر ہو تو دھوے

(۶) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ فُطِئَتْ عَلٰی قَدْرِ طُبِّ فَاغْسِلْہُ۔ (بخاری شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی غلاظت تر تھری جائے تو اس کو دھو دو۔

اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے

(۴) ابو ناعمر بن علی قال حدثنا یحییٰ عن اشعث عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلّٰۃ فی إعطاف الابل۔ (نسائی شریف ۱/۱۶)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کیا اونٹ بٹھانے کی جگہ کو اپنے جُحْلَتِی الْاَرْضِ مَسْجِدًا قَطَعُوْا اُسے نماز نہیں فرمادیا؟

قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے

نسائی شریف ۱/۱۵ { رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنة اللہ علی الیہود والنصارى اتخذوا قبور انبیاءهم مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔
کیا جُحْلَتِی الْاَرْضِ مَسْجِدًا قَطَعُوْا میں قبرستان داخل نہیں مگر قبرستان میں نماز پڑھنے والے کو آپ نے لعنتی فرمایا۔ کیا اس حدیث سے آپ قبرستان کو ممتاز نہ سمجھیں گے؟ اگر اُس کا عموم ہی رکھیں تو پھر تو تمہارے نزدیک جائز ہونی چاہیے ورنہ نہیں۔

حمام و متاع بر زمین بابل میں نماز جائز نہیں

ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۲}$ { اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحِمَارَ وَ الْمَقْبَرَةَ } بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام زمین مسجد ہے سوائے حمار و مقبرے کے۔

ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۲}$ { اِنْ عَلِيًّا قَالَ اَنَّ حَتَّى عَلَيْهِ اسْتَلَامَ نَهَا فِي اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَ نَهَا فِي اَنْ اُصَلِّيَ فِي اَرْضِ بَابِلَ فَاِنْهَا مَلْعُونَةٌ -

بے شک علی الرضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا کہ میں مقبروں میں نماز پڑھوں اور مجھے منع فرمایا کہ میں بابل کی زمین میں نماز پڑھوں اس لئے کہ وہ ملعونہ ہے۔

بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں

توبہ $\frac{۱۱}{۱۱}$ { لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا الْمَسْجِدُ اسْتَسْ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ -

آپ اس مسجد میں کبھی بھی نہ کھڑے ہریں البتہ ایسی مسجد میں نماز ادا کریں جس کی بنیاد تقویٰ پر بنائی گئی ہو اول دن سے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوتیں ان میں ایسے آدمی ہیں جو اس امر کو زیادہ پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک رکھیں اللہ تعالیٰ پاک ہونے

دواوں کو درست رکھتا ہے۔

یہ مسجد منافقین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی غیبت کے لئے تعمیر کی۔ رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ یہ مسجد اتقار کی بناء پر تعمیر نہیں۔ اس لئے آپ اس میں نماز نہ ادا کریں۔ جو مسجد اتقار کی بناء پر تعمیر ہو اس میں آپ نماز پڑھنے کے لائق ہیں۔

کیونکہ آپ کے آدمی بھی پاک ہیں اور پاکیزگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔ جناب وہ تو ارشاد تھا جَعَلَتْ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَأَوْحَىٰ لَهَا أَنْ لَا تَعْلَمَ رُءُوسَ الرِّجَالِ كَرِيمَةٍ لِّئَلَّا يَقُولُوا لِمَ كَرِهَ اللَّهُ مُبْدِي الدِّينِ فَكَذَّبُوا وَقَالُوا لَوْلَا رَأَيْنَاهُمْ إِلَّا بُرْءًا لِلنَّبِيِّ إِنْ أُنِيبُوا يُنِيبُوا وَمَا يُجِيبُهُمْ إِلَّا اللَّهُ يَخْشَوْنَ كُنُوزَهُمْ يَخْشَوْنَ كُنُوزَهُمْ يَخْشَوْنَ كُنُوزَهُمْ

اس آیت کریمہ میں سب العزت نے نماز کے لئے مقام کے پاک ہونے کی شرط لگائی اور مسلمانوں کو پاک نہ ہونے کا حکم بھی جاری کر دیا۔ دونوں امر اس ایک آیت کریمہ سے ثابت ہو گئے۔ اب میاں کو زمین کی پاکیزگی کے حکم عام کے لئے تخصیص موجود ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی طہارت شرط ہے اگر بدن اور لباس پاک نہ ہو تو نماز جائز نہیں۔

مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط تھا وہ حرث ثابت ہو گیا۔ اب جیسا کہ بدن اور لباس اور مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی پانی کا پاک ہونا شرط ہے اگر پاک ہے تو بدن اور لباس پاک ہے ورنہ نہیں۔

پانی کے پاک ہونے کی تدریسی دلیل

جواب (۳) فرقان ۱۹ ﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ اور ہم نے آسمانوں سے پاک پانی اتارا۔

اس آیت قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ پانی مطلق بغیر کسی ملاوٹ کے بذات خود پاک ہے جس کا ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَنْتَاءُ طَهُوْرًا لَا يَبْغِثُهُ شَيْءٌ كَرَفَسٍ پانی بالذات پاک ہے۔ آسمانوں سے نازل ہو یا زمین سے تھوڑا یا بہت پانی بالذات پلید نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس شے کی اس میں ملاوٹ ہو حکم اس کا رکھے گا۔ اگر پلیدی میں مل گیا تو پلید اور اگر پاک شے میں مل گیا تو پاک ہے کیونکہ جیسا کہ کورہ پانی آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ اس کو رُبُّ العزت نے مَاءً طَهُوْرًا فرمایا۔

تو پھر ملاوٹ کے ساتھ ملاوٹ کا حکم رکھے گا۔ پاک کے ساتھ پاک اور نجس کے ساتھ نجس پانی کی ذات میں نجاست نہیں ہے اگر پانی کی ذات میں نجاست ہے تو وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ سائل :- میں ثابت کرتا ہوں کہ پانی مٹی کی چیزوں میں کئی چیزیں پلید کرتی ہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پلید ہونے کا حکم جاری نہیں فرمایا۔

معلوم ہوا کہ کونوں خارجی شے سے بھی پلید نہیں ہوتا۔ خواہ گندی سے گندی شے اس میں گرے۔ گندی شے کو نکال کر پھینک دیا تو پانی پاک ہے نہ۔

ابوداؤد و ترمذی شریف ۱/۱ ﴿بِرِضَاعَتِهِ﴾ جس میں حیض کے ہرے ہوئے لپڑے عورتیں پھینک دیتی ہیں اور مردے ہوئے گتے بھی لوگ اس میں پھینک دیتے اور پاخانہ بھی اس میں ڈالا جاتا ہوتا ہے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پلید نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا اَنْتَاءُ طَهُوْرًا لَا يَبْغِثُهُ شَيْءٌ۔

اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسَّدُ شَيْئٌ كَالْمَطْلَبِ

اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسَّدُ شَيْئٌ پانی پاک ہے۔ اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

جواب: اس حدیث شریف کا بھی مطلب ایسا ہی عام ہے جیسا کہ ماقبل حدیث کے عموم کا ذکر کر چکا ہوں کہ ایک عموم حکم کو لے کر اس کے ممتاز حکموں کو چھوڑ دینا اسلام کے خلاف ہے۔ اگر اس حدیث شریف سے عموم ہی مراد لو گے تو سابقہ حدیث شریف جُعِلَتْ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدًا فَطَهُورٌ اسے بھی ہر پلیدی پاخانے پتھاب الی گھبوں پر بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ دے دو اور عام مقابر میں اور اونٹ بٹھانے کی جگہوں پر اور بابل کی زمین اور مسجد مزار میں بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ بھی دینا چاہیے۔ حالانکہ یہ اتفاقاً ناجائز ہے تو اگر جُعِلَتْ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدًا فَطَهُورٌ میں باقی حدیثیں مخصوصہ موجود ہیں اور ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے تو الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُجَسَّدُ شَيْئٌ میں باقی حدیثوں کی تخصیص کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب (۲) اگر اس حدیث شریف کو عام ہی رکھا جائے تو رنگ و بو و مزہ بدلنے سے بھی پانی پلید نہیں ہوتا چاہیے۔ حالانکہ یہ اتفاقاً پلید ہے۔

جواب (۳) جواب اذل تو یہ ہے تو اس حدیث میں سائل کا علم نہیں قبل اسبقال لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مرفوع نہیں لہذا حجت دہی دوسرا جواب آپ کی مذکورہ حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا يُجَسَّدُ شَيْئٌ ضعیف ہے قرآن کریم وَالْمُؤْمِنُونَ

فَاجْزُؤْ کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کے ضعیف کے متعلق آپ کے گھر سے ہی جواب عرض کر دیتا ہوں۔

مِثْلُ الْاَوْطَارِ (اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُهُ شَيْئٌ) وفی اسنادہ ابو سفیان
مصفیہ شروکانی ۱/۳۱ | ظریف بن شہاب وهو ضعیف متروک وعن ابن
عباس عند احمد وابن خزيمة وابن حبان بخوة وعن سهل بن سعد
عند الدارقطني وعن عائشة عند الطبرانی فی الاوسط وابی یعلی
والبزار وابن اسکن فی صحاحہ ورواه احمد من طریق اخرى صححة
لكنه موقوف واخرجه ايضا بزيادة الاستثناء الدارقطني من
حديث ثوبان ولفظه اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَنْجُسُهُ شَيْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ
رِيحُهُ اَوْ طَعْمُهُ) وفی اسنادہ رشد بن سعد وهو متروک
وقال الشافعي لا يثبت اهل الحديث مثله وقال الدارقطني لا يثبت هذا
الحديث وقال النووي اِتَّفَقَ الْمُحَدِّثُونَ عَلَى تَضْعِيفِهِ -

(اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُهُ شَيْئٌ) اس کے اسناد میں ابو سفیان ظریف بن شہاب
ضعیف ہے متروک ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت احمد اور ابن خزيمة
اور ابن حبان کے نزدیک ایسے ہی ہے اور سهل بن سعد ہے دارقطنی کے نزدیک اور
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے طبرانی اوسط میں اور ابویعلیٰ اور بزار
اور ابن اسکن نے اپنے صحاح میں کیا ہے اور احمد نے دوسرے طریقے سے بیان کیا ہے
لیکن وہ موقوف ہے اور دارقطنی نے ثوبان کی حدیث میں استثناء کی زیادتی سے بیان کیا
ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَنْجُسُهُ شَيْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيحُهُ

او کُتْمًا ، امداس کی اسناد میں رشد بن سعد متروک ہے۔ . . . ام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایسی حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور وار قطنی نے کہا ہے یہ حدیث ثابت نہیں اور نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ لہذا تمہارا اس حدیث سے اسناد لال قرآن کریم کے مقابلے میں غلط ثابت ہوا کیونکہ تمام محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے تمہارے بہت بڑے محدث خروکانی نے اقرار کر لیا اب تمہاری اس حدیث نے بھی ساقط نہ دیا۔

۳۴) تیسرا جواب : جب تم اس حدیث پر عقیدہ رکھتے ہو اور باقی قرآنی آیات جو مہلات کے متعلق ہیں ان کو ٹھکراتے ہو امداد حدیث صحیحہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مختلف عنوانوں سے مذکور ہیں ان کو بھی پس پشت ڈالتے ہو۔ اور جن اشیاء کو قرآن و حدیث نے قطعاً فرمایا ہے۔ اس ایک منقطع حدیث پر عمل کرتے ہوئے تمام حرام چیزوں کے استعمال سے حرام کو حلال بناتے ہو تو پھر پر عمل کرو۔

۱۔ مذکورہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کہ کھتے مروار کو یا شہر کے پاخانوں کی گندگی کو یا حیض کے بھرے ہوئے گندے کپڑوں کو نکال دو اور بعد میں پانی استعمال کرو تو یہ تم نے اس حدیث کے کس فقرے سے نکالا کہ ان خلاف قرآن و حدیث پھینکو تو پانی پاک رہتا ہے بلکہ اس میں تو یہ ہے اَلْمَاءُ طَهُورٌ مَا لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ پانی پاک ہے اس کو کوئی حرام شے پلید کر سکتی ہی نہیں۔ تو جب تم نے اس اصول کو اپنا معیار بنایا تو گندگی کو پانی سے نکلنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب پانی کو کوئی شے پلیدی نہیں کر سکتی تو گندگی کو مت نکالو پانی پاک ہے اور نہ ہی حکم ہوا کہ مردہ کھتے اور حیض کے بھرے ہوئے کپڑے نکال دو اور پاخانوں کی گندگی نکال دو تو جب تم حدیث پر فقط

بلفظ عمل کرتے ہو تو ان کو مت نکالو یا نکلانے کا حکم دکھاؤ۔

(ب) بلکہ تمہیں تو چاہیے ہر وقت سنت پر عمل کرتے ہوئے گڑ کا پانی پیو۔ وضو بھی کرو۔ غسل بھی کرو۔ اس سے کپڑے بھی دھوؤ۔ کیونکہ میر بضاہ کی مذکورہ چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے بلکہ کنیز کا پانی تو کھڑا ہوتا ہے اور گڑ یعنی گندے نالے کا پانی بہتا ہوتا اس سے اچھا ہے اور یہ نالہ تھلے اس مندرجہ بضاہ کا ہم مثل ہے اور تم بھی آپ کے ہم مثل اور یہ گڑ تھلے مجرب میر بضاہ کا ہم مثل اب تو مثل کو مثل مل گیا مسئلہ حل ہو گیا جھگڑا ختم ہو جائے۔ کیونکہ مثلاً بمثل سید ابیہد شوہو کامل ہو گئی۔

۴۔ چوتھا جواب: یہ حدیث قرآن کریم کی آیات صریحہ و التَّوَجُّدُ فَاجْزُوا و احادیث صحیحہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ شافہ ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکتی اسلام طہارت کے لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اگر تم نے طہارت کے مسئلہ کو ہی گڑ میں استعمال کر لیا تو اسلام کو تم نے ختم کر دیا۔

۵۔ پانچواں جواب: جب قاعدہ کلیہ بن گیا کہ اَلْأَنَاءُ طَهَرُومًا لَا يَنْجُسُهُ شَيْءٌ اَلْأَنَاءُ کا لفظ مطلق ہے۔ پانی تھوڑا ہو تو بھی کتے کے گوشت یا حیض کے کپڑے پڑنے سے پاخانہ پڑنے سے بھی طیب نہیں ہونا چاہیے۔ مار کثیر کو تو آپ بھی تسلیم کرتے ہو۔

۶۔ اصول شرعی ہے کہ جس چیز کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ جب مرے کتے کا پانی پاک اور حلال ہے تو کتا بھی حلال ہونا چاہیے جب میض کی بھری ہوئی ٹلیا کا پانی پاک اور حلال طیب ہے تو میض کے خون کو بھی حلال و طیب ہونا چاہیے۔ جب پاخانہ کا پانی تھلے سے نزدیک حلال و پاک ہے تو پاخانہ بطریق اولیٰ حلال و پاک ہونا چاہیے۔ حالانکہ تھلے سے نزدیک بھی کتا حرام لیکن کتا اگر مردہ کنویں میں پڑا ہے تو مرے ہوئے کتے کا پانی حلال

طیب حیض پلید حرام لیکن حیض کے بھرے کپڑے کو اگر کنڑ میں ڈال دیں تو خون حیض کا پھوٹ پانی حلال و طیب! پاخانہ پلید حرام لیکن اگر کنڑ میں میں جتنا بھی پاخانہ ڈال دیں کنڑ میں کپڑا پانی کو حرام و پلید نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا پانی استعمال کرنا جائز۔ بھی تمہاری یہ منقن جمالی سمجھ سے دوسرے پہلے تو یاد رہے سنتے سنتے تمہاری گواہ اور بھو اور کھوے اور جھگی چوسے کو ہی حلال سمجھتے ہو۔ لیکن تمہاری پوری حلال چیزوں کا میرے علم میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

اور جن کے نزدیک گندہ اور جس پانی بھی پلید و حرام نہیں بلکہ پاک سمجھتے ہیں تو ان کی نہ طہارت بدلی ہوئی اور نہ باسی بلکہ ایسے پانی سے تازہ وضو بنایا جائے تو جلنے نماز بھی پلید تو جس حیثیت کے تمام اسباب ہی معفو و ہوں تو مسبب کیسے پایا جاسکتا ہے تو بزمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْبَلُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِطَهْرٍ تو تمہاری نماز کجا کوئی عبادت بھی صحیح نہ ہوئی جس کے کپڑے بدن تمام سب ہی پلید ہوں وہ تو حقیقی پلید ثابت ہوا اور یہ سب پلیدی صرف پلید پانی کے استعمال سے پڑی اب فقیر شرعی طور پر اس کا حل قرآن و حدیث سے کرتا ہے۔

کچھ کچھ حرام اور پلید ہے

مسلم شریف ۱۳۱۰ ابو داؤد شریف ۱۱۱۱ حدیث ۱۱۱۱ بن ابی ہاشم عن حذیفہ بن یرمیاہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہور اناء احدکم اذا شربتم فیہ الکلب ان یغسلہ سبعة مراتب او لثقت یا الثعالب۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تھائے کسی برتن میں چاٹے تو تھائے اس برتن کی پاکیزگی یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ مٹی سے منا کیا جائے۔ سات دفعہ دھویا جائے۔

کیوں جناب! جب کتے کے منہ لگائے ہوئے برتن کو پاک کرنا ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مٹی سے خوب صاف کر کے پھر سات دفعہ پانی سے دھوئے تو پاک ہوتا ہے تو جہاں جس پانی میں کتا مرل ہوا پڑا ہو اس پانی سے دھونے سے کیسے و برتن پاک ہو سکتا ہے اگر کتے مرے پڑے کا پانی پاک تھا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے پاک فرمانے کا کیا مطلب بلکہ فرماتے کہ برتن میں اگر کتا منہ ڈالے تو برتن پاک ہے۔ جب پانی میں کتا مرل پڑا ہو تو پانی پاک ہے تو برتن میں کتے کے منہ لگانے سے برتن کیسے پلید ہو گیا اور دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں تو چاہیے کہ جس برتن میں کتا منہ سے چائے اس کو گڑھے پانی سے منا دیا گیا جائے تاکہ طہارت علی المطہرات سے تہااری دو نورستیں پوری ہو جائیں۔ یا یہ کہو کہ کتا پانی میں کتا ہے تو مرنے کے بعد بھی منہ پانی سے باہر رکھنا ہے یا یہ کہو کہ اس کے منہ کا لعاب تو پلید ہے اور پلید نہ نکندہ ہے۔ لیکن اس کا گوشت پوست حلال و پاک ہے کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو۔ دشمنان حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی باتیں پیش کر کے مذاق کا موقعہ کیوں دیتے ہو۔ بلکہ اس مذکور بالا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ کتا جب برتن کو چاٹے تو مٹی سے پہلے منا دیا جائے اور سات دفعہ دھونا چاہیے۔ تب برتن صاف و پاک ہوتا ہے تو ایسے ہی اگر کنوئیں میں کتا مر جائے تو اس کو بھی پہلے مٹی سے پر کیا جائے تاکہ مٹی کتے کی پلیدی کھینچ لے بعد میں مٹی کو کنوئیں کے چشے تک نکالا جائے تو کنواں پاک ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال: مٹی سے صاف کرنے والی سنت تو ایسے ادا ہو جائیگی۔ لیکن سات دفعہ

دھونے کی سنت رہ جائے گی۔

محمد عمر: پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی سے کتے کی نہایت اٹھ گئی باقی رہا پانی کی سات
شرطن تو وہ جیسے جیسے آخر کی مٹی نکلتے جائیں گے ساتھ ساتھ پانی بھی صاف ہوتا جائیگا۔
ایک دفعہ تو پانی نہیں آجاتا۔ بلکہ جب مٹی اخیر کی رہ جائے گی۔ تو پانی ساتھ ساتھ زیادہ
آئے گا۔ جس کے صاف کرنے سے شرائط بھی پوری ہو جائیں گی۔

اب مذہبی صداقت کا فیصلہ تم پر ہے ایک مذہب کنویں سے مرے ہوئے کتے کو نکال
کر کنویں میں مٹی بھر کر اخیر تک نکال کر کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں وہ طیب ہیں اور ان
اللہ یُحِبُّ الشَّوَاسِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سے پاک ہی کہ خداوند کریم کی دوستی کے
لائق بنتے ہیں اور دوسرا مذہب کنویں میں مرے ہوئے کتے کے پانی کو پی کر اس سے کپڑے
دھو کر اس سے غسل و وضو کر کے خدا کے دوست بن سکتے ہیں؟ یا طیبین کا دعویٰ کہ خداوند
کریم کی دوستی کے لائق بن سکتے ہیں؟ اسی لئے ایسے پانی کو استعمال کرنے والے لوگ تمام عمر
نمازیں پڑھتے ہیں اور منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اگر کتے
مرے ہوئے کا پانی پاک ہوتا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاٹے ہوئے برتن کو پاک
وصاف پانی سے برتن پاک کرنے کا ارشاد نہ فرماتے اور اگر کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو
صاف ستھرے پاک پانی سے دھویا جائے تو تمہارا استدلال اَللّٰمَّ طَهِّرْهُمُ مَّا لَا یُجْنِسُهُ
شیئی غلط ثابت ہو گا۔

ساتواں جواب :- اگر کتے بچے وغیرہ جتنی جانور مردہ ہی پانی میں گرنے سے حلال و
پاک تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھری مرے ہوئے جانوروں کو پاک فرمانے
کی کیا ضرورت تھی اور بھری پانی کی خصوصیت نہ فرماتے۔

ماء البحر کا حکم

نسائی شریف ۱/۲۱۱ ابوداؤد شریف ۱۱/۱۱۱ { أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

صفوان بن سليم عن سعيد بن مسلمة ان المغيرة بن ابی بريدة عن بنی عبد الدار اجزأ انه سمع ابا هريرة يقول ساءل رجل بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نزلت البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توجضنا به عطشنا افستوضا من ماء البحر و فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو الطهور ماؤه البحر ملئته ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم دریا سمندر میں جاتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں۔ تو اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیسے رچتے ہیں۔ کیا ہم یہ یا سمندر کے پانی سے وضو کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اس کا مردہ جانور حلال پاک ہے۔

ترمذی شریف ۱۱/۱۱۱ { حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَ حَدَّثَنَا الانصاری

قال حدثنا معن قال حدثنا مالك عن صفوان بن سليم عن سعيد بن سلمة عن ابن ابي نذرة ان المغيرة بن ابی بريدة وهو من بنی عبد الدار اخبره انه سمع ابا هريرة يقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نزلت البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توجضنا به عطشنا افستوضا من البحر

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهَرُ مَاءٌ أَلْجَلُّ مَيْتَةً
 فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالتَّقْوَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِّحَهُ
 هُوَ كَوْلُ الْأَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَتَعْلِيْقُ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَرْجَانٍ وَابْنُ الْحَكَمِ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی
 نے سوال کیا کہ حوضِ ہم دریا یا سمندر میں جاتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لیتے
 ہیں تو اگر ہم اس کے ساتھ وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے
 وضو کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا اور سمندر کا پانی پاک ہے اس
 کا مردہ جانور حلال پاک ہے اور اسی باب میں جابر اور فراسی سے بھی روایت ہے کہا
 ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ
 فقہاء کا ہے بعض ان سے ابو بکر و عمر و ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں انہوں
 نے دریا اور سمندر کے پانی سے استعمال کو جائز فرمایا ہے۔

ان احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ سمندر اور دریا کے پانی کے
 جانور پانی میں مرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا بری جانور جن کو قرآن و حدیث نے حرام و پلید
 فرمایا ہے ان سے کنوؤں کا پانی ضرور پلید ہو جاتا ہے ان کی تطہیر کے بغیر ان کے پانی
 حرام و پلید کہ استعمال کرنا حرام و گناہ ہے۔

حیض کی نجاست قرآن کریم سے

بقرہ ۲۸ { وَیَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًی فَاَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ

فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْدَرُ بُوْهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ
أَمَرَكُمْ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ -

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں حیض کے خون کے
مستقل فرما دیجئے کہ وہ پلیدی ہے حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے
قریب نہ جاؤ جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب خون حیض سے پاک ہو جائیں تو جہاں
سے اللہ نے تمہیں حکم فرمایا ہے ان کے قریب آؤ بے شک اللہ تمہارے توبہ کرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے اور پاک ہونے والوں کو دوست بنالیتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے پانچ
ارشاد الہی ثابت ہوئے۔

۱۔ حیض کا خون پلید ہے۔

۲۔ حیض کی حالت میں آدمی اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا حیض والے مقام کو جو
اس کے لئے پہلے حلال تھا چھو نہیں سکتا۔ آیام حیض میں خون حیض کی وجہ سے قریب
جانا خداوندی حماقت ہے۔

۳۔ خونی حیض کے آنے سے عورت پلید ہو جاتی ہے۔ اس کے ظاہر بدن پر لگے
یا نہ لگے اس کے اندر سے خون حیض بہتے ہی عورت پلید ہے سوائے ہاتھ منہ کے
کیونکہ اس کی تخصیص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ یہ دھونے سے پاک ہے۔
۴۔ جو شخص آیام حیض میں عورت کے قریب چلا جائے جب تک توبہ نہ کرے گنہگار
ہے۔ غلاب گناہی ہے۔

۵۔ جو شخص عورت کی اس نجاست سے پرہیز کرے گا۔ اپنے کپڑوں اور بدن کو خون
حیض کی پلیدی سے محفوظ رکھے گا اور عورت کے قریب بھی نہ جائے گا وہ پاک ہے ورنہ

پلید اور بچنے والے پاک لوگوں کو اللہ تعالیٰ محبوب بنا لیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے خون حیض کو پییدی فرمایا اگر تمام شہر کی عورتوں کے خون حیض سے لٹھڑے ہوئے پٹھرے کنوئیں میں پڑنے سے کنوئیں کا پانی پاک ہی رہنا تھا تو بت العزت کو قُلْ هُوَ اَذَىٰ فَرَمَا کہ حیض کو پییدی کا فتویٰ کیوں لگانا تھا۔ بلکہ فرمادیتا اچھی چیز ہے امدان دلوں میں عورت کو حیض کی وجہ سے پیہر پہنا فتویٰ بھی نہ دیتا جس سے خون حیض نکلے وہ مقام تو پیہر۔ لیکن جس پانی میں وہ خون حیض کا مجمرہ داخل ہو وہ پاک تو یہ تہااری منطق ہی ثابت کرتی ہوگی۔ تہدی یہ حدیث قرآن و حدیث صحیحہ کے صراحۃً خلاف ہے اس لئے شاذ ہے اور قرآن کریم کے صریح حکم کو چھوڑ کر ہم پییدی کے مرتکب کیسے بن جائیں۔ جب رب العزت نے خون حیض کو پییدی کا حکم لگا کر خون حیض سے اجتناب کرنے والوں کو پاک فرمایا اور حالات خون حیض کو پیید فرمایا۔ اور یہ بھی حکم سنا دیا کہ اس کے قریب جانے سے تو بہ کرو اور اگر قریب نہ جاؤ گے تو میں تجھے دوست بنا لوں گا۔ تو ابھی جس شخص کو خداوند کی مدد سے مطلوب ہے وہ حیض کی سبب سے اجتناب کرے کیونکہ رب العزت تو مسطہرین کو ہی دوست بناتا ہے تو جس کا دل چاہے خون حیض امد اس کی مرکبہ اشیائے پرہیز کر کے وہ پاک ہے اور دوست خداوند کریم بن جائے اور جس کا دل چاہے خون حیض کے مٹو نہ کنوئوں کے پانی کو استعمال کر کے خداوند کریم کے شریک کا دوست بن جائے۔

دوسرا جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون سے پٹروں کو پاک کرنے کی تاکید فرمائی جس کو غیر طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کرنا چاہتا۔ فرمایا کہ خون کے قطرے ہوئے پٹروں سے نماز جائز نہیں اور اگر خون حیض کے بھرے ہوئے پٹروں کو پاک کرنا مقصود ہو تو پھر پانی بھی دیا ہی دستیاب ہو جس میں حیضوں کے بھرے ہوئے پٹرے پڑے

ہوں اور مرے ہرٹے کتے اور پاخانے سب شہر کے پڑے ہوں تو وہ حیض کا کپڑا حیض کے عرق سے کیسے پاک و صاف ہو گا۔ جب وہ خود پلید ہے تو جس میں پڑے گا اس کو پاک کیسے رہنے دے گا۔ فَأَعْتَبْتُ ذُوْاْیَا اَوْلیِ الْاَبْصَارِ -

اب تم کہتے ہو کہ جس کنوئیں میں کتے مرے ہوئے پڑے ہوں اور حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے ہوں شہر کا پاخانہ بھی اس میں پڑتا ہو۔ اس کنوئیں کا پانی پاک ہے اور تم نے قرآن و احادیث صحیحہ اور طہارت اسلامی کے خلاف ایک شاذ حدیث پڑھ دی جس کے متعلق فقیر نے کتے کی نجاست کا بیان تنہائے سلسلے میں کر دیا۔ اور حیض کی پلیدی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب باقی رہا پاخانے کی نجاست اس کا تو میرے خیال میں بھنگی بھی قائل ہو گا کہ پاخانہ نجس ہے اور جس کنوئیں میں پڑ جائے اس کو پینا حرام ہے اور نہ ہی وہ پی سکتا ہے سوائے تنہائے لیکن میں اب اس کے دوسرے صفت پیشاب کی غلاطت اور نجاست کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ وہ پانی میں پڑنے سے اس کی کیا حالت رہتی ہے اگر تم زیرک ہو گے تو نجاست پاخانہ کو خود سمجھ جاؤ گے۔

پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

ابرو اووہ، ۱/۲۰، ۱/۲۱ { حد ثمامہ د قال حد ثنا یحییٰ عن محمد بن عجلان قال سمعت ابا یحییٰ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبوی لئن اُخذکم فی الماء الدائم و لا یغتسل فیہ من الجنۃ -

محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے تھے۔ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کوئی بھی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں جنابت کا غسل کیا جائے۔
ثابت ہوا کہ پیشاب اور غسل جنابت سے پانی پید ہوتا ہے۔

ترمذی شریف ۱۱۱ { اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن یزید المقرئ عن سفیان عن ابی الذناد عن موسى بن ابی عثمان عن ابيه عن ابی ہریرۃ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْتَئُنُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ
الزَّائِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کھڑے پانی میں کوئی تمہارا پیشاب ہرگز نہ کرے پھر اس سے غسل کیا جائے۔

اس حدیث میں بھی کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی مخالفت ہوئی اور آپ نے منع فرمایا
کہ اگر اس میں پیشاب کیا جائے۔ پھر غسل جنابت کرے تو پییدہ دور نہ ہوگی۔

بخاری شریف ۱۱۱ { حَدَّثَنَا أَبُو إِيْمَانَ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنَا أَبُو الزُّنَابِ
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَرْثَدَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا
سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَنْتَفِئَ الْاَحَدُ مِنْ الْمَاءِ
وَبِاسْتِنَاةٍ قَالَ لَا يَبْتَئُنُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الزَّائِدِ لِي لَا يَجُوزَ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ مِنْهُ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہم
آخر اسے ہیں سبقت لے جانے والے ہیں امدادی اسناد کے ساتھ فرمایا ہرگز نہ پیشاب
کرے کوئی تم سے کھڑے پانی میں۔ جو دہے پھر اس میں غسل کیا جائے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ جس پانی میں پیشاب کیا جائے اس میں غسل جنابت کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا۔ پلید ہی رہتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کرنے سے پانی پلید ہو جاتا ہے۔

ابن ماجہ ۲۹ { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ حدیثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ التَّارِكِ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

مسلم شریف ۱۳۸ { حدیثنا یحییٰ بن یحییٰ و محمد بن رافع قالانا اللیث ج وحدیثنا قتیبة قال قالیث عن ابی النضر بیوعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ التَّارِكِ -

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمادیا۔ پیشاب سے پانی کا پلید ہونا جب احادیث سے ثابت ہوا تو بول و براز پانی میں پڑے تو پانی کو پلید کیسے نہیں کر سکتا۔

پیشاب کے چھٹیوں سے عذاب قبر

نسائی شریف ۱۲ { أَخْبَرَنَا عَنَّا دِین السری عن دیکم عن الاحمشی قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُخْبِرُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

فِي كَيْسٍ مِمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِيحُ مِنْ بَوْلِهِ وَ إِمَّا هَذَا فَإِنَّهُ كَانَ يُسْبِغُ بِالنَّمِيَةِ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قبروں والوں
پر عذاب کئے جا رہے ہیں۔ اور کسی کبیرو گناہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ یہ ایک تو پیشاب سے
پاک نہیں رہتا تھا۔ اور یہ دوسرا غیبت سے چمٹا تھا۔

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کی غیبت سے بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔ اور
پیشاب سے ناپاک ہونے والے کو بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔

اب تم سوچو کہ جب بدن پر پیشاب کے چھینٹوں کے پٹنے سے عذاب قبر چل رہا ہے
تو جس کے اندر وہ باہر بول و براز کا پانی ہو گا۔ بھلا وہ کیسے زبردست عذاب قبر میں مبتلا
ہو گا۔ بچو اور گڑھے پانی کو کسی کے کپے سے استعمال نہ کرو ورنہ سخت عذاب قبر میں
مبتلا ہو گے اور اگر تنہا سے استعمال اَلْعَاءُ طَهْنُ لَا يُجْنَسُ شَيْئًا کرنا ہو
کپے مطلقاً ہی مراد لیا جائے تو کتے کے جھوٹے والی تمام احادیث صحیحہ اور نبات
حیض والی آیت خداوندی و احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پانی میں پیشاب
کرنے کی احادیث کثیرہ کی تکذیب عام لازم آتی ہے اب تنہا ہی مرضی پر موقوف
ہے چاہے ایک ضعیف حدیث کا غلط مطلب سمجھ کر تمام آیات قرآنیہ و احادیث
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دو اور چاہے اس کو باقی حدیثوں سے تطبیق
دے کر سب کو تسلیم کر دے اور پلیدی کو چھوڑ کر خداوند کریم اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاک و صاف امتی بن جاؤ۔

پاک پانی قرآن کریم سے

فرقان ۱۹ ﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِّنُخْرِجَ بِهِ بَلْدَةً مَّيِّتًا وَنُسْقِيَهُ فَمَا خَلَقْنَا إِنْعَاءً مَاذَا آتَانَا سِوَىٰ كَثِيرٍ﴾

اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل کیا تاکہ ہم مردہ شہر کو اس سے زندہ کریں۔ اور وہ پاک پانی ہم اپنی مخلوق سے چربا لیں اور بہت سے انسانوں کو پلاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جبکہ آسمانوں سے بلا ملاوٹ صاف پانی نازل ہوتا ہے وہ خود طہا ہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے۔ خود بھی پاک پلیدی کو بھی پاک کر دیتا ہے تو پھر ایسے ماہ طہور میں اگر پاک شے کی ملاوٹ ہو تو پاک رہے گا۔ اگر پلیدی کی ملاوٹ ہو تو پلیدی کا حکم رکھے گا۔ پانی من حیث الماء پلیدی نہیں ہے۔ غائبی پلیدی چیزوں سے پلیدی ہوتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنْعَاء طَهُورًا لَا يَجْتَنُّهُ شَيْءٌ جُنْسٍ پانی پاک ہے تنقیداً ہر یا بہت اس کو کوئی شے پلیدی نہیں کرتی۔ پہاڑ سے جاری ہو چاہے زمین سے نکلے چاہے کنوئیں میں ہو خواہ سختہ اینٹوں کے حوض میں ہو چاہے غماہ آسمان سے نازل ہو۔ مگر اگر جس شے اس میں مل جائے پھر تو ہر صورت پلیدی ہے۔

الفال ۹ ﴿إِذْ يُخَشِّيكُمُ النُّعَاسُ أَمْنَةً مِّنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمُ رِجْزَ الشَّيْطَانِ﴾

جب تمہیں اونگھنے والے کی طرف سے ڈھانپ لیا اور رب العزت نے تم پر آسمانوں سے پانی نازل فرمایا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ پاک کرے اور تم سے شیطان کی پلیدی دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پانی پاک صاف بغیر پلیدی طے کے پاک کرنے والا ہے اور پلیدی ملا ہوا پانی نہ پلیدی کپڑے کی پلیدی کو دودھ کر سکتا ہے نہ بدن کی پلیدی کو۔ اور رجز الشیطان ہے یعنی جنابت بھی پاک پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ ایک شخص مرے ہوئے کتوں اور حیضوں کے ٹھکڑے ہوئے کپڑوں کے معرق پانی اور بول و براز کے مرکز۔ پانی سے وضو کرے یا غسل کرے یا کپڑے دھوئے تو وہ کبھی پلیدی سے پاک نہیں ہو سکتا بلکہ جس جگہ بیٹھے گا اس جگہ کو بھی پلیدی کرے گا۔ ہمارے یہاں تو یہی جس پانی میں کتے مرے ہوں اور گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہو اس کو گٹر کہتے ہیں۔ لیکن تمہاری اصطلاح میں اس کو کنواں بولتے ہیں۔ ہمارے ہاں کنواں اس کو کہتے ہیں جو پاک و صاف پانی ہو گندگی سے مبرا ہو۔ آگے تمہاری پسند جس کو چاہو پسند فرما لو۔

جنت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا

زمرہ ۱۱۱ اَوْ سَيَقُولُ الَّذِينَ اتَّقَوْا اَدْبَهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُرَّاحَتِي اِذَا جَاؤْ هَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا قَالَتْ لَهُمْ خُذْ نَتْمَهَا سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ يُطِئْتُمْ فَاذْ خُلُوْ هَا خُلِيْدِيْنَ -

اور چلائے جائیں گے خداوند کریم کے متعلق لوگ جنت کی طرف گروہ کے گروہ حتیٰ کہ جب جنت کے پاس تشریف لائیں گے اور اس وقت جنت کے دروازے کھلے جائیں گے اور جنت کے دربان ان کو عرض کریں گے سلام علیکم آپ پر اللہ کا سلام ہو تم دنیا میں پاکیزہ رہے تو آپ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جائیے۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ پاک لوگوں کا ہی استقبال کریں گے اور

پاک لوگوں کو ہی سلام علیکم کہیں گے اور عرض کریں گے کہ طِبِّتُمْ فَاذْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ تم دنیا میں پاک ہے اور تم نے وَالتَّوَجُّوْا فَاجْزُ عِلْمُ خداوندی پر پورا عمل کیا پانی بھی گندا استعمال نہیں کیا اور رجز الشیطان منی وغیرہ سے بھی اجتناب رکھا تو اب تم ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو دخل جنت پاک لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر گٹر کا پانی ہو بدن گٹر کے پانی سے معرق ہو پکڑے منی سے چپکتے ہوں بھلا ایسے لوگوں کو جنت کہاں نصیب ہوگی۔

تو مسلمانو! اگر جنت کی خواہش ہے تو قرآن و حدیث کے مطابق پاک ہو جاؤ اور التَّوَجُّوْا فَاجْزُ عِلْمُ سے ہر نجاست سے پرہیز کرو۔ دوست اب تم ہی بتاؤ کہ پاخانہ اور حیض کے ٹھکڑے ہوئے پکڑے اور مرے کتے کیا طہیبت سے ہیں یا خباثت سے ہیں ایسے ہی حیض کے پکڑے طہیبت سے ہیں یا خباثت سے ایسے ہی منی طہیبت سے ہے یا خباثت سے یہ فیصلہ تم پر ہے اگر خباثت ہے تو ان سے اجتناب کرو اگر تمہارے نزدیک طہیبت سے ہیں تو سبحان اللہ پھر طہیات تمہارے جیسے طہیروں کو ہی مبارک رہیں ہم تو ان سے بیزار ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا الْاِبْلَاحُ الْمُبِيْن۔

قرآن کریم سے مردہ اور بیٹہ والا خون حرام ہے

اَللّٰمُ {۱۸} قَدْ لَا اَجِدُ فَيْتًا اَدْحٰی اِنِّیْ مُحَرَّرٌ مَّا عَلٰی طَلِیْمٍ لِّطَعْمِهِ
اَلَا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ ذَا مَاسُفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرِ فَاِنَّهٗ دَجَسٌ
اَوْ فِسْقًا اَوْ هَلْ یَعْبُدُ اللّٰهَ بِهٖ فَمَنْ اَضَطَّرَّ غَیْرُ بَاغٍ وَّلَا عَادِیَاتٍ
وَبَلَّكَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو میری طرف وحی کی گئی میں کسی کھانے کو حرام

نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ مردہ ہر یا بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت بے شک وہ پلید ہے۔ یا بے حیا جو غیر اللہ کے نام سے بوقت ذبح پکاوا گیا۔ پھر جو شخص بے قرار کیا گیا باغی ہے نہ حد سے گزرنے والا ہے تو بے شک آپ کا رب بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مردہ حرام کیا گیا بہنے والا خون حرام کیا گیا اور خنزیر حرام کیا گیا اور چید بھی کہا گیا۔ تم نے مڑے سے کتے مڑے کو اور بہنے والے خون سے خون جھٹ کو پنا۔ اور خنزیر سے مڑے خنزیر کو پسند فرمایا کہ اگر یہ تینوں کنویں میں گرے ہوں تو حلال و پاک ہیں اللہ تعالیٰ خشک کو کھانے اور استعمال نہیں کرنے دیتا تم تینوں مہرق شدہ کو حلال کہتے ہو اللہ کریم تمہیں ہدایت عطا فرمائے۔

۲۔ البقرہ ۱۷۱ { اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ الْمِیْتَةَ وَالدَّہْرَ وَخَنَیْرَ الْمَخْضُوْرِ

اور کوئی بات نہیں تم پر مردہ اللہ نے حرام کر دیا اور خون اور خنزیر کا گوشت۔

کیوں جناب ارب العزت نے مڑے کو حرام کر دیا تم کہتے ہو کنویں میں گر جائے تو حلال و پاک ہے۔ کسی آیت سے تم بھی یہ ثابت کر دکھاؤ۔ فقیر نے تو حرم قطعی قرآن کریم سے ثابت کر دی اس کی حلت تم بھی قرآن کی کسی آیت سے ثابت کر دو۔ وَالدَّہْرَ مڑے خون کی حرمت قرآن نے ثابت کر دی۔ وَالدَّہْرَ جیسی خون جھٹ کی طہارت تم کسی آیت سے ثابت کر دو۔ ایسے خنزیر کی حرمت بھی ثابت ہوئی تم مردہ خنزیر کی حلت پانی میں کسی آیت سے ثابت کر دو۔ ب۔ مردہ اور خون اور خنزیر کو تم کسی بہانے سے ہضم کر جاتے ہو۔ گو کنویں کے بہانے سے ہی سہی لیکن مَا اُھْلَ پر زور دے کر بڑے پیر کی گیارھویں کو حرام بنا دیتے ہو جس کی حرمت کی صراحت قرآن مجید میں ہرگز مذکور نہیں اور جو تم اپنا احتیاط کر دو حرام قطعی معلوم ہوتا ہے چونکہ تم حق حرمت کو استعمال کرتے ہو۔ اسی لئے حلال طیب گیارھویں کا کھانا رب العزت تمہارے

۱۰۰ اے اللہ جانے نہیں دیتا۔

قرآن کریم میں حلال کو نسی چیز ہے

۱۔ مائدہ ۶ {يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ

حضرت آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے آپ فرمادیں

تمہارے لئے طہیت چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

اب قرآن کریم کا فیصلہ تو حلال چیزوں کے لئے یہ ہے کہ اگر طیب ہے تو حلال ہے

اگر طیب نہیں تو حلال نہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ مردہ کتا اور حیض کے تھڑے ہوئے

پکڑے اور پاخانہ طہیت میں شامل ہے یا نجس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

بول و براز کے لئے بیٹھو تو بایاں پاؤں پاخانہ میں پہلے داخل کر کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْخَبَاثَةِ کہو۔

۲۔ مائدہ ۳ {وَكُلُوا اِمَّا ذَرَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ

الَّذِیْ اَنْتُمْ بِہِ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور کھاؤ اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے حلال طیب اور

اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ اللہ جس کے ساتھ تم ایمان لانے والے ہو۔

رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے

۳۔ انفال ۱۳ {وَدَرَزْتُكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں طہیت سے رزق دیا۔

ثابت ہوا کہ جو شے طیب نہیں وہ ایمانداروں کے لئے رزق نہیں۔

۴۔ مائدہ ۴۰ { قُلْ لَا يَسْتَوِي الْجَنَبْتُ وَالطَّيِّبُ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نجیث اور طیب یکساں نہیں ہیں۔

۵۔ البقرہ ۲۲ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا دَنَّاكُمْ

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں طیبیت یعنی پاکیزہ سے رزق دیا ہے تم اس کو کھاؤ۔

ہم تو بھائی اُس رزق خداوندی کو استعمال کرنے کو تیار ہیں جو رب العزت ہمیں طیب رزق

عطا فرمایا ہے۔ مردہ کتے اور لحم خنزیر مردہ اور غول حیض اور پاخانہ وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے

ہمیں یہ رزق عطا نہیں فرمایا اسلئے ہم تو اس کو استعمال کرنے کو تیار نہیں جو آیت قرآنیہ مذکورہ بالا نے

ارشاد فرمایا۔

۶۔ البقرہ ۲۱۱ { يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا لَا تَتَّبِعُوا

خُطُوتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمُ عَدُوٌّ مُبِينٌ

اے لوگو تم اس چیز سے کھاؤ جو زمین میں حلال طیب یعنی حلال اور پاکیزہ ہے اور شیطان

کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارے لئے بہت دشمن ہے۔

دوست اب قرآن کریم کی آیات کہ یہ فقیر نے سنا دی ہیں۔ پھر خصوصی حرام چیزوں کی تیز

بھی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب حلال طیب کو تم خود پسند کرو۔ اور حرام چیزوں کی ترک

کردو یہ فیصلہ تم پر ہے اگر تمہاری کنویں کے پانی کی مرکبات حلال و طیب ہیں تو بے شک

استعمال کرو اور اگر قرآن کریم میں مراحہ حرام ہیں تو تم کسی ملاں کی اتباع میں کیوں اپنا ایساں

ضائع کرتے ہو۔

”سائل“ مروی صاحب یہ تو میری سمجھ میں بات آگئی کہ قرآن نے مردہ کو اور غول کو

ادخیزیہ کہ حرام فرما دیا ہے گو کنویں میں ہی گسے ہوں اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ بھی سمجھ میں آگیا۔ لیکن یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کوئی چیز جاندار یا کچھ مٹھوڑی سی گندگی بھی کنویں میں گر جائے تو تم فداؤ ڈول نکالنے شروع کر دیتے ہوئے۔ اس کا کہاں ثبوت ہے۔ کیا تمہارا ڈول بھی مسجد مدرسہ کے پلید پلید پانی نکال لاتا ہے اور پاک پاک چھوڑ دیتا ہے۔

محمد عمر، درست جن اشار کو رب العزت نے حرام قطعی فرمایا ہر وہ حرام قطعی ہی رہتی ہیں۔ مٹھوڑی ہو یا بہت اسی سے پرہیز کرنا بھی ویسے ہی فرض ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر حرام شے مٹھوڑے پانی میں گر جائے تو جائز ہو جائے۔ حرام شے سے جتنا احتیاط مذہب میں پرہیز ہے اور کسی مذہب میں نہیں اسی لئے سختی مذہب کے لوگ ادویہ اور اغیاث اور اقطاب و ابدال کے درجات تک پہنچتے ہیں۔ باقی مذہب میں نہیں کیونکہ انکار پرہیز گاری اسی مذہب میں ہے دیکھئے کنوئیں میں تم چٹانک بھر دو پوٹاشیم، کو یعنی کنویں میں ڈالنے کی سرخ دوائی کو ڈال دو تو چند ڈول نکالنے سے پانی سفید ہو جاتا ہے اگر زیادہ ڈال دیں تو ڈول زیادہ نکلتے پڑیں گے پھر سفید ہو گا۔ اسی لحاظ سے فقہانے مٹھوڑی گندگی اور مٹھوڑا مردار وغیرہ کنویں میں گرے گا صحیح اذکارہ لگایا ہے۔ اس سے بھی جتنی گندگی کی علامت کا پانی ہوتا ہے۔ صاف ہو جاتا ہے باقی پانی پاک آنے لگ جاتا ہے تو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس پلید پانی نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے اور سب مہلکات کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اور حرمت سے بچنے کے لئے کلدردوائی کی جاتی ہے کیا تم پانی کو نکالتے ہی نہیں تو کیا حرمت کا مٹھوڑا پانی تمہارے اندر نہیں جاتا؟ یا یہ بتائیے کہ حرام حرام پانی تمہارا ڈول کنویں میں چھوڑا تا ہے اور پاک پاک پانی نکال لاتا ہے۔ ہم نے تو دلیل سمجھا دیا وہ نہ تم خود نگہار گندگی ڈال کر دیکھو۔ اور ہمارے فقہانے مسئلے پر عمل کر کے جتنے ڈول کہیں نکال کر دیکھ لو کہ پانی اگر سفید آنے لگ جائے تو ہماری بات کو تسلیم کر لینا کہ واقعی تم پانی کو پاک کر کے پیتے

ہو۔ ورنہ ہمیں بھی اپنا ساتھی ہی سمجھ لینا۔ اور پورے کتے مروے اور خنزیر وغیرہ اور زیادہ پانخانے کرنے سے تو ہمارے یہاں مٹی بھر کر پورا خالی کیا جاتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔

دوزخ صاف پانی سر محروم ہوں گے اور جنتیوں صاف پانی مانگیں گے

۷۔ اعراف ﴿۱﴾ كُنَادَىٰ اَصْحَبُ النَّارِ اَصْحَبُ الْجَنَّةِ اَنْ اٰتِيْتُمْ

عَلَيْتُمْ مِّنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا دَرَسْتُمْ اَللّٰهُ قَا قُوْا اِنَّ اللّٰهَ حَزَنًا مِّمَّا عَنِ الْكَافِرِيْنَ۔

اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر پانی بہاؤ یا اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے تو جنتی کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کا صاف پانی اور جنتیوں کا کھانا کفار پر حرام کیا ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا کہ پاک و صاف پانی رب العزت نے تم پر حرام کیا ہے۔ حالانکہ ان کے اندر پاک پانی نہ جائے ایسا نہ ہو کہ پاک ہو جائیں پھر تم بھی وہاں کہو گے کہ ہم پر پاک پانی بہاؤ تاکہ ہم بھی پاک ہو جائیں تو جنتی کہیں گے کہ پاک پانی تمہارے لئے حرام ہے۔ دنیا میں تم نے پاک پانی استعمال نہیں کیا اب قیامت میں تمہیں پاک پانی کیسے نصیب ہو سکتا ہے دنیا میں تم پاک نہیں ہوئے تو قیامت کے دن رب کریم قَلَّ يَكْتَسِبُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يُؤْمَرُ اَلْقِيْمَةُ وَلَا يَزْكِيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کا حکم سنا دے گا۔

فرمان الہی بجز شیطان نے منی کی پیدری بھی ثابت کر دی۔

سائل۔ مولوی صاحب ہمارے یہاں تو سنا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے لیکن اس سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ پاک ہے خشک ہو جائے تو کپڑا پاک ہی رہتا ہے۔ چنانچہ ہمارا معمول ہے۔ ہمیں جنابت ہو جائے تو غسل کر لیتے ہیں لیکن کپڑا نہیں دھوئے کپڑے

ہمارے مولویوں نے ہمیں فتویٰ دیا ہوا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے۔

منی کی پلیدی قرآن کریم سے

۱۔ انفال ۹/ { دَنْزِلْ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً يَّسِفُهَا كَمَا يَسِفُ
قَدْ يَذُوبُ عَنكُمْ رَجْزُ الشَّيْطَانِ -

اور اتار اس نے تم پر آسمان سے پانی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور
تاکہ تم سے شیطان کی نجاست دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں کہ جنابت بدنی کو پانی پاک ہی صاف کر سکتا ہے
اور دوسری چیز یہ کہ منی کو رجز الشیطان فرمایا۔

معلوم ہوا کہ منی جب انسان سے خارج ہو جاتی ہے تو رجز الشیطان کا حکم رکھتی ہے
باقی تھا کہ کیا اس سے انسان کی پیدائش ہے تو یہ تھا کہ اس سے لال غلط ہے کیونکہ جب
غلط خون بدن میں ہوتا ہے تو پاکی کا حکم رکھتا ہے لیکن جب بدن سے صیغہ ہو جائے تو طہیہ ایسے
ہی جسم انسانی کی کوئی چیز نہیں۔ جب تک ساتھ ہے مضائقہ نہیں۔ جب صیغہ ہو جائے
تو طہیہ۔ جب تک انسان کے اندر ہے۔ رحم میں آجائے تو بھی پاکی کا حکم نہیں رکھتی بلکہ جس
کے خراج سے انسان کا تمام بدن قابل غسل ہو جاتا ہے وہ خود شے کیسے پاک ہو سکتی ہے اگر
پاک ہے تو ذرہ کھا کر دکھاؤ۔ جب رب العزت نے منی پر رجز الشیطان کا فتویٰ لگایا تو
تم اس کو کیسے پاک کر سکتے ہو۔

۲۔ مرسلات ۲۹/ { اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ -
کیا تم کو پانی ذلیل سے پیدا نہیں فرمایا۔

اس آید کریم سے بھی رب العزت نے منی کو ماء طہقاً نہیں فرمایا۔ بلکہ ماء مہینہ فرمایا اگر منی پاک ہر قی ماء طہقاً تھا تو اس کو نازا جانا کیونکر بقول تہار سے اس سے زیادہ عظیم السلام بھی پیدا ہوتے ہیں اس کو پاک ہونے کا خطاب دیا جاتا۔ لیکن جب رب العزت نے ماء مہینہ فرمایا۔

ثوابت ہوا کہ یہ جب تک ماء ہے یعنی واللہ ماء مہینہ ہے جب تک بچہ نہ ہو اس میں روح نہ پڑے پاک نہیں ہوتا اس کو پاک کرنے والی چیز روح ہے۔ اگر روح نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۳۔ المدثر ۲۹ { ذَا الشَّجْوٰۃ فَانْجُوْا۔ اور پیدای کو حضور ترک فرمائیے۔

پہلی آیت میں رب العزت نے منی کو رجس اشیطانی فرمایا۔ پھر مدثر میں ذَا الشَّجْوٰۃ فَانْجُوْا فرمایا۔ اگر اب بھی تم منی کو پاک کہو اور اس سے پرہیز نہ کرو بلکہ اپنے پٹروں کو اس میں بمریز رکھو تو تہاری مرضی۔ پہلے منی کو ماء مہینہ فرمایا۔ پھر مہینہ کے مدپے ہونے سے روکی دیا لیکن تم اس کو بائزگی کی رٹ ہی لگا رہے ہو۔

قلم ۲۹ { ذَا لَا تَطْعَمُ كُلَّیْ حَلَاۃٍ مَّہِیۡنٍ۔

حضور آپ ہر قسم کھانے والے ذیل کی اتباع نہ کریں۔

اللہ رب العزت نے آدمی مہینہ کے پیچھے گئے سے منع فرما دیا تم ماء مہینہ کو

بٹھالتے پھرتے ہو۔

اب حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں دکھا دیتا ہوں کہ آپ نے منی کے پٹرے کو دھویا اور ترک پڑا ہی کر میں بائزہ کہ جماعت میں تشریف لے گئے۔ اگر گھر جاسی کافی ہوتا تو آپ ایسا کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ آپ ہر کام میں اُمت کے لئے آسانی فرماتے ہیں۔ سنیے؟

منیٰ کو دھونے کا ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۔ ابن ماجہ ۴ {حدثنا محمد بن یحییٰ الشافعی بن یوسف الترمذی حدثنا
احمد بن عثمان بن حکیم ثنا سلیمان بن عبید اللہ السمرقانی قال ثنا عبید اللہ
بن عامر وعن عبد الملك بن عمر عن جابر بن سمرقة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يُصَلَّى فِي الثَّرْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيهِ أَهْلُهُ قَالَ لَقَدْ
إِلَّا أَنْ يَزْدَى فِيهِ شَيْءٌ فَيَعْلَهُ -

جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کہ جس کپڑے کو پہن کر بیوی کے پاس آئے اس سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا
ہاں۔ مگر اس میں اگر کچھ دیکھے تو اس کو دھو دے۔

۲۔ ابوداؤد ۱۴۸ {حدثنا محمد بن رافع نا یحییٰ بن آدم ثنا سفيان
عن قيس بن فهب عن رجل من بني سواقة بن عامر عن عائشة بنت
يحيى بن الزجل عن المساعة عن الماء قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يأخذ كفاً من ماء فيصيب على الماء ثم يأخذ كفاً
من ماء ثم يصيبه عليه -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت اور آدمی کے درمیان جو غلط
منیٰ گنتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلو سے پانی لے کر جس کپڑے
کو منیٰ لگی ہوئی اُس مقام پر ڈال دیتے پھر چلو بھرتے اور منیٰ کے کپڑے کے مقامِ نجاست پر پانی
ڈال دیتے۔

قرآن احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ بعد از فراغت مقام نجاست کو دھرمیتے اور پہلی حدیث میں آپ نے دھونے کا ارشاد بھی فرمایا۔ تم اگر دکھا دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز جماعت کپڑا منیٰ آرو تھا دھویا نہیں۔

پانچ لپے لٹو انعام لے لو

۳۴ ترمذی شریف ۱/۱۱۱ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو معاويةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْصَرَانَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو دھویا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منیٰ دھوتی جاتی تھی

نسائی شریف ۱/۱۱۱ { أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْخَبَرِيُّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْبُدُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَيَّ أَلْعَلُّوهُ وَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ لَفِي ثَوْبِهِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ مقام جنابت کو دھوتی کہ آپ نماز کی طرف تشریف لے جاتے اور بے شک پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۴۔ مسلم شریف رحمہ اللہ { حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال نا محمد بن بشر عن عمر بن میمون قال سألت حلیان بن یسار عن المنیٰ یصیب ثوب النبی اغتسله اَمْ یَغْتَسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ اَجَبْتُ یَحْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَغْتَسِلُ الْمَنَیَّ ثُمَّ یَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ فِی ذَٰلِكَ الثَّوْبِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى اَخِرِ الْغَسْلِ فِیْهِ -

عمر بن میمون نے کہا کہ میں نے سوال کیا۔ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے منیٰ کے متعلق جو آدمی کے کپڑے کو لگ جائے کیا اس کو دھوئے یا کپڑے کو دھوئے تو سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مقام منیٰ کو کپڑے سے دھوتے پھر نماز کے لئے اسی کپڑے میں تشریف لے جاتے اور میں دھونے کا نشان اس میں دیکھتی۔

۵۔ مسلم شریف رحمہ اللہ { وحدثنا ابو کامل المجالدی قال نا عبد الواحد بن زبید انا ابو کویب قال انا ابن المبارک و ابن ابی زائدہ کلہم عن عمرو بن میمون بهذا الاسناد اما ابن ابی زائدہ فحدثه شہ کَمَا قَالَ ابْنُ یَسْرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَغْتَسِلُ الْمَنَیَّ وَ اَمَّا ابْنُ الْمُبَارَکِ وَ عَبْدِ الْوَحِّدُ اِنُوَ اَحَدُ فِئْتِیْ حَدِیْثَہُمَا قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُہُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ -

ابن بشر نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منیٰ کے کپڑے کو دھوتے اور یحییٰ ابن مبارک اور عبد الواحد کی حدیثوں میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منیٰ کو دھوتی تھی۔

۶۔ بخاری شریف ۱/۳۴ {حدثنا عبد ان قال اننا عبد الله بن مبارك قال اننا عمار بن ميمون الجعفي عن سليمان بن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل الجنابة من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم فيخرجني الى الصلوة وان بقع الماء في ثوبه -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ جنابت کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا۔

۷۔ بخاری شریف ۱/۳۴ {حدثنا قتيبة قال ثنا يزيد قال ثنا عمار بن يسار قال سمعت عائشة ج وحدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمار بن ميمون عن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصب الثوب فقالت كنت اغسل من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرجني الى الصلوة واثروا الغسل في ثوبه بقع الماء -

سليمان بن يسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا منی کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے نکلتے اور دھوئے کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۸۔ بخاری شریف ۱/۳۴ {حدثنا موسى بن اسماعيل قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمار بن ميمون قال سمعت سليمان بن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم فيخرجني الى الصلوة واثروا الغسل في ثوبه بقع الماء -

الْحَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اغْتَسِلُهُ مِنْ ثَوْبٍ دَسُّوَلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَاشْتَوِ الْغُسْلُ فِيهِ لِقَمٌ الْغُسْلُ -

عمر بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے سیمان بن یاسر سے سنا جو کپڑے کو جنابت پہنچے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھرتی تھی پھر آپ نماز کے لئے نکلنے تو پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے کا نشان اس میں موجود ہوتا تھا۔

۹۔ بخاری شریف ۱/۲۶ {حدثنا عمار بن خالد قال ثنا زهير قال ثنا عمار بن ميمون بن مصلح عن سليمان بن يسار عن عائشة أنها كانت تغسل الثوب من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم آسأه فيه بقعة أو بقعاً - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھرتے پھر میں اس میں تری کا داغ دیکھتی۔

کیوں جناب! احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں صحیح صحاح کی آپ کے سامنے چین کر چکا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر منی کے کپڑے کو استعمال فرماتے تو ہمیشہ دھو کر استعمال فرماتے اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کپڑا اتار کر مے پیچے تو وہ بھی ہمیشہ آپ کے کپڑے سے جنابت کو دھرتی جس سے ثابت ہوا کہ اپنے منی کے کپڑے کو بغیر دھوئے استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی انشاء اللہ العزیز کسی حدیث صحیح سے آپ دکھا سکتے ہیں کہ اپنے بغیر دھوئے کپڑے کو استعمال فرمایا ہو۔

سوالی: بعض حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھیں اور زمین پر رگڑ دیتی تھیں۔

محمد عظیمؐ۔۔۔ اس نے تاکہ دھوئے میں وقت نہ ہو اور زناوت کا نشان اس وقت تک
اوپر سے خشک ہو جائے تو دھوئے میں آسماں ہو جاتی ہے اندر میں سے اس سے رگڑ دیتے
تاکہ اس کی حرارت دوسرے کپڑے کو پیدا نہ کرے باقی رہا کہ اپنے اس کپڑے ہوئے اور
رگڑے ہوئے کپڑے کو استعمال بھی فرمایا ہے یا نہیں؟ تو جیسا کہ منی سے پڑے کو دھو کر
تو ہلکہ بہن کو تشریف لے گئے ہم کسی حدیث صحیحہ سے دکھا دو کہ آپ نے کپڑے سے منی کو کھرچا
اور مٹی سے رگڑا پھر اس کو پہن کر نماز بھی پڑی آپ کا استعمال کرنا دکھا دیکھو آپ نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منی کا کپڑا انکار دیا اور آپ اس کو میٹھ دھوئی تھیں تم
دکھا دو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے مٹی کو کھرچا اور میں پر رگڑ کر آپ
کو لے دیا۔ تو آپ نے اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی ہو۔ اور آپ جنابت کے کپڑے کو اتار کر
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیوں دیتے دیے ہی پہنے رکھتے اور کھرچنے اور
رگڑنے کا کام خود ہی کر لیتے یہ کوئی عقل نہ تھا تو آپ کا منی کے کپڑے کو اتار کر حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دینا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی علامت ہے فقہ فکر
و تدبیر و یاد الی الہا۔

اور وَالشَّجْوَا جَعُورٌ پر حمل کے سنت مسخنے صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کیجئے
اور منی کے کپڑے کو پاک و صاف کہے اللہ کریم کی دعوتی سے مشرت ہو جائے اور
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ میں داخل ہو جائے۔
دوسرا جواب صحیح نے جو پیش فرمایا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔

۱۰۔ دارمی شریف ۱۱۰۳ { أخبرنا عبد الله بن صالح حدثني حذیف بن عقیل
عن ابن شهاب عن سهل بن سعد الساعدي عن عائشة رضي الله عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْغَنِيَّاءَ الَّتِي كَانُوا يَتَّقُونَ
بِهَا فِي قَوْلِهِ ائْتَاءَ مِنَ ائْتَاءِ رُحَصَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَصًا
فِيهَا فِي أَذَلِّ الْأَسْلَافِ ثُمَّ أَهْمَ يَا الْغَنِيَّاءُ بَعْدُ -

سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور پندرہ برس
کی عمر میں آپ سے حدیثیں سنیں اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اسی وقت
پندرہ برس کی تھی و فرمایا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی کہ جو ان آدمی جب ائْتَاءَ مِنَ ائْتَاءِ کی رخصتہ کا فتویٰ دیتے تھے یہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ائْتَاءَ مِنَ ائْتَاءِ کی رخصت شروع اسلام میں دیتے تھے پھر بعد میں آپ نے
دھرنے کا ارشاد فرما دیا۔

ثَلَاثَ عَشْرَةَ كَامِلَةً

بھلا یہ کرتا ہے کہ مرے ہوئے کتوں کے پانی اور حیضوں کے تھڑے ہوئے کپڑوں
کے پوڑ اور بول و براز کے گڑ کے پانی کو استعمال کر دے گے تو منی سے بڑھ کر تو ان کی پلیدی ہو جائے
گی تم بھی بچے ہو کہ اگر مرمت منی کو کپڑے سے کھرچ دیں اور زمین پر گر گویں تو مثل بر بھلا کے ایسے
پانی کے پاک کرنے سے تو اچھا ہی ہے۔

اب بتائیے کہ جس شتر کے لئے گڑ کا پانی غسل اور وضو اور کپڑوں کے لئے ہو غسل بھی ایسے
ہی پانی سے کیا ہو۔ کپڑے بھی اسی سے چھو ہوں۔ پھر طعف پر طعف ہو کہ بعد میں منی کے آثار بھی اس
میں موجود ہوں کیونکہ منی کو تم پاک سمجھتے ہو پھر وضو بھی اسی مخصوص پانی سے کیا ہوا ہو تو بھلا اس سے
غنا خدا کی ہوئی کیسے مقبول نہ ہوگی۔ سبحان اللہ تو منی کو پاک سمجھ کر جو غسل کر لیتے ہیں اور کپڑے سے

منی کر دھرتے نہیں اور گڑھے پانی سے غسل دھو کریں جس میں میض کے لٹھڑے ہوئے کپڑے بھی پڑے
 ہوں اور کچھ بٹے سرے پر سے بھی اس پانی میں پھیلے ہاتھ ہوں تو ایسے لوگوں کی اتنا میں یا صحت میں
 یا اس کی مساجد و مقامات پر نفاذ ادا کرنا مرئیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گناہ ہے ناجائز و افکار و
 فی قتلیہ و العجز فا جمد۔

وضو میں سیدھے ہاتھ دھونا

سائل: مولوی صاحب! بعض احباب وضو میں ہاتھ دھرتے وقت کہیں کی طرف سے
 پانی ڈال کر ہاتھ کی طرف سے لاتے ہیں۔
 ”محمد عمر“ پہلا جواب تو یہ ہے کہ ایسے مرت اہل سنت و جماعت کی مخالفت کی بنا پر کیا
 جاتا ہے۔ در نہ کھانا انگلیوں سے کھایا جائے استعمال میں پنجہ آئے تو پانی بھی پنجے کی طرف
 سے ہی جانا چاہیے۔

قرآنی فیصلہ

وَأَيُّدِيكُمْ إِلَى الْمَازِجِ اور دھو دھاپنے ہاتھوں کو کہیں تک تو فرما فرمائی
 إِلَى الْمَازِجِ ثابت کرتا ہے کہ ابتدا پانی بہانے کی پنجے سے شروع ہوتی ہے اور انتہا
 کہیں تک ہے اور جہاں ہاتھ کہیں کی طرف سے دھوئے وہ فرما فرمائی خداوندی کلام
 کرتا ہے۔

سائل: مولوی صاحب! یہ مسئلہ قرآن کریم سے ہی حل ہو گیا۔ باقی یہ مسئلہ وہ گیا کہ
 پاؤں کو دھونا فرض ہے یا سنت۔

مُحَمَّدٌ عَمْرٌ: قرآن مجید ہے جب فرائض میں شامل فرمایا ہے تو دھونا فرض ہی ہوگا اور چونکہ رب العزت نے اخیر میں پاؤں کا ذکر فرمایا ہے تو دھویا بھی اخیر میں ہی جائے گا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

مائدہ ۴- { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ -

اے ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو پہلے اپنے مونہوں کو دھو و اور اپنے ہاتھوں کو کہنیں تک اور اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو دھو و ٹخنوں تک۔

اس آیت کریمہ میں طہارت کا مکمل فریضہ مذکور ہے اس لئے صنف کا سوال ہی نہیں۔ تو پاؤں کا دھونا بھی فرض ہی ثابت ہوا باقی رہا کہ رب العزت نے وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ کا ذکر درمیان میں فرمایا تاکہ ترتیب وضو نہ بدل جائے چونکہ ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے کو بعد میں ذکر فرمایا اور آد جَلَّكُمُكَ عَطْفِ اَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ پر ہی ہوگا کیونکہ اَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ میں بھی اَيْدِيں کے دھونے کی حد مہفتین تک کی مقرر فرمادی ہے اور پاؤں کے دھونے کی حد بھی کہنیں تک فرمائی ہے۔ اگر وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ پر عطف ہوتا تو رجلیں کی حد بھی بیان کی جاتی کیونکہ سر کے مسح کی حد بھی مذکور نہیں ہے۔ تو رجلیں کی حد کہنیں تک مقرر فرمانا ارشاد خداوندی ثابت کر رہا ہے کہ یدین کو کہنیں تک دھونا فرض ہے تو رجلیں کو کہنیں تک بھی دھونا فرض ہے۔

اگر پاؤں کا مسح ہی ہو تو طہارت کا مکمل فریضہ میں بھی کمی لاحق ہو جائیگی۔ کیونکہ منہ

اور ہاتھوں کو دھونا فرض فرما دیا جس کا استعمال باالغیاست کم ہوتا ہے اور پاؤں جن کا گزرا چھتے برے مقام سے ہوتا ہے اس کا مسح فرض ہو جائے۔ تو طہارت کاملہ نہیں ہوگی بلکہ ناقصہ ہی ہوگی۔ کیونکہ اگر پاؤں کے دھونے کو سنت بنایا جائے تو سنت کے ترک سے فرضیہ ادا ہو جاتا ہے۔ لہذا فرمان خداوندی کے مطابق پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک فرض ہی ثابت ہوگا تا کہ طہارت کاملہ ہو جائے۔

سوال ”مروی صاحب بعض لوگ گردن کا مسح نہیں کرتے کہتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں بدعت ہے۔“

گروہ کا مسح بدعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے

”محمد بن عمر“ مجمع الزوائد ۱/۱۱۱ { وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَأَكْفَأَ عَلَى يَمِينِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ بِهَا عَلَى الْيَسَرِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ الْيُسْثَلَاثًا ثُمَّ غَسَّ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ بِهَا وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ حَيْثُ رُفِئَتْهُ رَأْسَهُ وَأَدْخَلَ خَنْصَرَةً فِي دَاخِلِ أُذُنِهِ يَبْلُغُ الْإِنَاءَ ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَهُ ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَهُ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن کا مسح کیا جس سے گردن کے مسح کا ثبوت ثابت ہوا۔ اب تمہارے بڑے امام کی زبانی عرض کرتا ہوں۔

سئل الاوطار ۱/۱۱۱ { عَنْ يثْرِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
مُصَنَّفٌ خُرَّكَانِي } أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُحُ

رأسه حتى بلغ القذال وما يليه من مقدم العنق (رواه احمد)

معروف اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر کا مسح کرتے تھے کہ گدی تک پہنچتے اور جگردن کے اگلے حصے سے ملتے۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ { دروی القاسم بن سلام فی کتاب الطہور عن عبد الرحمن بن مہدی عن المسعودی عن القاسم بن عبد الرحمن عن موسیٰ بن طلحۃ قال (من مسح قفاه مع راسہ و فی الغل یوم القیمۃ) موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ ہی گدی کا مسح کیا اس نے قیامت کے دن زنجیروں سے گروں کو بچا لیا۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ { و اخرج ابو نعیم فی تاریخ اصہمان قال حدثنا محمد بن احمد حدثنا عبد الرحمن بن داود حدثنا عثمان بن خوزاذ حدثنا عماد بن محمد بن الحسن حدثنا محمد بن عمرو و الانصاری عن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ کان اذا تروضا مسح عنقه و یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تروضا مسح عنقه لم یخل بالاعمال

يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (والانصارى هذا رواه)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب وضو کرتے اپنی گردن کا مسح کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گلے میں زنجیر نہ ڈالا جائیگا۔ (ابن قیم نے کہا ہے کہ انصار کا فضل آدمی ہے، لیکن واقعہ کی حقیقت بیان نہیں کی اس لئے یہ ابن قیم کی زیادتی معلوم ہوتی ہے پھر آگے گردن کے مسح کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

نیل الاوطار ۱۸۰ { قال الحافظ قترب جواز رواه ابو الحسن ابن فارس باسنادہ عن فلیح بن سلیمان عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ قال من توضأ مسح بیدہ علی عنقہ وثی الخ یوم القیمۃ وقال ان شاء اللہ هذا حدیث صحیح

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گردن میں زنجیر سے بچ گیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اب لو تہاے بڑے امام نے گردن کے مسح کی حدیث کو مفصل بیان کر کے تسلیم کیا اور تہارادبعت کہنا غلط ثابت ہوا اور ان احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر سے گردن کا مسح ثابت ہے حدیث ضعیف بھی ہوا مستحب سے خالی نہیں اور جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی جوشیں مختلف سندوں سے مذکور ہوں پھر بھی جو مسلمان حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والا پس پیش کہے تو وہ بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن لوہے کی زنجیروں سے اس کی گردن جکڑی ہوگی اور جو وضو میں بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں

سے گردن کا مسح کرتا ہے وہ قیامت میں زنجیروں سے نجات پائے گا۔ ہمارا کام کہ دینا ہے
یارو۔ تم آگے چاہے مافریاد مانو۔

سوال ”مولوی صاحب ہمارے مذہب میں تو انسان کا خون نکل آئے وضو فاسد نہیں
ہوتا اس کے متعلق بھی روشنی ڈالیں۔“

خون سے وضو کا فاسد ہونا

مجمع الزوائد ۱/۱۱۱ { عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذ امر عفا احدكم في صلوة فليتنصرت فليغسل عنقه الدهر
ثم يحد وضوءه }

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جب تمہارے کسی ایک کی نماز میں تکبیر پھوٹے تو چاہئے کہ نماز سے پھر جائے پھر
خون اپنے سے دھوئے پھر چلیجیے کہ اپنے وضو کو دھوئے

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ
(۱) بدن انسان سے خون بہے تو اس کو دھوئے۔

(۲) وضو بھی فاسد ہو جاتا ہے دوبارہ وضو بنائے۔

اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی حدیث ہو کہ خون بہنے سے وضو فاسد نہیں
ہوتا تو دکھا دو ورنہ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَا تَقْتُلُوْا النَّارَ الْاٰتِيْةَ وَ
تَوَدُّ هَآ اِنَّهَا نَارٌ وَّالْحَجَارَةُ اَعْدَدَتْ لِّلْكَافِرِيْنَ ۔

معلوم ہوتا ہے کہ پلیدی کی طرت تمہاری رغبت زیادہ ہے۔ پانی کا معاملہ آیا تو تم نے۔

پیدہ کی کو پسند فرمایا۔ لباس پاک کرنے کا معاملہ آیا تو تم نے خلافت کو پسند کیا اب جو وضو کا معاملہ شروع ہوا تو بھی تم نے گندگی کو ہی پسند کیا۔ طہارت کی طرف تم رغبت نہیں کرتے طہیات اشیاء کو پسند کرو گے تو طہیہ میں شامل ہو جاؤ گے اگر جنسِ اشیاء مرغوب ہوں گی تو جنسِ اشیاء میں شریعت لانی ہے۔

اذان میں انگوٹھے چومنا

وروی عن النضر بن الربیع عن ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اُسْتَمِعَ الْاَذَانَ قَبْلَ طَهَرِ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ بِهَمَا عَلَيْهِ قَالَ لَهُ دَسَّوْا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا عِشْيَیْ فَعَلْتُ هَذَا قَالَ تَبْتَئِنَا بِاَسْمِکَ
الْکَرِیْمِ قَالَ عَلَیْهِ اَسْلَامٌ حَسَنَتُهُ کَمَنْ عَمِلَ بِهِ فَقَدْ اَمِنَ مِنَ
الرَّوْمِ -

اور بیان کیا گیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سنی اور دو لڑائیوں کے
کے ناغوں کو چوما اور دونوں انگوٹھوں کو اپنی دو لڑائیوں پر ملا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تم نے یہ کیوں کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا حضور آپ کے اسمِ کریم کی برکت حاصل کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا کام ہے پھر جس شخص نے اس پر عمل کیا تو ضرور انگوٹھ کی تکلیف سے وہ
بے خوف ہوگا۔

طحاوی شریف ۱۲۲ { ذَكَرَ الْقِمَاتَانِ مِنَ كَسْبِ الْعِبَادِ اَنَّهُ
يَنْحَبِّ اَنْ يَقْرَأَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ

مِنْ اسْتَهَادَتَيْنِ لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَعِنْدَ سَبَاحِ الشَّائِئَةِ تَرْتُ عَيْنِي بِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلْهُمَّ مَتِّعْنِي بِاِسْمِهِ وَالْبَصْرِ لَعْدٍ وَضَحِ
اَبْهَامَتِي عَلَى عَيْنَيَّ فَاِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ
لَهُ مَقَامٌ فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ التَّيْلَقِي فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ
اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَرَّ فَوْعًا مِنْ سَمِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ اَمَلَتِي
اَلتَّابَتَيْنِ لَعْدٍ لَقَبِيلِهَا عِنْدَ قَوْلِ التَّوْذُنِ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُوْلُهُ مَا ضَيَّعْتُ يَا اَللَّهُ رَبَّا دِيَا الْاِسْلَامِ دِيْنَا وَبِحُكْمِهِ
نَبِيًّا حَلَّتْ سَفَاغَتِي وَكَذَلِكَ اُرْوِي عَنِ الْخِطْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَبِمِثْلِهِ يُعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ -

دقیہانی نے کنز العبادے ذکر کیا ہے کہ مستحب ہے کہ اشہدان محمد رسول اللہ
جب مؤذن پہلی دفعہ کہے تو دُسنے والا کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
اور دوسری دفعہ اشہدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت دُسنے والا کہے تَرْتُ
عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلْهُمَّ مَتِّعْنِي بِاِسْمِهِ وَالْبَصْرِ اُپنے
دونوں آنکھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھ کر یہ پڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت
میں اس کے قائد ہونگے۔ اور دوسری نے فردوس میں ذکر کیا ہے ابو بکرؓ کی حدیث ہے
مرفوعاً دونوں ہاتھوں کی دونوں انگلیوں کے پوروں کا بوسہ کرے کہ آنکھوں
پر طامزن کے اشہدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت۔ اور کہے اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ اَنْبِيًّا تُو اُس کو میری شاعت لازمی ہوئی اور اسی طرح خضر
علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے اور اسی طرح فضائل میں عمل کیا جاتا ہے،

روالمختار شامی ۱/۳۳ { (متمم) يَتَحَبَّبُ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ
الْاَوَّلَى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الشَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةٌ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِاِسْمِكَ وَالبَصْرِ بَعْدَ وَضْعِ ظَفَرِيْ
اَلَا يَبْقَا مَيِّنَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُوْنُ قَائِدًا
لِّهٖ اِلَى الْجَنَّةِ -

مستحب ہے یہ کہ کہا جائے موزن کے کلمہ شہادت اشہد ان محمد رسول اللہ
کہنے کے وقت صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسرے کلمہ شہادت کے
وقت کہے قُرَّةٌ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ
بِاِسْمِكَ وَالبَصْرِ دُونِ اَمْکُھوں پر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں
کے ناخنوں کو رکھنے کے بعد اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت
کی طرف اُس کے قائد ہوں گے۔

کیوں جی نام کے حنفی کہلانے والو اگر حنفی ہو تو اس پر عمل کر کے اپنی خفیت
کو قہم دور و حقیقت کہلانے چھوڑ دو کیونکہ جو فقہا کو سمجھ آئی ہے وہ تمہیں
نہیں آئی۔

موضوعات ملا علی قاریؒ ۶۴ { قُلْتُ وَإِذَا ابْتَدَتْ دَفْعُهُ

إِلَى الصَّدِّيقِ نِكَفَى الْعَمَلُ بِهِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
بِسُنَّتِي وَسُنَّتِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ -

حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں :- میں کہتا ہوں کہ یہ عمل (جب صلیق
الکبر تک مرفوع ثابت ہوا تو اس کے ساتھ عمل دانگوٹھے چومنے کا ہکا فی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین
کی سنت لازمی ہے -

تذکرۃ الموضوعات سید تکران { ۳۴ } وَحِكَايَ عَنِ الْبَعْضِ مَنِ صَلَّى
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ ذِكْرَهُ فِي الْأَذَانِ وَجَمَعَ أَصْبَعَيْهِ الْمُسَجَّهَ فَلَا يُلَاحِظُ
كَمَّهَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ لَمْ يَزِدْهُ أَبَدًا وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ وَسَمِعَ
عَنِ الْبَعْضِ الشَّيْخِ أَنَّهُ يَقُولُ عِنْدَ مَا يَسْمَعُ عَيْنَيْهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا حَبِيبَ قَلْبِي يَا نُورَ بَصَرِي وَيَا نُورَةَ
عَيْنِي قَالَ وَمَذَّ فَعَلَّتْ لَمْ تَزِدْهُ عَيْنِي وَفَدَّجَتِ كُلَّ مِنْهُمْ
ذَالِكَ وَرَدَى الْحَنَنْ مِثْلَ مَا رَوَى عَنِ الْحُضُرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يُعْنِيهِ اِنْتَهَى -

بعض سے بیان کیا گیا ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دو پڑھا
جب آپ کا ذکر اس نے اذان میں سنا اور اپنی دو دو سم انگلیوں کو اور انگوٹھے
کو اکٹھا کیا اور ان کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی -
اور ابن صالح نے کہا اور بعض بزرگوں سے بھی سنا ہے کہ اپنی دو دو آنکھوں کو

طے وقت کہے صلی اللہ علیہ وسلم یا سَتِيدِي يَا دَسْتُولِ اللّٰهُ يَاجَبِيْتُ قَلْبِي
يَا مُنَدِّ بَصُوْعًا يَا قَتْدَةَ عَيْنِي قَرَأَپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے
میری آنکھیں نہیں دکھیں اور یہ تمام بزرگوں کا تجربہ ہے۔ اور حضرت حنّٰ نے بھی دیتا
کیا ہے بعینہ جیسا کہ خضر علیہ السلام سے مروی ہے۔ (نقطہ)

انجیل برنباس ۶۷
مر جا ہے تجھ کو اسے میرے بند سے آدم اور میں
جھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے
پیدا کیا۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے جو کہ اس وقت کے بہت
سے سال بعد دنیا میں آئے گا اور وہ میرا ایا رسول ہو گا کہ اُس کے لئے میں نے سبچوں
کو پیدا کیا ہے۔ وہ رسول کہ جب آئے گا وہ دنیا کو ایک روشنی بخشے گا۔ یہ وہ نبی ہے
کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی
کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں۔ پس آدم علیہ السلام نے بہت یہ کہا کہ اے پروردگار
تو میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما۔ نبی اللہ نے پہلے انسان کو یہ
تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ دیکھنے کے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر
یہ عبادت لا الہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ۔
تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پوری محنت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں
آنکھوں سے ملا یا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام مومنین پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں

نماز کی فرضیت

نہار ۱۵ { اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى النَّاسِ مِیْنًا کِتَابًا مَّوْثُوۡتًا۔

بلاشبک نماز ایمانداروں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

اس آیت کریمہ سے نماز کی فرضیت ثابت ہوئی اور وقت مقررہ پر نماز پڑھنے کی بھی تاکید

پانچ نمازوں کی فرضیت کی حدیث شریف قدسی

تاریخ ابن عساکر دودید بن نافع من اهل دمشق ویقال من اهل حص

حدث من ابی صالح السمان وعطاء بن ابی رباح ۲۴۹

وعروة بن الزبير وغيرهم وروی عنه الليث وغيره و

اسند الحافظ وابن زنجويه اليه عن ابی قتادة بن ربعي ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى اِنِّي فَرَضْتُ

عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلٰوةٍ وَعَهَدْتُ عِنْدِي عَهْدًا اَنْتُمْ مِّنْ حَافِظِي

عَلَيْهِنَّ لِيَوْمِيَهِنَّ اَوْ حَلَّتْهُ الْبَحْثَةُ فَيُعْهِدِي وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهِنَّ

فلا عہد لہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے نیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں امید میں نے پکا وعدہ کر دیا ہے کہ جس شخص نے پانچ نمازوں کو حفاظت سے پرا کیا اس کو میں اپنے وعدے کے مطابق جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس شخص نے پانچ نمازوں کی حفاظت نہیں کی اس سے میرا کوئی وعدہ نہیں۔

انہوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید

طہ ۱۶ { وَامَّا اَهْلُكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔
اپنے اہل کو بھی نماز کا ارشاد فرمائیے اور قائم رکھیے۔

سوال :- مروی صاحب پانچ نمازیں تو صرف تمہارے مرویوں کی بنائی ہوئی ہیں قرآن میں کہیں ذکر نہیں صرف دو نمازوں کا ذکر ہے۔

محمد عمر: قرآن کریم انسانی عبادہ و اصطلاح کے موافق رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے اے انسانی عبادہ ہے۔ کہ عموماً ہر چیز کو اس کی ہیت قضائے کی مناسبت پر ہی چیز کا نام پکارا جاتا ہے۔ ثابت ہو جائے کہ درجہ صفت بھی اس شے کی عجیب و اعلیٰ ہے۔ امدائی کو زیادہ محبوب ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے بھی انسانی عبادہ کے مطابق کلمات استعمال فرمائے ہیں مثلاً مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاند اور سورج ہوئے تشریف فرمائیے تو رب العزت کو ادا پسند آئی اس صفت سے آپ کو یاد فرمایا یا اٰیہا الْمُرْسَلُ سلا کے معنی بلندی کے ہیں اس لئے رب العزت نے اس کو سلا سے یاد فرمایا۔ اس کے معنی محبت کے ہوتے ہیں انسانی کے ساتھ رب العزت کو محبت ہوئی اس لئے اپنے بندے کو انسان سے یاد فرمایا۔ علیٰ ذلٰلۃ القیاس

نماز میں تسبیح و تحمید پڑھی جاتی ہے۔ یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بھی اس لئے نماز کا خطاب اپنے کلام پاک میں تسبیح و تحمید سے ہی فرمایا یعنی تحمید و تسبیح کو صلوٰۃ کا مترادف بنایا گیا۔ جیسا کہ فرمایا کُنْتُمْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تَبِیْحُ بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ دونوں کا ذکر ایک ہی جملہ میں فرمادیا۔

نماز فجر اور عشاء کا اصطلاحی ذکر

مومن ۲۴} وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ۔
 اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔
 آل عمران ۴۱} وَ سَبِّحْ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ۔
 اور تسبیح بیان فرمائیے عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔

دوسری دلیل حافظوں اَعْلٰی الصَّلٰوۃِ وَ الصَّلٰوۃِ اَنْتُمْ سَعٰی اس آیت کریمہ میں بھی صلوٰۃ جمع ہے۔ ثابت ہوا کہ دو نمازوں کا عقیدہ رکھنے والا مکلف قرآن ہے نمازیں دو سے زائد ہیں۔ اگر دو ہی ہر قیں تو صلوٰۃ تین ارشاد ہوتا۔ صلوٰۃ لفظ جمع استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ دعائیں دو سے زائد نمازوں کو ثابت کرتی ہیں۔ پھر اگر تم خداوندی اصطلاح تسبیح و تحمید کا انکار کرو تو تم مقصد خداوندی کے مخالف ثابت ہو گئے۔ اور اگر صراحت کے ہی خواہاں ہو تو رب العزت نے ایسے مکلفین کے لئے بھی حکم صریح سے پانچ نمازیں ارشاد فرمادیں۔

صریحی حکم پانچ نمازوں کے قیام

صود ۱۲ ﴿ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَذُلْعًا مِّنَ اللَّيْلِ -

آپ نماز قائم فرمائیے دلی کے دونوں طرفوں میں اور رات کے حصوں میں۔

(۱) اَقِمِ الصَّلَاةَ امر سے قیام نماز کی فرضیت ثابت فرمادی کیونکہ اَقِمْ صید امر ہے۔

جن اوقات میں فریضہ نماز ادا کرنی ہے

صبح و مغرب میں فرضیت نماز

(۲) طَرَفِي النَّهَارِ دلی کی دونوں طرفوں کے وقت دن کی ایک طرف کی جنت

قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ دن کی دوسری طرف مغرب کے وقت کی جس میں نماز مغرب فرض ثابت ہوئی۔ وہ طَرَفِي النَّهَارِ سے واضح ہے

وقت عشاء کی فرضیت

(۳) وَذُلْعًا مِّنَ اللَّيْلِ کچھ حصوں رات سے رات کا کچھ حصہ جانے کی نماز عشاء کی

فرضیت ثابت کرتی ہے جس کی تائید فرمان خداوندی۔

روم ۲۴ ﴿ وَعِشْيَا سے ذُلْعًا مِّنَ اللَّيْلِ کے وقت کا فقر رادعِ عِشْيَا سے نماز عشاء

کا نام مقرر فرمادیا کہ جو کچھ حقے رات گزے نماز فرض ادا کی جاتی ہے جس کا نام وقت عشاء ہے۔

تو جو شخص غبار کی نماز کا منکر ہے وہ قرآن کے حکم فرضی کا منکر ہے تو تین نمازوں کو قائم رکھے
لا کا صریح حکم فرمایا اور قیام نماز کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ نماز کو تمام عمر ان اوقات میں قائم
رکھنا ہے جب یہ اوقات پائے جائیں تو نمازیں تم پر فرض ہیں یہ نہیں کہ صرف ایک ہی وضو ایک
دن میں پڑھ لیں تو فرضیت ادا ہو گئی بلکہ ہر روز ان اوقات میں نمازوں کو قائم کرنا فرض ہے
دوسرا یہ کہ نماز کو کھڑے ہو کر ادا کرنا فرض ہے، الا من عذر۔

ظہر مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے

بنی اسرائیل ۱۵ { اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ
وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝

اور نماز قائم فرمائیے سورج ڈھلنے کے وقت رات کے اندھیرے ہونے
تک۔ اور نماز قائم فرمائیے۔ فجر کے وقت قرآن زیادہ پڑھیے۔ کیونکہ وقت فجر
کی نماز میں قرآن پڑھنا خداوند کی حاضری ہے۔

اس آیت کریمہ اَقِمِ الصَّلَاةَ سے نماز قائم کرنے کی ان مذکورہ اوقات میں فرضیت ثابت
ہوئی۔ جن اوقات منقرہ میں نماز پڑھنی فرض ہے۔

۱۱، اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ

نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔ اس آیت کریمہ سے ظہر کی نماز کو قائم رکھنا
فرض ثابت ہوا۔

تو اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد اگر کوئی شخص سورج ڈھلنے کے وقت نماز نہیں
پڑھتا تو وہ اس آیت کریمہ کا حامل نہیں اور مکتب قرآن ہے۔ اور اس کی تائید دوسری آیت

سے فرمائی۔

ظہر کی نماز کی تشریح

روم ۲۴ { وَحِينَ تَظْهَرُونَ -

اور ظہر کے وقت بھی رب کی تسبیح بیان کرو لِيَذُوقَ الشَّمْسِ کے وقت کا نام ظہر معروض فرمادیا۔ نماز کو قائم کر کے اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کا ارشاد فرما کر ظہر کی نماز میں تسبیح و تحمید کے فرض فرمادی اب ظہر کے وقت نماز کا منکر منکر قرآن کریم ثابت ہوتا۔ جو ان مفلح آیات قرآنیہ سے ظہر کی فضیلت ثابت ہوئی اور ظہر کی نماز کے تارک کو اتنا ہی غاب ہو گا۔ جتنا صبح کی نماز کے تارک کو۔

فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم

(۲) اِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ نماز قائم کرو رات اندھیرے ہونے کے وقت۔

رات کا جب اندھیرا شروع ہوتا ہے اس وقت پر بھی اَخْبِرِ الصَّلَاةَ کا حکم اہل دہرہ ہوتا ہے اور غَسَقِ اللَّيْلِ مغرب کی نماز کو قائم کرنا میں تسبیح و تحمید آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا اور طہ ۱۶ اِنَّ الشَّامِیَہَ کے ایک جزو کی تشریح ہے اس کا نام مغرب ہے اور پھر تیسری تائید تقرر وقت کی۔

روم ۲۴ { فَصَلُّوا لِلّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ سے فرمائی کہ یہ صلۃ مسابغی مغرب کی نماز فرض ہے اور چوتھی تائید۔

طہ ۱۶ { وَ اَطِئَا اَتَّ الشَّامِیَہَ سے اس نماز کی تائید فرمائی۔ مغرب کی نماز

کے متعلق چار حکموں سے تائید الہی کے حکم جاری کرنے سے بھی اگر مغرب کی نماز کا کوئی شخص ناکار کرے تو حکم خداوندی کا صاف منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کذاب قرآن ہے۔

نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے

(۳) وَقُرْآنَ الْفَجْرِ۔ اور نماز قائم کرو فجر کے وقت قرآن پڑھ کر

اس کا تعلق بھی اِقْبِ الصَّلَاةَ کے ساتھ ثابت ہوا جس کا یہ مطلب واضح ہے کہ اِقْبِ الصَّلَاةَ نماز قائم فرمائیے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ فجر کے وقت قرآن پڑھ کر فجر کے وقت کی تخصیص قرآن پڑھنے کے ساتھ اس لئے فرمائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ قرآن نماز کا رکن ہے دوسرا اس لئے کہ فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھا فرمانا الہی کے حکم کو بجا لانا ہے اور پھر ساتھ اس وقت میں زیادہ قرآن مجید پڑھنے کا سبب خود فرمادیا کہ اے نمازیو! میں تمہیں اس لئے اس وقت میں قرآن پڑھنا زیادہ بتا رہا ہوں کہ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا فجر کی نماز میں قرآن پڑھنے سے دوبارہ الہی میں حاضری منظور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت مشہود ہے حاضری کا ہے۔ سب ملائکہ مقربین دوبارہ خداوندی میں فجر کے وقت حاضر ہوتے ہیں اور ان کی حاضری سچ ہوتی ہے۔ یہ فجر کے وقت سات دن کے ملائکہ ڈیوٹی سے بدلنے والے بدلنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تم بھی اس وقت میں حاضر ہو جاؤ اور نماز کو قائم کرو تاکہ تمہاری ڈیوٹی عبادت میں ان مقربین کے ساتھ درج ہو جائے اور اس کی دوسری تائیدی ۱۶ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سَوِّجَ چڑھنے سے پہلے سب کریم کی تسبیح بیان کر دے ہوئی اور تیسری تائیدی طہ ۱۶ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ پھر چوتھی تائیدی هُوْد ۱۶ طَهَّرْ فِي الْغَايَةِ کے جزو سے فرمائی۔ پانچویں تائیدی اَطْرَافِ النَّهَارِ سے فرمائی

۲۴ ذی الحجہ سے فرمائی۔ پھر ساتویں تا یثرب مزید آل عمران ۳۰
ذی الحجہ سے فرمائی۔ آٹھویں تا یثرب میں اس کے وقت کا نام موسم الحج تھی۔ تیسریں
جب تم صبح کو تہے ہو سے عیوں کے لئے نام کو واضح معرور فرمایا۔ اور الفجر سے فجر کی قسم
کھا کر بیت العزت نے نماز فجر کی شان کو دوبالا فرما دیا۔

اس فجر کی نماز کے قیام کی فرضیت کا ذکر فرما کر رب العزت نے مختلف طرق سے اس
بار تائیدات پیش فرمائیں اب اگر اس کا کوئی شخص انکار کرے تو منکر قرآن کریم ہے۔

اس ایک آیت کریمہ الہیہ سے تین نمازوں کا یکساں حکم ہوا۔ فجر کی فضیلت زیادہ فرمائی۔
کیونکہ اس وقت کی فضیلت زیادہ ہے۔ اور اس وقت میں نماز پڑھنا فرض پر زیادہ مشکل ہے
لیکن ظہر کو فجر پر مقدم فرمایا ثابت کرتا ہے کہ ظہر کے حکم پر پیدا ہونے تھے۔ اس کے بعد
مغرب کی نماز کا بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ حکم الہی کو تسلیم کرتے ہوئے فجر کی نماز ادا
کرتے ہو تو ظہر کے نماز کی فرضیت کے حکم کو بھی مقدم سمجھو۔ فجر کی نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز
کو فراموش نہ کریں۔ ایک ہی آیت میں تینوں کا ذکر فرما دیا۔ اور ظہر کی نماز کی تائید مقدم فرمائی۔
اب مقدم کے حکم کو چھوڑ کر اگر کوئی شخص مؤخر کے حکم کو ادا کرے تو وہ قرآن پر سے کام کو ثابت
ہوگا۔

نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے

عصر کا وقت بھی چونکہ رب العزت کو زیادہ محبوب تھا اس وقت کی قسم کھائی وَالْحَصُور سے تاکہ
ثابت ہو جائے کہ اگر کوئی شخص پیار سے وقت میں پیار سے کی بائیں کرے گا تو وہ بھی
میرے پیاروں میں شمار ہوگا۔ اس لئے عصر کو خصوصاً تاکید سے بیان فرمایا۔

بقرہ ۲۳۹ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ صلوٰۃ کا لفظ جمع فرما کر کسی نماز میں پڑھنے کا ثبوت دیا اور حافظو اعلیٰ الصلوٰۃ تمام نمازوں کی نگہبانی کرو سے بندے کو خبردار کیا کہ خبردار تمام نمازوں سے کسی نماز کی بھی سستی نہ کرنا سب نمازوں کو حفاظت سے ادا کرنا۔ اور جو ہمیں کسی ایک نماز سے روکے گا تو تم میرے حکم حافظو اعلیٰ الصلوٰۃ کو یاد کر لینا مانع کی اقتدا میں کہیں میری نماز ترک کر دینا اور نماز عصر میں قیام خداوند کریم کے دوہر و فرماں بڑاری سے ہو۔

پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے

مائدہ ۱۱۴ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾

اور کوئی بات نہیں شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوت، بغض، شراب اور جئے کے ذریعے ڈال دے۔ اور شیطان تمہیں اللہ کے ذکر سے روکے گا۔ اور نماز سے روکے گا کیا تم رک جاؤ گے؟

اگر تم شیطان کی اتباع میں پانچوں نمازوں سے کسی نماز کو ترک کر دو گے تو وہ قبرستان خداوندی متبع شیطان ہے اب فیصلہ تم پر ہے کہ پانچوں نمازیں ادا کر کے خداوند کریم کی اطاعت میں مطیع اللہ و مطیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جاؤ۔ یا پانچوں زنیفہ نمازوں سے کسی کو ترک کر کے مطیع شیطان کہلاؤ۔

توبہ العزۃ نے حافظو اعلیٰ الصلوٰۃ سے تمام نمازوں کی تاکید فرما کر تمام

نمازوں کی گنجبانی کا دشاؤ فرمایا بعد ازاں وَالصَّلَاةِ اَلْمَوْسُطٰی کا خصصر صی تقرر فرمایا کہ تم نماز وسطیٰ کی خصصر صاحت کر۔ پانچویں نماز اور اس کے وقت کا تعین خصصر صی فرمایا۔ رب العزت کو معدوم تھا کہ عصر کی نماز کے منکیرین پیدا ہو جائیں گے اس لئے اس لئے اس نے اس کو نماز وسطیٰ سے نوازا تاکہ اس کی تاکید علیحدہ خصوصیت سے ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ اس نماز کے قبل وبعد اور نمازیں بھی ہیں اور اس کی دوسری تائید طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا سے فرمائی اور فرمایا رَبِّتَمَّ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا اور تیسری تائید مزید صبح اور ظہر پہلے اور مغرب و عشا بعد میں قَبْلَ الْغُروب سے فرمائی۔ فرمایا۔

ق ۱۶ قَسَبَتْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُروب اور تبیج بیان کرو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے تران چار آیات فرقانید سے نماز عصر کی فرضیت ثابت ہوئی۔ ادا اگر اب کوئی انکار کرے تو ایسا ہے جیسا کہ جس نے صبح کی نماز کا انکار کر دیا تو عصر کی تائیدی نماز کا تارک خداوند کریم کے نزدیک پرے قرآن کا ادا تمام نمازوں کا تارک ہے۔ سوال: مولوی صاحب نماز کے قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے چڑھنے کا حکم نہیں۔

محمد عمر: سبحان اللہ خداوند کریم نے اگر نماز کے قیام کا حکم فرمایا ہے تو ہم بھی نماز کو قائم کرنے ہیں۔ کھڑے ہو کر شروع کرتے ہیں اور اصطلاح بھی قرآنی ہی استعمال کی جاتی ہے۔ اور جب کسی کو نماز کے متعلق دریافت کرنا مطلوب ہو تا ہے خود بھی یہی کہتا ہے کہ نماز کھڑی ہو گئی۔ یہ نہیں سوال کیا جاتا کہ پڑھی جا رہی ہے؟ اور دوسری دلیل جب نماز کے لئے بکیر پڑھی جاتی ہے تو بکیر میں نہیں کہا جاتا کہ نماز چڑھنے لگے ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ نماز کھڑے ہو کر شروع کی جاتی ہے۔ اس لئے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا جاتا ہے اور تیسری درجہ ہے کہ فرمانِ خداوندی اَتِمُّوا الصَّلَاةَ کی ادائیگی ثابت ہو جائے اور جب نماز کا قیام ہوتا ہے تو اس میں قرآن کھڑے ہو کر ہی پڑھا جاتا ہے۔ رکوع و سجود میں تو محض تسبیحیں ہی ہیں۔ یہ الفاظ جو ہمیں جنگ گھوٹنے والے بتاتے ہیں یہ صرف خدا کے حکم کے چر ہیں۔ قبرِ احدِ حشر میں ضرور گرفتار ہوں گے کیونکہ نمازوں کے منکرین کا مرتبہ ایک ہی حکم سے انکار نہیں پانچ احکام کا ایک دن میں انکار ہے اور ہر ایک نماز کے متعلق آٹھ دس دس دفعہ تائیدی نازل ہوئیں تو پانچ نمازوں کا منکر خداوندی پچاس حکموں کا منکر ظاہر ہوا۔ جو شخص ایک دن میں خداوندی پچاس حکموں کا انکاری ہے تو ایسے شخص کی عمر کا اندازہ خود کر و کر خداوند کی فرمانبرداری میں گزری یا عمر ہی برباد کر بیٹھا اور یہ اتباع کس کی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پانچوں نمازوں کے قیام کی تائید آیاتِ فرقانیہ اَتِمُّوا الصَّلَاةَ سے فرما کر ارشاد فرمایا کہ قیام نماز کے بعد پھر پڑھنا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے اوقات کے نام سے لے کر اس میں جو پڑھا جاتا ہے فرمایا کہ نمازوں کے اوقات کی تائید بھی ہو جائے اور جو ان میں پڑھا جاتا ہے مسلمانوں کو اس کا علم بھی ہو جائے۔

قیام نماز کے ابتدا میں پڑھا جائے

چار نمازوں میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

{ ۱۱ روم ۳۱ } فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ

فِي الْمَسْمُوتِ وَالْأَوْصِي وَعِشْيَا وَحِينَ تَظْهَرُونَ -
 اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا ہے (یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنا ہے،
 جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ اور اسی کے لئے حمد
 ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور عشا کے وقت کی نماز میں بھی اور ظہر کی نماز
 میں تسبیح و تحمید پڑھے۔

اس آیت سے شام صبح عشا اور ظہر کی نماز کا ثبوت ملتا اور ان چار
 نمازوں میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اور الحمد اللہ پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

صبح وعشا کو سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی

(۲) مومن ۲۴ { وَبِشَمْحٍ بِحَمْدِ رَبِّكَ يَا عِشْيَا وَالْأَبْكَارِ -
 اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشا اور صبح کے وقت
 اس آیت کریمہ میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنے
 اور الحمد للہ رب العالمین پر اقام نماز میں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

صبح عصر اور مغرب وعشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

اور الْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا

(۳) ق ۲۴ { وَبِشَمْحٍ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ مَطْلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
 الْغُرُوبِ وَمِنْ أَيْلٍ فَسَبِّحْهُ

اور تسبیح بیان فرمائیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج چڑھنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور بعض جیسے رات سے بھی۔ اسی کی تسبیح بیان فرمائیے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے سُبْحَانَکَ اَللّٰہم اور الحمد للہ چار نمازوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں بھی سُبْحَانَکَ اَللّٰہم مع الحمد للہ رب العالمین پورا پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ اوقات نماز کی تائید بھی ہو گئی۔ اور اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کی تائید بھی ہو گئی۔ اور سُبْحَانَکَ سے اشارہ سُبْحَانَکَ اَللّٰہم کی طرف ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور بِحَمْدِکَ رَبِّکَ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سورۃ کی طرف رغبت دلائی گئی ہے وہ بھی قرآن میں مذکور۔ تو خداوند کریم نے قرآنی اصطلاح سے قیام کے بعد۔

پانچوں نمازوں میں سُبْحَانَکَ اَللّٰہم وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کا قرآن پڑھنے

کا ارشاد فرمایا

(۴) طہ ۱۱۱ { فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِہَا وَمِنْ اَنَاءِ الْیَلِ قَبْلَہَا وَ اٰطَرَاتِ النَّہَارِ اَلْعَلَّکَ سُرُحٰتِی

جو یہ لوگ آپ کے خلاف کہتے ہیں آپ صبر فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح بیان فرمائیے سُبْحَانَکَ اَللّٰہم پڑھنے سے اپنے رب کی

جموع کے ساتھ یعنی جمع الحمد للہ قرآنی کے صبح کی نماز میں مصر کی نماز میں اور
اَنَّا بِہِ الْاَسْبَلِ میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں یعنی شام و عشا میں بھی اساطرات
نہاد کی نماز میں بھی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قرآنی پڑھیے۔
اطراف جمع فرمادی جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے تو اطراف
نہاد فرماتے صبح کی ایک طرف شام کی دوسری طرف دن ڈھلنے کی تیسری طرف
ثابت ہو گئی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نمازوں میں بھی جب تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رضائے ہو منظور نہیں۔ اور منکرین احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عاذین
لَعَلَّہُمْ تَرْوَعْنِیْ فرمان خداوندی مقام عبرت ہے۔

(۵) اَلْاٰی اَعْمٰلَانِ ۙ اَمْ وَ سَیْتُمْ بِاَلْعِشَیْ وَ الْاِبْکَاۤرِ ۔

اور تبیغ بیان فرمائیے عشاء اور صبح کی نماز میں۔

دوسرے مقام پر اَقْبِرِ الصَّلٰوۃَ طَرَفِیْنِ النَّہَارِ وَ اَوَّلِ النَّفَاقِ الْاَسْبَلِ
نماز قائم فرمائیے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصے گزرنے میں تو ایتہ
کریمہ میں رب العزت نے صبح مغرب اور عشا تین نمازوں کا ذکر فرمایا اب یہاں وَ سَیْتُمْ
بِاَلْعِشَیْ وَ الْاِبْکَاۤرِ سے تطبیق فرمائی کہ عشا کے وقت نماز قائم کر کے اللہ کی تبیغ بیان
کرنا ہے یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وال نماز پڑھنی ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سکھائی ہے۔

تفسیر کبیر ۱۲/۶ { اَنَّ الْاٰیۃَ سَدَّدَتْ عَلٰی اَنَّ مَلٰوۃَ الْجَنۡبِ لَا
اُنْبِیْدُ وَلَا اَنْقَضَ فَقَالَ اَبُو عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمَا

وُخِلَتْ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ فِيهِ فُقِبَلْ طُلُوعِ الشَّمْسِ هُوَ صَلَوةُ
الْفَجْرِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا هِيَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ لَا تَهْمَا
جَمِيعًا قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَمِنْ آثَاءِ الْيَدِ فِيهِ الْمَغْرِبُ الْعِشَاءُ
الْأَخِيرَةُ -

بے شک یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانچ نمازوں سے نہ کمی ہو سکتی ہے
اور نہ ہی زیادتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس آیت کریمہ میں
پانچوں نمازیں ہی بیان کی گئی ہیں سورج چڑھنے کے پہلے وہ فجر کی نماز ہے اور غروب ہونے
سے پہلے وہ ظہر اور عصر ہے اس لئے کہ وہ دونوں مغرب کے قبل ہیں اور رات کے کچھ حصے
سے وہ مغرب اور عشا آخری ہے۔

مختصر ہیئت قضائے ترتیب نماز

حج ۱۴/۱۵ { وَإِذْ تَبَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اِنَّكَ
تَشْرِكُ فِي شَيْءٍ وَطَهَّرْنَا بَيْتِيَ الْطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَ
السَّكَّاتِ الْجُودِ

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے بیت اللہ کی جگہ میں پناہ دی کہ میرے
ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اور بیت اللہ طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود
کرنے والوں کے لئے پاک فرما دیجئے۔

اس آیت کریمہ سے ترتیب نماز ثابت ہوئی۔ قیام و رکوع و سجود جس سے ثابت ہوا کہ رکوع
قیام سے مقدم نہیں اور سجود رکوع سے مقدم نہیں ہو سکتا۔ نماز میں پہلے قیام مقدم ہے

پھر رکوع پھر مسجد۔

”سوال“ مروی صاحب پہلے جو اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے ہو اس کا ثبوت قرآن میں

کہاں ہے۔

”محمد عمر“ قرآن کریم میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

نماز کی ہمت قضاہ کا ذکر قرآن کریم میں

اللہ اکبر کا ثبوت

المذثر ﴿۱﴾ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ رَبُّكَ فَكَلَّمْ۔

اے چادر میں پٹے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر ڈرائیو اور اپنے رب کی پھر بکھیر دیجیے
یعنی اللہ اکبر فرمائیے۔

(۱) اعلیٰ ﴿۲﴾ دَذَكُمَا اسْمَ رَبِّهِ فَصَلُّ۔

اور اپنے رب کے اسم ذاتی کا ذکر کیا اسنے پھر نماز پڑھی۔

(۲) اور وَتَسْتَكْبِرُوا اللّٰهُ عَلَى مَا هَذَا كُفْرٌ

اور چاہئے کہ تم اللہ کی بکھیر پھر جس طریق پر اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

اسم ذاتی کا بیان

(۳) وَلَئِنْ كُنْتُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اور اگر تم اللہ کا بہت بڑا ہے۔ لہذا اللہ اکبر سب سے پہلے ثابت ہے۔

(۴) اَلرَّحْمٰنُ { تَبٰرَكَ اَسْمُ رَبِّكَ ذٰی الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ -

تو نماز شروع کرنے سے پہلے ذکر اسم ذاتی کا ضروری فرمایا۔ اور اللہ اکبر کا پورا کلمہ قرآن میں تحریر فرمادیا تو اسی لئے نماز شروع کرنے وقت بھی اللہ اکبر کا ذکر پڑھنا ضروری ہوتا اور سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ بھی حکم خداوندی فِیْہِ سے بابت قرآنی ثابت ہو گیا دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی دوسرے ملازم میں کسی کو مقرر کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو اس کو پہلے وہاں کی مروجہ زبان سکھائی جاتی ہے۔ ایسے ہی رب العزت کا ارادہ چوکھڑا ملازم کو جنت میں لے جانے کا ہے اس لئے جنت کی زبان دنیا میں سکھاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے

یونس { دَعَوْهُمْ فِیْہَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ
جنت میں جنتی پکاریں گے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ

ثابت ہوا کہ جو لوگ یہاں نماز میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ نہیں پڑھتے وہ جنت میں جلیں گے خواہشمند نہیں ہیں۔ اسی لئے وہاں کی بولی نہیں بولتے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ کا ثبوت خداوند کریم سے ملا۔ اور جنتیوں کا کلام ثابت ہوا۔

نماز میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھنے کا حکم

طہ { وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُومُ وَ مِنْ الْاَمَلِ لَنْبَحْہُ
وَ اَدْبَارَ الْاَلْبَحْرِ -

اور سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اپنے رب کے الحمد اللہ کے ساتھ پڑھیے جب آپ قیام نمازیں

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَبِحَمْدِكَ يُطَهَّرُ نَازِلُكَ الْقِيَامُ كَيْفَ ابْتَدَأَ

میں ہی قرآن کریم سے ثابت ہو گیا۔ یعنی جب نماز کے سٹے کھڑے ہوں تو سبھنگلہ
اللہ عزوجل الحمد للہ شروع قیام میں پڑھے جائیں اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا بھی اس آیت
کریم میں ثابت ہوا۔

بجنت کی دوسری اصطلاح

یونس ۱۱} وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اور جنتیوں کا آخری و دعویٰ یہ ہو گا کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پسے الحمد للہ کی تشریح اور پسے نام کا ظہور

وَأَتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمُنَاقِبِ ۖ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۚ

اور دیے ہم نے آپ کو سات دہائی لکھیں اور قرآن بڑی بزرگی والا۔

المحمد شریف پوری سات دہری آیتیں پڑھنا بڑا ثواب ثابت ہوا۔

المحدث شریف لائل پڑھنے کے بعد فاقہ زد و ماتمیز من القرآن آں نے کچھ اہد سوسٹ

قرآن پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ پھر

رکوع و سجود کا ثبوت

حج ١٤} يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا -

لے ایمان داور رکوع کرو۔ سجدہ کرو اور عبادت کرو۔ یعنی تم نے قیام میں اللہ اکبر کہہ کر سبک الہم اور الحمد للہ پورے پڑھ لئے اور مَا تَيْسَّرُ مِنْ الْقُرْآنِ سے کچھ قرآن پڑھا تو اب رکوع کر کے اور سجدہ کر کے عبادت خداوندی بھی کرو۔

پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فرع بھی نہیں ہو سکتا

معالج ۲۹ { إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا

إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاتِعُونَ

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو بلا شروع کر دیتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔ سوا نماز پڑھنے والوں کے وہ ہمیشہ اپنی

ماندوں پر قائم رہتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب العزت نے الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاتِعُونَ

صلوٰۃ جمع ارشاد فرمایا۔ جس سے تمام نادوں کا ذکر ہوا۔ دوسرا اس آیت کریمہ میں رب العزت

نے جزع فرع کرنے والوں کو نمازیوں سے علیحدہ کر دیا اسی وجہ سے جزع فرع ایسے لوگ ہی

کرتے ہیں جو ناد سے خروم ہوتے ہیں اور رب العزت نے جزع فرع کرنے والوں کا

سبب بھی فرما دیا کہ ان کے جزع فرع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو شرمس کتنی ہے تو

وہ جزع فرع کرتے ہیں اور نمازیوں کو نہ شرمس کتنی ہے اور نہ وہ جزع فرع کرتے

ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

پانچ نمازوں کے منکرین جہنم میں سیر کریں گے

۲۹/۴ { فِي جَنَّةٍ يَتَنَاءَوْنَ عَنْ الْجَنَّةِ مِمَّا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ
فَاُولَئِكَ هُمُ الْمُصْلَتِينَ -

جنتوں میں جنتی دوزخی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو جہنم میں کس نے چھلایا۔
دوزخی جواب دیں گے کہ ہم نمازیوں سے نہ تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والوں کا بھی حال بیان
فرمادیا کہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والے بھی دوزخ میں ٹھہریں گے اور جو پوری پانچ نمازیں نہیں
پڑھتے لوگ مساجد میں ادا کرتے ہوں اور منکرین باہر پھیرے ہوں تو ان کے متعلق رب العزت
نے آخرت کا حال فرمادیا کہ ایسے لوگ تا کہیں صلوٰۃ خمسہ دوزخ میں ہی ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو پانچوں نمازیں مکمل پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نماز کے تارک کو عتاب

قیمہ ۲۹/۴ { فَلَا صَدَقَ وَلَا صَدَقَ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ثُمَّ
ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰوِشُ أُولَٰئِكَ
فَٰوِشُ ۝۵۱

تراس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی لیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر اپنے اہل
کی طرف اڑتا ہوا چلا گیا ہلاکت ہر تیز سے لے۔ پھر ہلاکت ہر پھر ہلاکت ہر تیزی تو ہلاکت
تراس آیت کریمہ میں رب العزت نے بے نمازیوں کے لئے چاروں طرف ہلاکت کی خوش خبری دی ہے

تم تارک نمازیں کر چارہ کتوں کے مستحق بنوں گے۔

المسئلت { وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْكُفُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ }
بَلْمُكْتَبِينَ۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رکوع کر دو رکوع نہیں کرتے ویل جہنم ہے اس
دن ملائین کے لئے۔

نماز کے تارک کے لئے قرآن کریم میں بہت عتاب آیا ہے۔ لیکن فقیر اختصار رکھنے
اتنا ہی کافی سمجھتا ہے۔ باقی رہا کہ جب تک تم نمازیں بھی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
عمل نہ کرو گے کبھی تمہاری نماز منظور نہیں ہو سکتی۔

ضرورت احادیث

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بغیر تمام عباداتِ تعہد پر جاتی ہیں

(۱) محمد ﷺ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ }۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہوا کہ صرف خدائی فرمان سے احکام خداوندی
کی تعمیل نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ اطاعت خداوندی فرض ہے ایسے ہی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم بھی فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اعمال کے ابطال کا فتویٰ دیتا ہے۔ اب تمہارا دل چاہے تو اطاعت اللہ کے ساتھ ہی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازوں کو صحیح و مکمل کر لو ورنہ بغیر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی قابلِ رحم ہو گئے۔ بیچے۔

نماز بغیر اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے والا

رحمتِ خداوندی کا مستحق نہیں

۲۱، فور ۱۵ { دَاٰیِمُوْا الصَّلٰوةَ وَ اَتُوا الزَّكٰوةَ وَ اطِيعُوْا اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْكُمْ شَرُّ حَمُوْنٍ

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

جب رب العزت نے نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد فرمایا تو پھر دَاٰیِمُوْا اَللّٰہَ سَمُوْل لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ کہنے کا کیا مطلب؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز کی فرضیت نورب کریم نے فرمادی لیکن نماز کو ادا کرنے کا طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سیکھو اور آپ کے فرمودہ طریقہ کے موافق نماز ادا کرو ورنہ ادا نہیں ہوگی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے روگردانی کرنے والا خود ذمہ دار ہے

(۳) نور ۱۸ ﴿ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا كُفَرْتُمْ مَعَكُمْ وَإِنْ تُكَفِّرُوا كُفَرْتُمْ مَعَكُمْ ﴾

فرمادیکجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو اور کوئی بات نہیں اس پر ذمہ داری ہے جو مکلف کیا گیا اور تم پر بوجھ ہے۔ جو تم مکلف ہوئے اور اگر تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی دپانے دے بوجھ نہ لیا، تو ہدایت پاؤ گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوائے علی الامان تبلیغ کے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہے وہ تر خداوندِ کریم کا بھی مطیع ہے اور ہدایت پر ہے اور جو شخص فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والا ہے۔ احکامِ خداوندی بجالانے میں خود ذمہ دار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذمہ نہیں۔

”سائل“:- مولوی صاحب مسائل تو نماز کے متعلق ہی شروع ہیں لیکن اس کے متعلق ایک مسئلہ درمیان میں مزوری آگیا کہ تم نے کہا کہ قرآن کریم کے احکام کو ہم بغیر حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھ نہیں سکتے یہ کس نے کہا ہے۔

”محمد عمر“:- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ترجمان نہ ہوں ہم قرآن کریم کو

کچھ نہیں لکھتے۔ یہ ربانیت کا ارشاد ہے سینے۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف پر وعید خداوندی

(۴) ﴿لَمَّا دَاخَعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُخْلِفَنَّهُمْ
إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّخْرَضُونَ

اد جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاٹے جاتے
ہیں تاکہ حضور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں کہ اس وقت ایک فرقہ ان کے
منہ پھرنے والے ہیں۔

(۵) ﴿لَمَّا دَاخَعُوا لَكُمْ لَعَنُوا إِلَى مَا أَشَدَّ اللَّهُ

إِلَى السَّامِثِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصْدَدُونَ عَنْكَ صَدُودًا -

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ قتل کرنے والا ہے اس کی طرف آ
جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو
ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ وہ آپ سے پھر جاتے ہیں پری طرح پھرنا۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کتاب اللہ سے اعراف کرنے والوں کا ذکر فرمایا

اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف کا ذکر فرمایا اور جو آپ سے پھرنے والا ہے
اس پر منافق ہونے کا فزنی ثبوت فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن کریم کو تسلیم
کرتا ہے۔ لیکن لشاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف کرتا ہے تو وہ منافق
ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بغیر قرآن سے کوئی ہدایت نہیں پاسکتا

(۶) نَحْلُكُمْ وَمَا أَسْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا يُتَيِّنُ لَهُمُ الَّذِي
اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُسْئِلُونَ -

اور نہیں اتارا ہم نے آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو مگر تاکہ
آپ بیان فرمائیں اُن کے لئے جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اس ہدایت
ہے اور رحمت ہے ایسی قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی شارح ہونے کی وضاحت
فرمائی کہ آپ اختلاف کو واضح فرما کر مٹائیں جو آپ کی فرمائی ہوئی قرآنی تشریح پر چلے گا
وہ مخالف نہیں اس ہدایت پر ہے ورنہ نہیں۔

(۷) مَرْيَمُ ۝ إِذْ نَادَتْ رَبَّهَا فَلَمَّا تَسْتَرْشِدُهَا بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهَا الْمُنْقَبِلِينَ
تُسَوِّدُ بِهَا تَوًّا مَا لَهَا

تو اللہ کوئی بات نہیں قرآن کو ہم نے آپ کی زبان سے آسان کیا تاکہ اس
کے ساتھ آپ اللہ نے والوں کو خوش خبری دیں اور اس کے ساتھ ڈراموں جھگڑا
لوگوں کو۔

رب العزت نے قَائِلًا يَسْتَرْشِدُهَا بِلِسَانِكَ سے ثابت فرما دیا کہ قرآن کریم کو
اگر ہم سمجھ سکتے ہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یعنی احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ورنہ نہیں کیا مگر این احادیث کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اپنے
لیڈروں پر زیادہ اعتماد دے؟ رب العزت عالم الغیب ہے اس لئے اس کو علم تھا

کہ کئی آدمی ایسے بھی پیدا ہو جائیں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم آج قرآن داں پیدا ہوئے ہیں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تو رب العزت نے وضاحت فرمادی کہ قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سمجھو آپ کے بعد آپ کی احادیث سے قرآن سمجھو ورنہ تم بغیر آپ کے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے۔

اوقات صلوٰۃ

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔
بے شک نماز مومنین کے لئے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔
بخاری شریف ۱۶۱۱ { ابوداؤد ۱۶۱۱ نسائی شریف ۱۶۱۱
حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك قال
حدثنا شعبه قال الوليد بن العزاز اخبذني قال سمعت
ابا عمرا والشيباني يقول حدثنا صاحب هذا الداس و
اشارة الى داس عبد الله قال سألت النبي صلى الله عليه
وسلم ائني اعمل احب الى الله قال الصلوة على وقتها۔ الخ
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کہ کیا سائل اچھا ہے جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز با وقت پڑھنا۔

ابوداؤد ۱۶۱۱ { عن عبادة بن الصامت قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ائنها ستكون عليكم

بَعْدَ اِذَا لَسَعَلَهُمْ اَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْ قَتِهَا
حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّ الصَّلَاةِ يَوْ قَتِهَا - ۱۶
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور میرے بعد تم پر ایسے حکام ہوں گے جن کو کئی چیزیں وقت پر نماز پڑھنے سے مشغول رکھیں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت چلا جائے گا۔ تو نماز کو وقت سے وہ چھوڑ دیں گے۔

صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت

(۱) ابو داؤد ۱/۴۶ { حد ثنا اسحق بن اسمعیل نا سفین عن ابن
عجلان عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن النعمان عن محمود بن لبید
عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
أَصْبَحُوا يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لَكُمْ وَأَكْثَرُ لَكُمْ
رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو سونے
کر کے پڑھو اس لئے کہ وہ تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہارے تمام ثوابوں سے
بہت بڑا ہے۔

۲۰ نسائی شریف ۱/۴۶ { حد ثنا عبد اللہ بن سعید حد ثنا یحییٰ عن
ابن عجلان قال حدثنی عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن
لبید عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أَصْبَحُوا
يَا أَهْلَ الْبَيْتِ

رافع بن خریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضور نے فرمایا
فجر کو روشن کرو۔

۳۔ نسائی شریف ۱/۹۴ { اخبرنا ابو اہیم بن یعقوب حدثننا ابن
ابی مریرہ اخبرنا ابو عسان قال حدثنی زید بن اسلم عن عاصم
بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رجال من قوصہ من
الانصار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسفرتم
یا النبی ثم فانیۃ اعظم یا الاحب۔

محمود بن لبید انصار سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو تم صبح کی نماز کو سفید کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔
۴۔ دارمی شریف ۴۳۱ { حدثننا حجاج بن منہال ثنا شعبۃ عن

محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید
عن رافع بن خریج عن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسفروا
بصلوۃ النبی فانیۃ اعظم للاحب۔

رافع بن خریج رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کو سفید وقت میں پڑھو اس لئے
کہ وہ بہت بڑا وقت ہے ثواب کے لئے۔

(۵) مجمع الزوائد ۱۳۳ { عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن ابیہ
عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا
بالفجر فانیۃ اعظم لاجرکم اول لاجب رواہ ابن ماجہ نقلاً۔

عمر بن قادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو سفید کر کے نماز پڑھنا تمہارے اجر کے لئے بہت بڑا فضل ہے ثواب بہت بڑا ہے۔

۶۔ کنز العمال ۱۱/۴۴۳ { عن محمد بن المنکدر عن أبي بكر بن الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال أصبحوا بالصباح وهو خير لكم ا بنعيم }
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال صبح کو روشن کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۷۔ کنز العمال ۱۱/۴۴۴ { قال أبو بكر بن المبارك بن كامل بن أبي غالب الخفاف في معجمه انا عبيد الله وعلى انا ناحمزا بن اسمعيل الموسوي انا نجيب بن ميمون بن سهل انا منصور بن عبد الله الخالدي انا عثمان بن احمد بن يزيد الدقاق ثنا محمد بن عبيد الله بن ابي داود المخزومي ثنا شيبان بن سواد عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله عن أبي بكر بن الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصبحوا یا صبیحہ فانه للأجر (ابن ماجہ)
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے لئے وقت صبح کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی نماز اسفار میں

۸۔ کنز العمال ۱۴/۲ { عن علی بن ربیعہ العاصی قال سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِمُؤَدِّبِهِ اسْفِرْ اسْفِرْ لَعَنِي صَلَوةُ الصُّبْحِ (عَبْرًا) عَلِي بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ آپ اپنے مؤذن کو فرماتے تھے سفیدی کر یعنی نماز صبح کے لئے۔

عبداللہ بن مسعود کا عقیدہ بھی صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنی چاہیے

۹۔ مجمع الزوائد ۱۴/۲ { وعن عبد الرحمن بن یزید قال کان عبد اللہ بن مسعود یُسَفِّرُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ والَا الطُّبْرَانِ فِي الْكَبِيرِ وَرَجَالَهُ مَوْتَقُونَ

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور فجر کی نماز کو سفید وقت میں پڑھتے۔

سوال : مولوی صاحب فلس میں بھی تو نماز جائز ہے۔ یعنی صبح کاذب میں نماز پڑھی جائے تو صحیح ہے۔

محمد عمر، صبح ہونا اور بات ہے لیکن ثواب زیادہ اسی میں ہے کہ صبح کی نماز میں صبح روشنی ہی ہو جائے تو پڑھی جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں فقیر عرض کر چکا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی و تیرہ عرض کر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ صبح و رات ہر جائے نماز پڑھے ثواب زیادہ ہوتا ہے تم بھی کسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ غس میں پڑھنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے ہم انشاء اللہ تعلیم کر لیں گے۔ درندہ تم غس میں پڑھ کر زیادہ ثواب سے کیوں محروم رہتے ہو صبح کو سفید کر کے کیوں نہیں پڑھتے ثواب بھی زیادہ اور جتنے نمازی جماعت میں زیادہ شامل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی تمہیں زیادہ ہو گا۔ دوسرا بلکہ تین گنا ثواب مل جائے گا۔

صلوۃ الظہر کا وقت

۱۰۔ بخاری شریف ۱/۲۶۱ {حدیث شریف} ابو یوسف بن سلیمان قال حدثنا مسلم شریف ۲۲/۱۱۱ {حدیث شریف} ابو بکر بن سلیمان قال صالح بن کیسان

حدثنا الاعرج عبد الرحمن وغیره عن ابی ہریرۃ وناضح مولیٰ عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر انہما خذا ثابۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا شئتہ الحرقا ببر دوابا الصلوۃ فان شئتہ الحرقا من فیجہ جہنم۔

ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بجائے ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف ۲۲/۱۱۱ {حدیث شریف} ابو یوسف بن سلیمان قال نا محمد بن جعفر قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت مہاجرا ابا الحسن یحدث انہ سمع زید بن وہب یحدث عن ابی ذر

أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَدَّ قَالَ انْتَضَبْ انْتَضَبْ دَقَّالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنَ فِيهِمْ جَهَنَّمَ فَإِذَا اسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ -

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر اور معمر نے فرمایا کہ سخت گرمی بہنم کی بجائے ہے تو جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ان بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص گرمیوں میں ظہر کی نماز ادا کرتا ہے وہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہکم اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کذب ہے۔

مسجد میں داخلے کی صورت

بقرہ ۱۱۱ اَمْ اَرٰىكَ مَا كَانَ لَهُمُ اَنْ يَدْخُلُوْهَا اِلَّا خٰفِفِيْنَ -

یہی ہے کہ ان کو ہلکا نہیں ہے کہ مسجد میں داخل ہوں مگر ڈرنے والے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد میں داخلہ کرنا چاہیے اگر کہ مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

نماز میں عاجزی سے کھڑا ہونا

لِقُرْءِ { وَتَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ } -

اللہ کے لئے عاجز ہونے والے کھڑے ہر جاؤ۔

اس آیت کریمہ نے قیام نماز کی ہیئت تقاضیہ فرمادی۔ عاجزی کا قیام رکن صلوٰۃ سے ہے

اگر قیام نماز میں ہی عجز و انکساری نہیں تو قیام نماز صحیح نہ ہوا اور اگر کھڑے ہونا یا پاؤں پھیلا کر کھڑے ہونا آیت کریمہ کے خلاف ثابت ہوا۔

ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہونا احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے

ابوداؤد ۱۶۱۶ { حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا ابَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُمُّوا

صَفْوَتَكُمْ وَقَامُوا بِبَيْنِيهَا وَحَادُوا بِأَلْعُنَاتِ قَوْلِ الذَّيْ لَفْسِي بِئِدْ

إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَبْدُو خَلًّا مِنْ خَلَلِ الصَّفْوَتِ كَأَنَّهُمَا الْخُلْدُ -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ اپنی صفوں کو چرنے لگ کر دو اور صفوں کو ایک دوسرے کے قریب کرو

اور گردنوں کو برابر کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

میں نے شیطان کو دیکھا کہ وہ صف میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ بھڑکا بچہ۔

کیوں جناب! صف کو چرنے لگ کر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ٹڈی حوث ٹانگیں چوڑی کی جائیں

معلوم ہوا ٹانگیں اتنی چوڑی کرنے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان رُمُّوا صَفْوَتَكُمْ

کا کذب ہے دوسری بات حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو کہ ٹانگوں میں اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے بھیڑ کا بچہ گزر جائے اپنی ٹانگوں میں چلے ہے فاصلہ ہوا ایک دوسرے کے مابین فاصلہ ہو دو دلوں میں ہی۔ کیونکہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان بھیڑ کے چھوٹے بچے کی طرح صف سے گزرتا ہے تو شیطان کو تو فاصلہ چاہیئے ٹانگوں کے اندر سے فاصلہ مل جائے یا باہر سے۔ بہر حال فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔

”سائل: مولوی صاحب بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی ٹانگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ نہ کرو۔

”محمد عمر:“ بڑا افسوس ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَضُوا صَفْوَفَكُمْ اپنی صفوں کو چرنے لگ کر۔ یہ تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہے کہ آپ نے فاصلہ بند فرمایا ہے اپنی ٹانگوں کا فاصلہ ہو یا دوسرے کے ساتھ چلنے سے ٹانگوں کا فاصلہ ہو۔ تو تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی مٹانی ہے کہ آپ نے فرمایا صف میں فاصلہ نہ ہو تو اپنے باہر سے روکا تم اپنی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے شیطان کی گزرگاہ کو پہلوؤں سے تو روک دیا اور اپنی ٹانگوں سے گزرگاہ شیطان بنا دی سبحان اللہ اس کا نام اتباع ہے۔

”سائل“ مراد بات یہ ہے کہ شیطان کو پہلوؤں سے روکنا کافی ہے۔ اپنی ٹانگیں چلے جتنی بھی چوڑی کر لیں شیطان ٹانگوں کے درمیان سے نہیں گزر سکتا جیسا کہ کسی کو کھا جائے کہ تم ہانگے نیچے سے گزر جاؤ تو وہ ہانگے نیچے سے گزرے گا ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ شیطان بھی پہلوؤں سے گزرتا ہے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔

”محمد عمر:“ سبحان اللہ جناب آپ خوب سمجھ اور خوب احتیاط کیا انسان کو شیطان پر

نہیں قیاس کر لیا۔ بندہ اگر تنگ ہو تو صحیح الفطرت انسان نہ پھیر لیتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم طہارت خانے میں ننگے ہونے لگو تو بوقت دخول بایں پاؤں نکھا کر اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْخُبَاثِیْطِ پڑھو۔ کیونکہ شیطان ننگے انسان کو پیچھے سے پھیرتا ہے کیوں جی! شیطان اور انسان ایک جیسے ہے یا کچھ فرق ثابت ہوتا ہے۔ دوسرا جواب جب آدمی رات کو لیٹتا ہے تو بعض دفعہ جو ان آدمیوں کے سامنے شیطان عمت کی شکل میں جماعت کے لئے آجاتا ہے۔ عورت کو بھی بعض دفعہ آجاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے تو رات کو شیطان انسان کی ٹانگوں سے پرہیز نہیں کرتا اور صاف ہی اس میں دن کو داخل ہوا اور پھر ٹانگوں سے پرہیز کرے اس کو کونسی شرم ہے جناب! ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کو ٹانگوں کے باہر سے گزرنے پر صرف صفت کو خراب کرنا ہی مقصد ہے۔ ٹانگوں کے درمیان سے اگر شیطان کو داخل جائے اور پھر نماز میں جب انسان ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلاتا ہو پہلو بھی نہ ہلٹ سکتا ہو اور وہ صفت میں بھی موجود ہو تو وہ مرقعہ جو اس کو رات کو شکل نصیب ہوتا ہے وہ میں اس کی آمد میں پیش کر دیا گیا تو وہ کب ٹٹتا ہے اسی لئے میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ٹانگوں کے درمیان بھی گزرگاہ شیطان ہے

مشکوٰۃ شریف ۹۸ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَوُّوْصَفْوْ فِکُمْ وَحَادُوْ

بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلَیْسُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْتِاسِکُمْ وَصَدُّوْا تَحْلُفَ فَاَنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذْفِ یَعْنِیْ اَوْلَادَ الصَّابِیْنَ

الصَّغَارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے لئے ہاتھوں کو نرم رکھو اور فاصلے کو بند کر دیکر کٹر شیطان تمہارے درمیان میں سے گزرتا ہے بھیڑ کے پھرنے بچے جیسا۔

کیوں جی! اب تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف فرمان فِيمَا بَيْنَكُمْ مَثَابَتُ كَرِيءٍ کو اپنی ٹانگوں کے درمیان میں بھی جگہ کھلی ہو جائے تو شیطان وہاں سے بھی گزرنے کو عار نہیں سمجھتا اور یہ فاصلہ ٹانگوں کا کم کر دئے تو یہی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہو گا۔ اور اگر ٹانگیں فٹ ڈیڑھ فٹ چوڑی کر دی جائیں تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَدٌ ذَا الْخَلَلِ کی تکذیب لازم آتی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کو بند کرو اور ہم ٹانگوں کے درمیان خلل پیدا کریں اور یہ جملہ عام ہے ٹانگوں کے اندر کو بھی اور باہر کو بھی تو اس لئے ٹانگوں کے فاصلے کو تنہا کر کے کندھے سے کندھا تنگ کرنے کا ملایا جائے اور لَيْتُنِي اِنْ اَيَّدِي اِخْوَانِي كُنْتُ بِرِجْلِ اَخِي ہر جگہ تو صاف میں سب فاصلہ ٹانگوں کے اندر اور باہر کے ایسے مساوی ہو جائیں گے کہ شیطان کی گرگاہ بند ہو جائے گی۔ ورنہ ٹانگیں چوڑی کرنا قرآن اور احادیث صحیحہ کی تکذیب و مخالفت کا ثبوت واضح ہے۔

نقد پانچ روپے النعام

نفیر اس شخص کو دینے کے لئے تیار ہے جو کسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دے کہ ٹانگوں کے اندر سے فٹ ڈیڑھ فٹ فاصلہ رکھنا جائز ہے وہاں سے شیطان نہیں گزر سکتا۔

بِیْنِیْ وَتَوْجَرُ دَانِ اَجُزْ کَمُ نَفْتَدُ
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیئے

مسلم شریف ۱/۱۸۱ { اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ
نماز میں آرام سے کھڑے رہو۔

جب کھڑے ہوتے ہو تو ٹانگیں ڈیرھ فٹ چوڑی کرتے ہو اور جب رکوع میں گئے تو دو فٹ چوڑی کر دیں اور اتنی چوڑی ٹانگوں سے سجدے میں نہیں جاسکتا پھر تنگ کر کے سجدہ کی اجاب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر قیام میں چوڑی کرنی پڑیں۔ حالِ ہذا قیام نماز میں پاؤں کی ہیرا پھیری سے فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا مذبذبات ہو گیا تو نماز بے جا حرکات سے فاسد ہو گئی کیونکہ یہ فعل غیر صلوٰۃ ہے یا نہیں؟ حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز میں پاؤں کے ساتھ یہ کھیل کھیل ہو جو تم تمام مذکورہ بالا کھیل نماز میں کہتے ہو۔ مدنیہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ پر عمل کرتے ہوئے پاؤں اتنے چوڑے رکھو کہ پاؤں سے یہ کھیل بھی نہ کھیل جائے۔ یعنی جہاں پاؤں کا قیام ہو وہاں سے آگے پیچھے بھی نہ کرنے پڑیں اور فاصلہ بھی پہلوؤں اور ٹانگوں کے درمیان میں مساوی ہو تو صفِ چوئے گنج ہو جاتی ہے نہ بازوؤں سے اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے اور نہ ہی ٹانگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے تو صف بھی چوئے گنج ہو گئی اس پر بھی عمل ہو گیا شیطان کو موقع بھی نہ ملا اور قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ پر بھی عمل ہو گیا اور مَسَدٌ وَاِلْحَلَلٌ پر

یہی پر اہل ہر گز۔ اِعْمَلُوا اِیَّا اَمَّتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بِمُؤَافَقَةِ
سُنَّتِ الْبَیْتِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَلَا تُخَالِفُوْا۔

”ایک نمازی“ مسجد میں آتے ہی بلا نیت زبانی کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھا کر جلدی
سینے پر باندھ لئے۔

”محمد عمر“ یا دم نے تو منہ سے کچھ نہیں کہا اور ہاتھ باندھ لئے تہا رے اعمال میں
میں ٹانگہ کیا لکھتے ہوں گے کہ اس شخص نے کیا پڑھا ہے۔ نماز پڑھی ہے یا کچھ اور فرضیہ
ہی یا نفل یا نفل خیر! فاعل تو تم پڑھتے ہی نہیں کم از کم فرضیہ اور سن میں تفریق ضروری
ہے ہاتھ کندھوں کے برابر کر کے تم نے باندھ لئے لیکن فرضیہ اور سن کا کوئی فرق زبان سے نہ ادا
کیا اور نہ کھوایا تو فرضیہ خداوندی کیسے ادا ہوں گے اور لکھے جائیں گے۔

”نمازی“ مولیٰ صاحب گھر سے نماز کی نیت کر کے ہی آتے ہیں۔ منہ سے کہنے کی کیا
ضرورت ہے۔

”محمد عمر“ فقیہ نے پہلے اس کا جواب دیا ہے کہ جب تک زبان سے کچھ نہ کہا جائے ٹانگہ
نہیں لکھتے۔ کراٹا کا میں تہا رے نماز کو کوئی نماز لکھیں گے جب تک تم منہ سے نہ کہو گے ہم
احناف منہ سے نماز کی نیت کرتے ہیں۔ دو رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز فرض یا چار
رکعت نماز سنت یا دو رکعت سنت ٹانگہ ہماری نماز کو جو نیت کرتے ہیں لکھ لیتے ہیں
فرضیہ کی منہ سے نیت کریں تو فرضیہ لکھ لیں گے۔ سن کی نیت کریں تو سن لکھ لیں گے اور
وہی ادا ہو جائیں گے۔ تم نے نہ نیت زبان سے کی نہ تہا رے نماز ادا ہوئی ٹانگہ نے یہ لکھ لیا
کہ اس شخص نے ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر جلدی سے باندھ لئے اور پڑھا شروع کر دیا بس جو تم
نے پڑھا اور عمل کیا لکھا گیا۔ لیکن فرضیہ یا سن یا نفل کی ادائیگی نہ ہوئی۔ لہذا زبانی نماز کی تفریق

کا اقرار کرنا فرض خداوندی کے ادائیگی کا دعویٰ کرنا ہے۔ تم نے دربار خداوندی میں نہ دعویٰ نماز پیش کیا نہ دعویٰ نماز کی شنوائی ہوئی۔ دلائل بغیر دعویٰ کے منظور نہیں ہوتے عدالت میں اگر کوئی شخص دعویٰ پیش نہ کرے اور گواہوں کو پیش کرنا شروع کرے تو گواہوں کو عدالت سے دھکیل کر نکالا جائے گا۔ حاکم کہے گا کہ میرے علم میں کوئی دعویٰ ہی نہیں تو گواہوں کی میں کیسے سنوں تمہارے ہاتھ پاؤں ناک، سر گواہ ضرور ہیں۔ لیکن تمہارا زبانی دعویٰ نماز کا موجب نہیں حاکم کے نزدیک گواہوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

نیت کے متعلق غوث الاعظم حبیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہی تھے اور فتویٰ امام شافعی کے مذہب پر دیتے تھے اُن دو مذہبوں میں اُس وقت بھی نیت زبانی ہوتی تھی۔

غنیۃ الطالبین ۵۶۶ { وَيَنْوِي فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَصْلِي وَكُعْتِي التَّيَاحِ الْمُسْتَوْنَةِ

اور زبانی نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح مسنونہ نماز ادا کرتا ہوں تو حضرت

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی بھی ثابت ہو کہ نماز کی نیت زبانی ہونی چاہیے۔

حج کی حاضری کا زبانی اقرار

۱) توحید خداوندی کا تم لاکھ اعتقاد رکھو لیکن اگر زبان سے اقرار نہ کرو گے۔ تو تمہارے اسلام کا کوئی اعتبار نہ کرے گا۔ لیکن جب زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرو گے تو مسلمان موحّد کہلاؤ گے پھر بھی مومن نہیں گو تم دل میں عقیدہ صحیح رکھو جب تم زبان

سے محترم رسول اللہ کا اقرار کرو گے تو تمہارا ایمان بھی مقبول و منظور ہو گا۔ پھر جب تک زبان سے توحید و رسالت و قرآن سے کسی ایک کا انکار نہ کرے کفر کا فتویٰ بھی علحدہ نہیں ہو سکتا۔ ثابت ہوا ایمان و کفر زبان سے بھی ہوتا ہے۔

۲۔ ایسے ہی حج میں لبیک نہ پکارے۔ یعنی جب تک زبانی اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہو گیا ہوں۔ تمہارا حج اور بیت اللہ کی حاضری منظور و مقبول نہ ہو گی۔ اور اگر بیت اللہ کی حد میں داخل ہوتے ہی زبانی زور و زور سے پکارنے کے بغیر تمہارا حاضر ہونا منظور ہوتا ہے کیا وہاں حج میں بیت اللہ کی حاضری کے لئے گھر سے نیت کر کے نہیں جاتے؟ لبیک زبانی کیوں پکارتے ہو اگر وہاں لبیک پکارتے ہو کہ ہم تیرے دربار میں یا اللہ حاضر ہو گئے ہیں زبانی اقرار کرتے ہو تو فریضہ حج منظور ہوتا ہے تو نمازیں بھی زبانی جب تک کہ اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ ہم تیرے دربار میں چار رکعت فریضہ یادو رکعت سنت ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تیرے فرمان **هَذَا الْبَيْتِ** پر عمل کرتے ہوئے تیرے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے فلاں نماز سے عبادت ادا کر رہے ہیں اور تیری بندگی ہی غرض ہے۔ اور کوئی غرض نہیں تو تمہاری نماز ادا ہو گی ورنہ نہیں۔ **وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْإِسْلَامُ الْمُبِينُ** آیت مبارکہ اذ لا تعینا۔

۳۔ ایسے ہی زکوٰۃ میں جب تک زبانی زکوٰۃ کا نام نہ لو گے۔ تمہارا عطیہ محض صدقہ میں شمار ہو گا اور صدقہ قم نصاب سے زیادہ بھی ادا کر دو تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے

(۴) اور رمضان میں تو بغیر فریضہ کے دوسرا روزہ ہو سکتا ہی نہیں اس لئے فریضہ

ہی شمار ہوگا لیکن پھر بھی نیت روزہ کی سنت ہے۔

نیت نکاح زبانی اقرار سے

(۵) ایسے ہی مکہ کے نکاح کا جب تک اقرار نہ ہو یعنی لڑکی اقرار نہ کرے تو اَوْخُذُوا بِأَلْعُقُودِ صحیح نہیں ہوتا اور نہ کوئی اپنی لڑکی کو بغیر اقرار نکاح کے دوہما کے ساتھ بھیج دیتا ہے۔

(۶) بیع و شرا میں جب تک مدعی زبانی دعویٰ نہ کرے دل سے کوئی بیع و شرا جائز نہیں۔

خداوند کریم کی ربوبیت کا زبانی اقرار

اے نماز کو بغیر زبانی اقرار کے ادا کرنے والو کیوں وقت کو ضائع کرتے ہو اور اپنے فرضیہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھتے ہو نماز کی نیت کا زبانی اقرار کرو اور اعمالِ صالحہ و نیکوں کی اقتدا میں ضائع نہ کرو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے جب عالم ارواح میں ارواح کو خطاب فرمایا کہ اَلَسْتُ بِسَوِّبِكُمْ تَوْعَضُ دل میں اقرار کرنے سے متب العزۃ نے بری نہیں فرمایا بلکہ سب نے زبان سے ”ہاں“ کا اقرار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہماری ابتدا عبادت تو حیدِ حق منظور ہوئی۔ جب زبان سے اقرار کیا۔ تو فرضیہ نماز ہمارے ذمہ سے کیسے نکل سکتا ہے اور ادا ہو سکتا ہے جب تک کہ ہم زبان سے اقرار کر کے اس کی ادائیگی نہ کریں۔

۴۔ پھر بعد ازاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو خداوند کریم نے جب جمع فرمایا اُرد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور امداد کرنے کا حلقہ بیان کیا تو اس وقت
بھی صرف سماع پر اقرار کو موقوف نہیں رکھا بلکہ اپنے دوہرہ عالم ارواح میں ذبانی اقرا
کرایا یعنی رب العزت نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا۔

اَلْ عَمْرَانِ ۝۳۱} دَاۤ اِخۡدَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيِّۦۙ لَآ اَتِيۡنَكُمۡ
 مِّنۡ كِتَآبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ رَجَعَاۤ اۤكۡثَرُ رَسُوۡلِكَ مَقۡصِدِيۡۤ لَيۡلَا
 مَعَكُمۡ لَتَوۡمِئَتٍۭ بِهٖ وَلَنُنۡصِرَنَّهٗۚ قَالَا اٰقَرَّرۡتُمَاۤ اِخۡدَ
 عَلٰۤى ذٰلِكُمۡ اٰصِرٰۤىۤ قَالُوۡۤا اٰقَرَّرۡنَاۤ قَالَ فَاۡشۡهَدُوۡۤا وَاَوۡۤاۤنَعَكُمۡ
 قِيۡنَ الشَّٰهِدِيۡنَ فَمِنۡۢ تَوۡلٰۤىۤ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُوۡۤلٰٓئِكَ هُمُۥۤ اُفۡسِقُوۡۤنَ
 اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے حلیفہ بیان کیا کہ میں جب
 تم کو کتاب اور دانائی عنایت کر چکا تو پھر تمہاری طرف ایک سولہ صلی اللہ علیہ
 وسلم، تشریف لائے گا جو مصدق ہوگا اس چیز کا کہ جو تمہارے پاس ہوگی و برکت
 و معجزات وغیرہم، اس رسول کے ساتھ منور ایمان لائیو۔ اس واسطے کہ ضرور
 کرنا فرمایا اب العزت نے کیا تم نے اقرار کیا اور تم نے اس پر میرا پکا وعدہ
 قبول کیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے دوبارہ خداوندی میں عرض کیا کہ ہم نے اقرار
 کیا تو رب العزت نے فرمایا تم اب بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 کہو اے میں بھی تمہارے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی

کی شہادت دینے والوں سے ہرں تو تمہارے اس اقرار کرنے کے بعد جس شخص نے رد گردانی کی تو وہ فاسقوں سے ہوگا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ایک مسئلہ یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے سامنے زبانی اقرار کرایا قال اَقْرَرْتُكُمْ اَدْرَا اَخَذْتُكُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ اِخْبَرْنِي نے ثابت کر دیا کہ پکلی بات تب ہی ہوتی ہے جب اَقْرَرْنَا سے اقرار کیا جائے کیا رب العزت کو یقین نہیں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو میں نے معصوم اور ہادی بنایا ہے۔ یہ میری بات کو سن کر عمل کرینگے تو زبانی اقرار کیوں کر آیا کیا ان کے قلوب کی نیت سے رب العزت واقف نہ تھا ہاء اَقْرَرْتُكُمْ کا سوال فرما کر اقرار نامہ سے نسی کیوں فرمائی؟ تاکہ ثابت ہو جائے کہ جب تک روبرو زبانی اقرار نہ ہو عمل مقبول نہ ہوگا۔ پھر خود بھی اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِينَ سے توثیق فرمادی کہ اگر تم نے زبانی شہادت دی تو میں بھی تمہارے روبرو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ کی شہادت دیتا ہوں خداوند کریم کا نذر سے شہادت دینا بھی زبانی اقرار کا مثبت ہے

تو ایسے ہی اگر تم بھی خداوند کریم کے روبرو فرضیہ یا سنن کا اقرار زبانی کر کے عمل کرو گے تو اس کی قبریت کی شہادت بھی رب العزت اسی وقت سنا دیں گے اگر تم نے صلوٰۃ فرضیہ خداوندی یا سنن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا نوافل عبادت خداوندی کا اقرار دربار خداوند میں نہ کیا تو نہ تمہارا دعویٰ پیش ہو اور نہ جواب دعویٰ رب العزت کی طرف سے سنایا گیا جب انبیاء علیہم السلام کو دربار خداوندی میں زبانی دعویٰ پیش کئے بغیر ان کی عمل اطاعت پر رد گرد نہیں کیا گیا تو تمہارے زبانی اقرار کے بغیر تمہاری عمل اطاعت کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں بھی عمل اطاعت کی قبریت کی ضرورت ہے تو پہلے زبانی اقرار کرو کہ یا اللہ تیرے دربار میں حاضر ہوں

خالص تیری ہی عبادت سے چار رکعت نماز فریضہ یا دو یا تین رکعت نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے
 کھڑے ہیں امداس بیت قضائے میں متشکل ہو کر کھڑے ہیں کہ ہمارا رخ دہ ہندوں کے دیوتا کی
 طرف ہے نہ یہود و نصاریٰ کے قبلہ کی طرف ہے اصراف تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پسندیدہ اور میرے فرمودہ بیت اللہ کی طرف ہے اور پھر دونوں خالی ہاتھوں کو کافلوں تک پھیلا
 کر اس اقرار کا عمل ظاہر کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمارا یہ زبانی اقرار ہمارے عمل کو صحیح ثابت کرتا ہے
 کہ ہم خالی ہاتھ سے کئی بار دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں میں اپنے اعمال کا لحاظ
 کر نہیں پیش ہو رہے بلکہ تیری رحمت کی امید پر خالی ہاتھ دکھا رہے ہیں کہ تو اپنی رحمت سے
 اسی کو پر کر کے لوٹانا۔ ہمارے گنہگاروں سے درگزر فرما کہ اپنی رحمت سے بھرپور کر دینا اور
 کافلوں تک ہاتھوں کو پھیلاتے ہیں کہ یا اللہ ہم سر سے پاؤں تک خالی ہیں تیری رحمت کے
 سر سے پاؤں تک محتاج ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت

خداوندی کا زبانی اقرار کرایا،

(۸) اَفَرَأَيْتُمْ شَهِدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتَ إِذْ قَالَ
 لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَآلِهَةً
 آبَاءِكَ ابْنَؤَاهِيهِمْ وَأَتَمِيزُكَ وَالْحَقَّ الْبَاطِلُ أَجِدُ أَفْئُونَ
 لَهُ مُسْلِمُونَ -

کیا تم حاضر تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی جب

يعتقوب عليه السلام نے فرمایا۔ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم تیرے
معبود کی عبادت کریں گے۔ ۔۔۔۔۔ اور تیرے باپ
دادا ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام کے معبود کی عبادت
کریں گے جو معبود ایک ہی ہے اور ہم بھی اسی کے لئے اسلام لانے والے ہیں حضرت
يعقوب علیہ السلام نے بھی زبانی اقرار کر لیا دل پر ہی داسو مدار نہیں رکھا معلوم
ہذا اقرار باللسان وتصديق بالقلب ضروری ہے۔

بغیر نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے

١٠٨ { بخاری شریف ۱ } حدثنا الحمید ی قال حدثنا سفین قال
حدثنا یحییٰ بن سعید الانصاری قال اجز فی محمد بن ابرہیم
الیتی انه سمع علقمہ بن وقاص اللیثی یقول سمعت عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن علی المنبر یقول سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات
وانما لامرئی ما نوى۔

علقہ بی وقاص الیشی سے روایت ہے فرماتے تھے میں نے سنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی بات نہیں اعمال غیروں سے مقبول و منظور ہوتے ہیں اور جماعتی نے نیت کی سوائے نیت کے اس کو اور کچھ نہیں ملتا۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہے کہ جب تک کسی عمل صالحہ کی نیت نہ کی جائے اعمال

مقبول و منظور نہیں ہوتے بلکہ مردود ہوتے ہیں۔ اور جن اعمال کی نیت کرے گا ان کا اجر ملے گا۔

مشکوٰۃ شریف ۱۶ { عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ يُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُحِبَّ لِسَانُكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ -

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایمان یہ ہے کہ تو کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کے لئے اور بغض کرے تو محض اللہ کے لئے اور تیری زبان ذکر اللہ میں مشغول رہے۔

اس حدیث شریف سے عمل زبانی ذکر اللہ میں داخل ہے۔

۱۸ ق ۲۶ { مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّاهِ اللَّعْبِيدِ -

نہیں بوتا کوئی بات بولنے والا۔ مگر اس کے پاس ایک منظر تیار ہے دیکھنے کو، کوئی بات ہمارے پاس بدلتی نہیں اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو بات ہم منہ سے نکالتے ہیں فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے فرضیہ منہ سے نکالیں یا سقیں یا زافل اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کو لکھ لیتا ہے پھر بدلتی نہیں۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

تبکیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھانا

(۱) ابو داؤد شریف ۱۱۲۱/۱ {حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه أنه أصر النبي صلى الله عليه وسلم حين قام إلى الصلوة رفع يديه حتى كانتا بجبال منكبيه وحاذى بأبهاميه أذنيه ثم كبرا۔

عبد الجبار بن وائل اپنے باپ وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برائے اٹھائے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں لئے۔ پھر اللہ اکبر فرمایا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ تبکیر تحریمہ کے وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاؤں کے انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر کیے۔
 ناقل: ”حدیث شریف میں آتا ہے کہ محمد رسول اللہ نے اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے اسی لئے ہم کندھوں کے برابر ہی ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تم نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا۔“

”محمد عمر“ بھائی صاحب فقیر نے جو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابوداؤد شریف کی پڑھی ہے اس میں بھی دفع یدید حتیٰ كانتا بجبال منكبيه موجود ہے یعنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر

اُٹھائے۔ لیکن یَد کا لفظ عربی لغت میں کس پر بولا جاتا ہے۔ سب سے بڑی لغت قرآن کریم ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ فَأَعْلِنُوا أَنْجُوهُمْ وَأَيِّدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ تَوَسِّدِينَ کا لفظ انگلیوں سے لے کر کہنیوں تک استعمال ہوتا ہے۔ تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانزرا کہ آپ نے اپنے یَدِیْن کو کندھوں تک اٹھایا۔ اور آگے پوری حدیث جو فقیر نے ابو داؤد شریف کی پڑھی ہے کہ آپ نے اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اُٹھائے۔ اور اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کے برابر کئے۔ - - - - - یدین کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کرنے سے یدین کا کندھوں کے برابر ہونے پر بھی عمل ہو گیا اور انگوٹھوں کا کانوں کے برابر ہونے پر بھی کیونکہ یَد کا لفظ انگلیوں سے کہنیوں تک استعمال ہوتا ہے اور تم نے جب اپنی انگلیوں یا انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر کیا تو یَدِیْن کندھوں کے برابر ہو گئے۔ بلکہ سینے کے برابر تم کندھوں کے برابر انگوٹھے کرنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ارشادات کے منکر ثابت ہوئے اور کندھوں کے برابر انگوٹھے کر کے اور سینے کے برابر یدین اٹھا کر بدعتی بن گئے کیونکہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

انعام

اگر کوئی بلاغہ رفع یدین عند الصد کرنے والا ایک حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھا دے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکیر تحریر میں اپنے انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا یا پھیلایا تو سینے کے برابر اٹھایا جیسا کہ تم آج کل کہہ رہے ہو۔ تو اس کو سبغات دینا روپے انتشار اللہ تعالیٰ نقد انعام دیے جائیں گے۔
”مائل“: بعض ایسا بھی کرتے رہے۔

”محمد عمر“: دوست ان کو مذر ہوتا تھا اگے لکھا ہوا ملاحظہ کر لو یَسْتَفْعُونَ اِیْدِیْہُمْ اِلٰی صَدُوْرِہِمۡ فِیۡ اِفْتِنَاحِ الصَّلٰوۃِ وَعَلٰیہُمۡ سَوَآئِسُ وَاَکْتِمَۃُ اس لئے وہ سینوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ان پر چادریں پٹی ہوتی تھیں۔

پھر جس کپڑے سے پورے ہاتھ نہ اٹھائے جا سکیں اس لباس کو نماز میں منع فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے تک نہیں اٹھائے۔ دوسرا جواب جب سینہ کی حد کہیں تک ہے تو انگوٹھے جب کاؤں تک برابر کئے جائیں تو کہنیاں سینے تک دھتی ہیں تو یہ بھی ہمارے ہی حق میں حدیث صحیح ہوئی۔ تم دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوڑاںگوٹھے سینے کے برابر اٹھائے ہوں۔ جیسا کہ فقیر نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل حدیث شریف سے دکھایا ہے۔ جیسا کہ فقیر کا اعلان ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا عذر ننگے سر نماز پڑھی یا فرمایا ہو کہ ننگے سر نماز بلا عذر یا بلا حج نماز پڑھ لیا کہ تو ایسے شخص کو انشاء اللہ قتل مہلقات

یکصد روپے نقدِ انعام

دوں گا! اپنے مولویوں کو کہہ کہ ہمیں کسی حدیث سے دکھاؤ میرا پھیری یا اسٹے ہاتھ سے کان نہ پکڑنا سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دکھا دو بلا عذر سر سے ننگے نماز پڑھ کر اپنی نمازیں نہ ضائع کرو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل دیکھ کر سر کو ننگے کرنا۔

باس کے متعلق خدائی فیصلہ

﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا لِّتُؤَدُّوْا رِءْیَ الْاَعْرَافِ﴾ ﴿۸﴾ ﴿سَوَّاتُکُمْ وَرِیْثًا وَّ لِبَاسًا لِّتَقَرُّوْا ذٰلِکَ

خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے جسم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ یہ اثر تھماتے کی آیتوں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے یا نبی آدم سے انسان کو خطاب فرما کر انسان کے لئے سب سے باپودہ رہنے کی خصوصی حسن کو بیان فرمایا تاکہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ لباس صرف انسانی حسن کو کمال تک پہنچانے کے لئے نازل کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ لباس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک علامت ہے اور لباس سر سے پاؤں کے ٹخنوں تک شامل ہے جو جس شخص نے قینوں پکڑوں سے ایک کو ترک کیا اس نے حسن انسانی کے خداوندی نازل شدہ لباس کے انعام کو قبول نہیں کیا۔

(۲) الاعراف ۳۱ } يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ
اے آدم علیہ السلام کی اولاد ہر مسجد میں اپنی زینت کو استعمال کرو۔
سب سے اعلیٰ عضو انسان کا سر ہے اور انسانی لباس سے شاندار لباس سر کا ہے جس شخص نے اپنے سر کو نہیں ڈھانپا اس نے انسانی زینت کو ترک کیا اور یہ بفرمان خداوندی غفلت ایمان ہے۔

سر کو ننگا کرنا

(۳) الاعراف ۳۲ } يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا آذَى ابْنَكُمْ
مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا لِسُوءِ غِيظِهِ

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُمْ وَإِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَزْوَاجًا لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ -

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں جتنے میں نہ ڈالے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اسی دونوں سے اس نے باس اترا دیے تاکہ ان دونوں کی شرم کے مقامات دیکھے بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنا دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے تاریکین باس کو تنبیہ فرمائی کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد تم اپنے باس کو ترک نہ کرنا کیونکہ تمہارے والدین کو جنت سے ننگا کر کے نکالا تاکہ ان کی شرمگاہوں کو دیکھے اور شرارت کرے تو ایسے ہی شیطان بے ایمانوں کا دوست ہے ان کو بھی وہ ننگا کرنے کی طرف رغبت دلاتا ہے تو ثابت ہوا کہ جو شخص شرمگاہوں کو ننگا کرے یا اپنے دھڑ کو ننگا کرے یا سر کو ننگا کرے وہ شیطان فی ایما سے ہے جن کا نافرمان ہے۔
چہ جائیکہ نماز ہی سرنگے پڑھی جائے۔

اب تہا دی مرضی پر موقوف ہے چاہے فرمان خداوندی کو قبول کر کے سر و دھڑ ڈالو گونگا نہ کر دے بلکہ ڈھانچو یا شیطان کے اکسانے پر سر کو یا دھڑ کو یا ٹانگوں کو ننگا کر لو مگر بھی ایسا ضدی ہے کہ خداوند انسان کو ننگا ہونا پسند نہیں فرماتا بلکہ انسانی حسن کے خلاف فرمایا لیکن بعض مسلمان خداوندی حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے سر کو عمدتاً ننگا کر کے نماز پڑھنا غرض سمجھتا ہے عطا خداوندی رہے یا نہ اعلیٰ تو اطاعت خداوندی میں ہر حالت سر و دھڑ کو ننگا نہ کرنے سے سرحد حاجت حرم دید کے خصوصاً دبدبہ خداوندی میں حاضری کے وقت تو کم از کم انسانی زیبائش کو ترک نہ کیا جائے بلکہ سرے ٹخنوں تک باس پہن کر اطاعت خداوندی کا ثبوت دینا چاہیے اور جب باس میں

ہی و بار خداوندی میں لا فرامی سے ابتدا کی اور شیطان کو غریش کیا تو وہ نماز میں نیاز و عجز کا نمونہ و بار خداوندی میں کیے پیش کرنے دیتا ہے تو نماز میں بھی اسی مخالفت سے اٹک کر پاؤں پھیلا کر ہی کھڑے ہونے کی ترغیب دلاتا ہے۔ فافہم و آمین ولا تکفر۔

اب سر کے متعلق احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھانچا ثابت کرتا ہوں جس پر بھی واضح ہو جائے گا کہ سر کو کس کس چیز سے ڈھانچا جائے۔

علامت کی تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۱ کنز العمال ۸
عَلَيْكُمْ بِالْعِمَاءِ لِحَرَمِهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَ
أَرْخُوا لَهَا خَلْفَ ظَهْرِهِمْ كَعَدِّ (حب عن عبادہ)
مشکوٰۃ شریف ۳۷۷
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔
بیہقی شریف
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر عمامے لازمی ہیں۔
اس لئے کہ علمے فرشتوں کی نشانی ہے اور علمے کا شملہ اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

۲۱ خصائص کبریٰ ۲۰۹
واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عَلَيْكُمْ بِالْعِمَاءِ لِحَرَمِهَا وَأَرْخُوهَا
خَلْفَ ظَهْرِهِمْ كَعَدِّ الْمَلَائِكَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر عمامے لازمی ہیں اور ان کے شملے اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ
اس لئے کہ یہ ملائکہ کی نشانی ہے۔

نماز میں علمائے کی فضیلت

۱۳ جامع صغیر { رَكَعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ لِّمَنْ سَبْعِينَ رَكَعَةً بِلَا عِمَامَةٍ (نرا) عن جابر - ۲۰

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھ کر دو رکعت نماز ادا کرنا بلا عمامہ شتر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۴ کنز العمال { ۱۸ } وَعِشْرِينَ صَلَوةً بِلَا عِمَامَةٍ دَجُوعَةٍ بِعِمَامَةٍ لِّعَدِلٍ سَبْعِينَ جُوعَةٍ بِلَا عِمَامَةٍ (ابن عساکر عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علمائے سے فضیلت یا فرضی نماز پچیس بلا عمامہ کی نمازوں کے برابر ہے۔ اور ایک جوعہ علمائے سے بلا عمامہ شتر جوعوں کے برابر ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جو ائمہ مساجد صرف ٹوپی سے جماعت کرتے ہیں وہ اپنے ہر مقتدی کو شتر نمازوں کے ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اتنے نمازیوں کو ثواب سے محروم رکھنے کا گناہ اہم کے ذمہ ہے لہذا ہر امام کے لئے مخصوصاً لازمی ہے کہ پگڑی اور ٹوپی دونوں پہنے تاکہ گنہگار نہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرۃ انسانی ہے

۱۵ کنز العمال { ۱۹ } لَا تَغَالِ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبَسُوا الْعَادِمَةَ عَلَى الْقَلَانِي

(الدیلمی عن رحمانہ)

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت فطرت انسانی پر قائم رہے گی جب تک کہ ٹیپوں پر عمارے بندھتے رہیں گے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا امتی جو ٹیپ اور پگڑی دونوں کٹے استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف ٹیپ پہنتا ہے یا صرف عمار باندھتا ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فطرت انسانی سے بھی گرا ہوا ہے۔ چہ جائیکہ اس نے اس میں عموماً نماز نے صرف ٹیپ سے یا صرف پگڑی سے بغیر ٹیپ نماز پڑھنا اپنا شعار بنالیا ہے جو مبرا تھا فطرت انسانی فرمودہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کبھی ترک نہیں فرمایا

(۱۴) طبقات ابن سعد | أخبرنا عتاب بن زیاد قال أخبرنا عبد الله بن المبارك قال أخبرنا أبو شيبه الواسطي عن

خلد بن شهاب عن الحسن قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتد ويترخي عمامته بين كفتيه۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمامہ باندھتے رہے اس اپنے علم کے شعلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لگاتے۔

مومن اور مشرک کے درمیان علمائے کافرق ہے اور علمائے کی فضیلت

۸۱ کنز العمال ۱۸ { الْعَمَامَةُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَضْلٌ مَا بَيْنَنَا وَمَا بَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَعْطَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِكُلِّ كَوْرَةٍ يَدُودُهُ عَلَى رَأْسِهِ نُورًا (ابو داؤد عن ركانة)

حضرت ركانة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان امتیازی علامت ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے والا، قیامت کے دن علمائے کافرق کے ہر تہیج کے حصے جو وہ اپنے سر پر پھیرتا ہے فردیا جائے گا۔

۸۱ کنز العمال ۱۸ { فَزُرْتُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَبَائِرُ عَلَى الْقَلَائِسِ (ت د عن ركانة)

حضرت ركانة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان امتیاز ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا۔

یعنی مشرکین صرف ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف عمامہ باندھتے ہیں اور مسلمان ٹوپی پر عمامہ باندھ کر اسلامی شاعر کا اظہار کرتا ہے۔

۹۱ ابو داؤد ۲۰۹ { حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا مُحَمَّدَ بْنَ رَسِيْدَةَ نَا ابْنِ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ ابْنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رُكَانَةُ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَاءُ عَلَى الْفَلَاحِ

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ مرنے لڑنے سے جماعت کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبرت چاہئے اور فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی ہر مومن کو توفیقِ غایت فرمائے

زرقانی ۱۰ { فی حدیث عبد الاعلیٰ بن عدی عند ابی نعیم فی معرفة الصحابة انه صلى الله عليه وسلم دعا علياً يوم غدير خيم فممنه وادخله عذبة العماء من خلفه ثم قال هكذا فاعمتموا فان العماء سياتيكم الملايكة وهي حازم بن السليمين والمشركون۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا تو آپ کو عمامہ بندھایا اور عمامے کے شملوں کو اپنے پیچھے لٹکایا پھر فرمایا ایسے عمامہ باندھو اس لئے کہ عمامے باندھنا فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ باندھنا مسلمین اور مشرکین کے درمیان امتیازی علامت ہے۔

کنز العمال ۸ { اِنَّ اللَّهَ اَمَدَّ فِي يَوْمٍ بَدَدٍ وَحَيْنٍ بِمَلَايِكَةٍ يَعْمَتُونَ هَلْوَةَ الْعَمَةِ اِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجَةٌ

بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ (الطیاسی حق عن علی)

بے شک اللہ تعالیٰ بدر اور حین کے دن ملائکہ سے میری مدد فرمائی یہ عمامہ فرشتے باندھے ہوئے تھے بے شک کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا عمامہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف ۳۴۴ { عن ركانة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَاءُ

عَلَى الْقَلَابِيسِ -

رکناہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور شرکوں کے درمیان فرق ہے ٹوپوں پر علمے باندھنا۔

غزوہ اہد کے موقع پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو علمے بندھائے

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَعَمَاءَ وَلِبَاسًا } پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو علمے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔

خصائص کبریٰ ۲/۲۰۹ { وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَمَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْكَحْمَلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَثَرَ مِنْ عَمَائِمِهِ مِثْلَ دُرْقِ الْعَشِيرِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ مُعَمِّمِينَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو عمامہ بندھایا اور اس کے علمے سے عشر کے درق کی مثل دکھایا پھر فرمایا میں نے فرشتوں کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

چھپے ہوئے عمامہ کا فیصلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا

{ (۱۰) طبقات ابن سعد ۱/۴۷ } أخبرنا خالد بن خداش أخبرنا عبد الله بن وهب عن أبي صخر عن ابن قتيبة عن عمرو بن الزبير قال أهدى عيسى رسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة مغللة فقطع عليها ثمر لبسمها -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا ہوا عمامہ حدیہ پیش کیا گیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامے کے چھپے ہوئے نشانوں کو کاٹ کر پھر باندھا۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو رنگیزوں سے چھپا کر عمامہ باندھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے خلاف ہے۔

{ (۱۱) کنز العمال ۱۱/۱۱ } أخبرنا عن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِيَ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا يَفْعَلُ فِي صَلَاتِهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نمازیں سر پر عمل نہیں باندھتے اللہ تعالیٰ کے دیوار سے محروم رہیگی۔ ہمارا کام کہ دینا ہے یا رو تم آگے چاہے مانویا نہ مانو

صرف ابتدا نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا

(۲) بہقی ۲/۲۵ } اخیر تا ابو علی الرضی بادی ابناء ابو بکر بن
داستہ ثنا ابو داؤد ثنا عثمان بن ابی شیبہ
ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی
عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ اَنَّهُ ابْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا
بِحَالِ مَكْنِيَّتِهِ وَحَازِي ابْهَامَيْهِ اُذْنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ
وَشُعْبَةُ وَابْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ قَدْ اُثْبِتَ بَن قَدْ اُثْبِتَ بَن قَدْ اُثْبِتَ بَن قَدْ اُثْبِتَ بَن
وَجَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ بَن مَكْبُثٍ فَقَالُوا فِي الْحَدِيثِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى حَازَتَا اُذْنَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدَّثَنَا اُذْنَيْهِ وَرَوَاهُ
ثَوْرِيكُ عَنْ عَاصِمٍ وَقَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى اُذْنَيْهِ وَ
كَذَلِكَ هُوَ فِي التَّوَايَةِ الثَّابِتَةِ -

(۳) عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَفِي رِوَايَةٍ
ثَابِتَةٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى يُحَازِيَ يَهْمَا اُذْنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ثَابِتَةٌ حَتَّى يُحَازِيَ
يَهْمَا نَرُوعَ اُذْنَيْهِ -

ماثل بن حجر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طرف کھڑے
ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور اپنے دونوں انگلیوں

کو اپنے دونوں کازوں کے مقابلے میں کیا پھر اللہ اکبر پڑھا اس کو ٹوری نے روایت کیا اور شعبہ نے اور ابو حمانہ نے اور زائدہ بن قدامر نے اور بشر بن مغفل نے اور ایک جماعت نے عامر بن کلب سے تو انہوں نے کہا حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے دونوں کازوں کے مقابلے میں کیا اور بعض نے عازتاً کی بجائے حَدَّ اُذُنَيْهِ فرمایا اور اس کو شریک نے عامر نے روایت کیا اور کہا کہ رَفَعَ يَدَيْهِ حَيْالَ اُذُنَيْهِ اور اسی طرح ثابت کی روایت میں ہے۔ الخ

۴۔ مشکوٰۃ شریف ۷۵ { وعن مالك بن الحويرث قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّسْكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَرْدُوعَ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے حتیٰ کہ ان کو دونوں کازوں کے برابر کرتے اور جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے اسی طرح آپ کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں کازوں کو برابر کر کے ہاتھوں کو برابر کرتے یہ حدیث بخاری مسلم کی متفقہ ہے۔

کنز العمال ۳۴۳ { مسند البراء بن عازب، کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ

حَتَّى يُرَى ابْهَامِيَهُ قَرِيبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ (ع ب)
برائے عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر فرماتے
اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں
کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔

(مسند البراء بن عازب) رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَاوَتْهُمَا ذَيَانِ بَاذُنَيْهِ (د ش)
برائے عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اپنے دونوں دست پاک اٹھائے حتیٰ کہ آپ کے دونوں دست
پاک آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔

۵۔ مشکوٰۃ شریف ۴/۱۶۱ { رَوَى عَنْ وَاثِلِ بْنِ حِجْرٍ أَنَّهُ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
كَانَتْ يَحْيَالُ مَنكِبَيْهِ وَحَاذَى ابْهَامِيَهُ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ دَرَاهُ بَوَلَدَهُ
وَاثِلُ بْنُ حِجْرٍ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے
برابر کئے اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنے کانوں کے برابر کئے پھر اللہ اکبر فرماتے۔

۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۱۵ { أَحَدُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا مَوْمِلُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ قَالَ ثَنَا

مُزَيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لَا يَفْتَتِحُ

الصَّلَاةُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْهَامَا تَسْرِيَا مِّنْ شُحْمَتِهِ
أَذُنَيْهِ -

برائین عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے جب تکمیر پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگلیں آپ کے دونوں کانوں کی پیلوں کے برابر ہر جاتے۔

۷ الطحاوی ۱۱۶ { حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ مَلَّ قَالَ ثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنِينَ يَكْبِدُ لِلصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جِالًا أَذُنَيْهِ -

وائیل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے تکمیر پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے۔

۸- مجمع الزوائد ۱۸۲ { عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَمَ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَاوَزَ بِهِمَا أَذُنَيْهِ سَوَاءَ أَحْمَدَ وَالطَّبْرَاذَنِي فِي الْكَبِيرِ -

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں کو کانوں کے برابر کیا۔

۹- مسلم شریف ۱۶۸ { حَدَّثَنَا ابْنُ كَامِلٍ مَجْدَرِي قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَافِيَهُ
بِهِمَا أَذُنَيْهِ ۖ ۱۰

مالک بن حریث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکبیر تحریر پڑھتے
اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۔ نسائی شریف ۱۱۱۱ { أخبرنا قتيبة حدثنا الإصمعي عن أبي إسحق

عن عبد الجبار بن وائل عن أبيه قَالَ صَبَّحْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا افْتَتَمَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ
يَدَيْهِ حَتَّى حَازَا أَذُنَيْهِ ۖ ۱۰

۱۱۔ نسائی شریف ۱۱۱۱ { أخبرنا محمد بن عبد الأعلى حدثنا خالد

حدثنا شعبه عن قتادة قال سمعت نضر بن عاصم عن مالك
بن الحويرث وَكَانَ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ
حِينَ يَكْبِرُ جِالَ أَذُنَيْهِ ۖ ۱۰

مالک بن حویرث بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے
کانوں کے برابر جب اللہ اکبر فرماتے۔

۱۱۔ نسائی شریف ۱۱۱۱ { باب موضع الإبهامين عند الرفع أخبرنا

محمد بن بشر حدثنا فضيل بن خزيمة عن عبد الجبار بن وائل عن
أبيه أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم إِذَا انْتَهَمَ الصَّلَاةَ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ رِجَاهُمَا يَمِيطُهُ تَحَاذَى سَمْعُهُ أَذُنَيْهِ
 وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب
 آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں انگوٹھوں کو
 اپنے دونوں کانوں کے پچلیوں کے برابر کیا۔

۱۲۔ مجمع الزوائد ۱۸۴ | عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ
 أُذُنَيْهِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ وَتَعَالَى
 جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَجَاهُ مَوْثِقُونَ
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے جب اللہ اکبر فرماتے تو اپنے دونوں دست مبارکوں کو اپنے دونوں
 کانوں کے برابر تک اٹھاتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ
 وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھتے اس حدیث انس بن مالک کو طبرانی
 نے اوسط میں بیان فرمایا اور اس حدیث شریف کے تمام راوی یکے ہیں۔

سوال: مولوی صاحب جو پہلی حدیثیں تم نے کتب احادیث سے بیان کی تھیں ان میں
 وائل کی اپنے باپ حجر سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

”محمد عمر: یہ متعصبین کا قول ہے وائل کی ایک حدیث بھی اپنے باپ سے غلط نہیں ہے
 فقیر نے پہلے مالک بن حریث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں عبد اللہ بن زبیر اور برابر بن حازب رضی اللہ
 عنہ اور انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایتیں صحیح بیان کی ہیں جنہوں نے وائل بن
 حجر کی حدیث کی توثیق کر دی لہذا کانوں کے برابر تک ہاتھ کے انگوٹھوں کو برابر کرنے سے یہی

لو کدھوں کے برابر کرنے پر بھی عمل ہو جاتا ہے تو کافروں کے برابر انگوٹھے کرنے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ حدیثوں کا حامل ہو گیا اور کدھوں تک انگوٹھے اٹھانے والا تارک اہادیث صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ نیت کے موافق اٹھا کر باندھنا سنت ہوا۔ اور سنت بھی وہ جو نمازیں داخل کرتی ہے تو جب نمازیں داخل ہونے والا تارک سنت ہوا تو نمازیں داخل ہی نہ ہوا تو نماز کیسے ادا ہوئی تو زبانی نیت نہ کہنے والا اور تکبیر تحریمہ میں دونوں کافروں تک ہاتھ کے انگوٹھے نہ برابر کرنے والا تارک نماز ثابت ہوا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا کیساں ہوا جو گاڑی میں داخل ہی نہیں ہوا تو گاڑی اس کو منزل مقصود تک کیسے پہنچا سکتی ہے اور گاڑی میں نہ داخل ہونے والا کب دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی منزل مقصود تک پہنچ گیا ہوں تو جس شخص نے زبانی نماز کا دعویٰ ہی نہیں کیا سنت کے موافق عمل کر کے نمازیں داخل ہی نہیں ہوا۔ تو یہ دعویٰ کب کر سکتا ہے کہ میں نے بھی نماز ادا کر لی اور فرضیہ خداوندی سے فارغ ہو گیا۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ (مذہبی نہ پوری لگتی) ”سائل“۔ مولوی صاحب قلم نے تو بار حدیث میں خیانت کی۔ ہے دیکھو مسلم نائی کی دونوں حدیثوں میں تکبیر تحریمہ میں کافروں تک ہاتھ اٹھانا تو ثابت کر دیا۔ لیکن رکوع اور سجدہ کے وقت بھی رفع یدین ثابت ہے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

”محمد عمر“ صاحب خیانت نہیں ہے۔ تکبیر افتتاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اور رکوع اور سجدہ کے وقت رفع یدین سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث آگے رفع یدین کے باب میں انشاء اللہ العزیز مذکور ہوگی۔ ثمر نہ کیجئے چونکہ عمار رکوع و السجدہ آپ نے منع فرمایا ہے اس لئے اس کو میں نے بھی ترک کر دیا ہے فقیر نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت ثابت کر دیا ہے اور بھی حدیث لکھا ہوں جس میں تکبیر اولیٰ میں کافروں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ باقی جن میں سجدہ

اور رکوع کی تکمیل کے وقت رفع یدین ثابت نہیں۔

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۴ { ابن احمیس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ لَا نَظَرَتَ اِلٰی صَلَوةِ النَّبِیِّ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبِّرْ وَرَفَعْ يَدَیْہِ حَتّٰی رَأَيْتَ اِجْھَامَیْہِ قَرِیْبًا مِّنْ اَذُنِہِ۔

والکل بن حجر سے روایت ہے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ میں ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا تو فرمایا آپ نے صرت اللہ اکبر فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب تھے (یہ حدیث منقطع ہے)

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۴ { ہشیم عن بزید بن ابی ذیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن اَوَّابِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِیَّ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَیْہِ حَتّٰی كَادَتْهُ تَخَاضِیَاتُ بَازِئِہِ۔

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں کو اپنے کانوں کے برابر کیا۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۴ { ابن غیر عن سعید بن ابی عوفیۃ

عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَمْلَأَ فِي جِهَتَيْهِ مَوَدَّعَ أَذْنَيْهِ -

الکب بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی دونوں پیلوں کے برابر کیا۔

۱۶ بہیقی شریف ۶۵ { حدثنا أبو الحسين العلوي أمداد بن أبي بكر محمد بن أحمد بن دقوان الدقاق ثنا أحمد بن الأزهري ثنا إسباط بن محمد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرزق بن أبي ليلى عن أبي البراء عن عائبة رضي الله تعالى عنها قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة دفع يديه حتى تتكونا حلواً أذنيه يزيد بن أبي زياد عن غير هوى

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں دست پاک کو کانوں کی پیلوں کے برابر اٹھاتے۔

حدثنا علي بن محمد الطنافسي ثنا أبو اسامة { ۱۷ ابن ماجہ ۵۸ حدثني عبد الحميد بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت أبا حميد الساعدي يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة

اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ۔

عمر بن عمر فرماتے ہیں میں نے ابو حمید ساعدی سے سنا ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرت کھڑے ہوتے قبیلے کی طرت اپنا رخ انور کرتے اور اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے اور اللہ اکبر پڑھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفعِ بیدین نہیں

۱۸۔ ابن ماجہ ۷۵ {حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد بن سليمان
عن حارثة بن ابي الرجال عن عمارة قال سألت

عائشة كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضأ فوضع يده
في الإناء سعى الله ويبتغى الوضوء ثم يقوم مستقبلاً القبلة
فيكبر ويرفع يديه حذاء منكبيه ثم يركع فيضع
يده على ركبتيه يحافي بعصده يه ثم يركع ثم رآته
فيقيم صلبه ويقوم قياماً هراً اطلق من قيامكم
قليلاً ثم يجحد فيضع يديه تجاه القبلة ويحافي
بعصده يه ما استطاع فيأمر آيت ثم يركع راسه فيجلس
على قدميه اليسرى وينصب اليمنى ويكوه ان يقط على

شِقِّهِ الْأَيْبِر -

عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وضو کرتے بسم اللہ پڑھ کر اپنے دست پاکی کو برتن میں ڈالتے اور وضو مکمل کرتے پھر تبرک کھڑے ہو کر اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی کہنیوں کو دور رکھتے پھر سر

مبارک اٹھاتے تو پشت مبارک سیدھی کرتے اور تمہارے قیام سے فدا نعمتاً کہتے پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قنبے کی طرف رکھتے اور طاقت کے مطابق اپنی دونوں کہنیوں کو دور رکھتے جو کچھ میں نے دیکھا پھر سر اٹھاتے اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور بائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں پہلو پر گرنے کو جڑا مانتے۔

۱۹۔ ترمذی شریف ۳۳ { حدثننا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی نا

ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قال سمعت اباہریثا یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدہ ملأ۔

سعید بن سمعان نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں کو فدا دیر تک اٹھاتے۔

۲۰۔ بیہقی شریف ۲۸ { أخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو الحسن

احمد بن محمد الغزالی ثناء عثمان بن سعید ثناء عبد اللہ بن رجاہ
ثناء زائدہ ثناء عاصم بن الکلبی الجرمی قال اخبرنی ابی
ان دائل بن جبراح خبرک قال قلت لا نظرت إلی رسول اللہ
کیف یصلی قال فنظرت إلیه قام وکبت ورفعه یدیه حتی
حاذی یدیه ثم وضع یدیه الیمنی علی ظهر کفه الیسری
فالتزم من الساعید -

دائل بن جبر سے روایت ہے کہ اس نے خبر دی اس نے کہا کہ میں نے کہا میں
مزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھوں گا کیسے آپ نماز پڑھتے
ہیں۔ انہوں نے کہا پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ اکبر کہا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں
کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی تسبیح
پر رکھا اور کہتی سے کلائی کر لیا۔

تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۸ { اسحاق بن منصور وعبید اللہ عن
اسحاق بن اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
قال کان أصحابنا إذا افتتحوا الصلوة رفعوا یدیهما
إلی آذانہما -

ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے

تمام مسلمان جب نماز کو شروع کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہے کہ شروع نماز میں کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اجماع است ہر چکا تھا۔

سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے

مجمع الزوائد ۱/۲۸۲ { وعن وائل بن حجر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن حجر اذ اصبحت فاجعل يديك حذاء اذنك والمروة تجعل يديها حذاءو شد يتيما -

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے حجر کے بیٹے جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر دینی اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پستانوں کے برابر کرے۔

کیوں جی! اب تر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ اگر نماز شروع کرتے وقت مرد ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے اور عورت ہاتھ اٹھائے تو اپنے دونوں پستانوں تک اٹھائے اب فیصلہ تم پر ہے چلے مردوں کی سنت کو چلے عورتوں کی۔

تمام متقدمین کا قول و فعل عورتوں کی سینے تک ہاتھ اٹھانا ثابت کرنا ہے

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ { هشيم قال انا شيخنا قال سمعت

عطاء سئل عن المَرْءَةِ كَيْفَ تَتَوَضَّعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ حَدَّثَنَا
شَدَّ يَدَيْهَا -

ہشیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ نے ہمیں خبر دی فرمایا کہ میں نے عطا
سے نہ حدیث کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں کیسے ہاتھ اٹھائے فرمایا
اپنے دونوں پستانوں کے برابر۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ۱۴۱ { داؤد بن جراح عن الاوزاعي عن الثوري
قَالَ تَتَوَضَّعُ يَدَيْهَا حَدَّثَنَا مَنْ جَبَّيْنَاهَا -
اوزاعی نے زہری سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے کندھوں تک
ہاتھ اٹھائے۔

۳- مصنف ابن ابی شیبہ ۱۴۱ { خالد بن حيان عن عيسى بن كثير عن حماد بن عمار
قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْءَةِ إِذَا افْتَلَحَتِ الصَّلَاةُ
تَتَوَضَّعُ يَدَيْهَا إِلَى مَتَدَّ يَدَيْهَا -
حضرت حماد رضی اللہ عنہ عورت کے متعلق فرماتے تھے کہ جب نماز شروع کرے
تو اپنے ہاتھ اپنے پستانوں تک اٹھائے۔

۴- مصنف ابن ابی شیبہ ۱۴۲ { يونس بن محمد قال حدثني يحيى بن
عيسى قال حدثني عاصم الاحول
قَالَ رَأَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ كَبَّرَتْ فِي الصَّلَاةِ وَأَوْمَتْ
حَدَّثَنَا يَدَيْهَا وَوَصَفَتْ يَحْتَا مَتَدَّ يَدَيْهَا جَمِيعًا -
عام احول سے روایت ہے کہ میں نے حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ

عمر کو دیکھا کہ آپ نے نماز کے لئے تکبیر پڑھی اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں کے برابر اور یحییٰ نے بیان کیا کہ یحییٰ نے اپنے پرے ہاتھ اٹھائے۔

پانچ روپے انعام

اس شخص کو دیے جائیں گے جو ایسی حدیث یا قول اصحابی یا تابعی ہی دکھا دے کہ عورت بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔

تحت السرة یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

عن جریر الضبی قال رَأَيْتُ عَلِيًّا { كنز العمال ۲۰۵-۲۰۶ } يُمِصُّ سِلْمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى التَّرِيسِ فَوَقَّ السَّرَّةَ۔

جریر الضبی سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ کلائی پر نات کے اوپر۔
وفی روایتہ وضع الیمین علی السال تحت السرة (الحد فہم قطو ابن شاہین فی السنۃ) وضعفہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا ناف کے نیچے۔

۲۔ الدائم ۱۴۶ { اخیرنا ابو نعیم شازہیر عن ابی اسحق عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ قال رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی الیسری
 قریباً من الریسم۔

دائل سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
 کہ آپ اپنے دائیں ہاتھ کو کلائی کے قریب بائیں پر رکھتے تھے۔

۲۔ البرد اوو ۱/۱۱۶ { حدیثنا محمد بن محبوب ثنا حفص بن غیاث
 عن عبد الرحمن بن اسحق عن زیاد بن زید
 عن ابی جحیفہ أن علیاً قال من السنن رضع الکف علی الکف
 فی الصلوة تحت الشترۃ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ضرور نماز میں تنہیلی کو تحصیل کی
 پشت پر رکھنا نات کے نیچے سنت ہے۔

۴۔ البرد اوو ۱/۱۱۶ { حدیثنا محمد بن قدامۃ اعیان عن ابی ہریرۃ
 ابی طاہر عن عبد اللہ بن جریج عن ابی جریج عن ابی جریج عن ابی جریج
 عن ابیہ قال رأیت علیاً یسک شمالہ یمینہ علی الریسم
 فوق الشترۃ۔

جریر نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کو دیکھا بائیں ہاتھ کو دائیں سے پڑتے
 کلائی پر نات کے اوپر۔

۵۔ بہیقی شریف ۲/۳۱ { اخبرنا ابو بکر بن المحامد القتیہ انبا علی بن
 عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم بن زکریا
 ثنا ابو کریب ثنا یحییٰ بن ابی زائدۃ عن عبد الرحمن بن

اسحق حدیثی زیاد بن زید السوافی عن ابی جحیفہ عن علی رضی اللہ
 عنه قَالَ اِنَّ مِنْ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ
 السَّوْرَةِ وَكَذَا لَكَ رَوَاهُ أَبُو معاوية عن عبد الرحمن ورواه
 حفص بن غیاث عن عبد الرحمن -

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں پھیلی کو پھیلی پر رکھنا ان کے نیچے سنت ہے
 اسی طرح اسی روایت کا ابو معاویہ نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمن سے اسد اسی روایت
 کو حفص بن غیاث نے بھی عبد الرحمن سے روایت کیا ہے۔

۶۔ یہ بھی شریف ۲/۳۱ { أخبرنا أبو بكر بن الحارث ابن عمار
 الحافظ ثنا محمد بن القاسم ثنا أبو كريب

ثنا حفص بن غياث عن عبد الرحمن بن اسحق عن المنصور بن سعد
 عن علي رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ
 وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السَّوْرَةِ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز کی سنتوں
 سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم ہے۔

۷۔ الدار قطنی ۱/۱۱ { حدثنا يعقوب بن ابراهيم بن اذنا الحسن
 بن عوف عن ابو معاوية عن عبد الرحمن بن

اسحق وحدثنا محمد بن قاسم بن زكريا الحارثي ثنا أبو كريب
 ثنا يحيى بن أبي زائدة عن عبد الرحمن بن اسحق ثنا زياد بن

فید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
 أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشَّرْطِ
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ
 نماز میں پھیلی پر پھیل رکھ کر ناک کی نیچے باندھنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے۔

۸۔ الدارقطنی ۱/۱۰۱ { حدیثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کسریب ثنا حفص
 بن غیاث عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان
 بن سعد عن علیؑ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلَاةِ
 وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ الشَّرْطِ۔
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ہمیشہ فرمایا
 کرتے تھے کہ نماز میں بائیں پر دایاں ہاتھ ناک کی نیچے باندھنا نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۹۔ مشہد امام احمد بن حنبل ۱۱۰ { الحدیثنا عبد اللہ ثنا محمد بن سلیمان
 الاسدی لوین ثنا یحییٰ بن ابی زائدا
 ثنا عبد الرحمن بن اسحق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی
 جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي
 الصَّلَاةِ وَضْعُ الْاِكْفِ عَلَى الْاِكْفِ تَحْتَ الشَّرْطِ
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ناک کی نیچے
 پھیلنے پر پھیلیاں رکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۶۹}$ { احد ثنا عبد اسلام ابن شداد الحدادی
ابو طالت قال ناخذ دان بن جریر
الضبی عن ابيه قال كان عليّ اذا قام في الصلاة وضع يمينه
على راسه يساره لا يزال كذا الى حق يركع متى ما ذكره الا
ان يصلي ثوبه او يحك جسداه۔

جو رضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰؑ جب بھی نماز
میں کھڑے ہوتے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کی کلائی پر رکھتے ایسے ہی ہمیشہ کرتے رکھتے
تک جو جب کپڑے کو درست کرتے یا اپنے جسم کو کھاتے۔

۱۱۔ آثار سنن ۶۹ { عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رايت
النبي صلى الله عليه وسلم يضع يمينه
على شماله تحت الشرة رواه ابن ابی شیبہ و اسناد
صحیح۔

وائل اپنے باپ حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا اپنے دائیں کو بائیں پر رکھتے ناف کیجیے۔

۱۲۔ آثار سنن ۷۱ { عن الجراح بن حسان قال سمعت انا مجلز اوسا لعه
قال قلت كيف اصنع قال يصنع باطن كف
يمينه على ظهرك شماله ويضعهما أسفل من الشرة
رواه ابو بكر بن ابی شیبہ و اسنادہ صحیح۔

جراح بن حسان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنایا دریافت کیا تو میں نے

کہا کیسے میں ہاتھ باندھ کر فرمایا اپنے ہاتھ کی پھسل کے اندر کر بائیں ہاتھ کی پھسل کے ظاہر پر باندھو اور دونوں کو ناف کے نیچے باندھو۔

۱۳۔ آثار سنن ۱۷۱ { عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كُضِعَ عَيْنُهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشُّكْرِ رَوَاهُ ابْنُ ابِي شَيْبَةَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نماز میں دائیں کو بائیں پر ناف کے نیچے باندھے جائیں۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے اور اس کی سند اتھیں ہیں۔

۱۴۔ نیل الاوطار ۲/۱۹۵ { الثُّبَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضَعُ الْأَلْيَتَيْنِ تَحْتَ الشُّكْرِ - (رواہ احمد ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ علیہ نے کہ ضرور نماز میں پھسل کو دوسرے ہاتھ کی پھسل کی پشت پر ناف کے نیچے نماز میں رکھنا سنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کے وقت زور سے اللہ نہیں پڑھی

۱۔ ابن ماجہ ۵۹ { حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَالكُبَيْرِيُّ بْنُ خُلْفٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ مَكْرَمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَصْفَوَاتَ بَنِي عَمِيٍّ شَالِبِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْتَحُ الْقِرَاءَةُ بِالحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
قرآنہ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب زور
سے قرآن شروع فرماتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔ اور بسم اللہ
الرحمن الرحیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو زور سے پڑھتے ہوئے نہ سنتے معلوم
ہوگا کہ آپ آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ کہ حضور نے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہیں پڑھی

۲۔ ابوداؤد شریف ۱۲۱ {حدثنا مسدد بن عبد الوارث بن سعيد
عن حنين المعلم عن بديل بن ميسرة
عن ابي الجوزاء عن عائشة قالت كانت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يفتتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله
رب العالمين۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز کو اللہ اکبر سے شروع فرماتے
اور قرآنہ الحمد للہ رب العالمین سے۔

صحاح کی اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوگا کہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ آہستہ پڑھتے اور روایت کرنے والی بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہو تسلیم کر دیا نہ کرو

امام کو جماعت میں بلند آواز سے **بسم الرحمن الرحیم** نہ پڑھنے کا بیان

۳۔ الدارمی ۱۶۶ { أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ ثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا أَبْنٍ يَكُونُ رُعْمَةً وَعُتْمَانُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْقَوْلِ وَلَا أَرَى الْجَهْلَ بِجِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اللہ علیہم اجمعین قرآن کو الحمد للہ سے شروع فرماتے ابو محمد نے کہا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ اور میں نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔

۴۔ موطا امام مالک ۲۷ { مَالِكُ عَنْ حَبِيبِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ ذَا أَبْنٍ يَكُونُ رُعْمَةً وَعُتْمَانُ كُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِذَا افْتَتَحُوا الصَّلَاةَ -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے پیچھے قیام کیا جب وہ نماز کو شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تینوں ہی جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھتے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۱۶۲ { حد ثنا محمد بن المثنیٰ مد بن بشار کلاہما عن

عند ر قال ابن المثنیٰ نا محمد بن جعفر قال
ناشعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس قال صليت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان فلم
أسمع أحدا منهم لقى بسم الله الرحمن الرحيم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے
کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر و
حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی میں نے کسی سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۔ مسلم شریف ۱/۱۶۲ { عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ
أَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَا وَعُثْمَانُ فَمَا نَرَىٰ أَيْتَمَنُّوْنَ بِأَلْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِسْمَةِ آيَةِ وَلَا
فِي آخِرِهَا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حدیث بیان کی فرمایا
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین

کچھ نماز پڑھی وہ ہمیشہ الحمد للہ رب العالمین شروع کر دیتے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھے نہ الحمد شریف کے اول میں نہ آخر میں۔

۴۔ ابوداؤد $\frac{1}{111}$ { باب من لم یسیر الجہل بسم اللہ الترحلین الترحیم حدثنا مسلم بن ابراہیم ناھنا عن قتادہ عن أنس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأبا بکر وعمر وعثمان كانوا یفتتحون الفداءة یا الحمد للہ رب العالمین -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قمرارہ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جماعت میں امام بننے کی حالت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے اگر پڑھتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ضرور سنتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے تھے اس لئے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ کی امامت کا ذکر نہیں کیا۔

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا بدعت ہے

۸۔ ابن ماجہ ۵۹ { حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا اسمعیل بن علیہ عن الجہیری عن قیس بن عبنایہ ہودثنی ابن عبد اللہ

بن المغفل عن ابيه قال وقلمنا رَدَيْتَ رَجُلًا اشْتَدَّ عَلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ
 حَدُّ ثَامِنَهُ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقْرَبُ رُبِّهِمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
 فَقَالَ إِنِّي بَنَيْتُ إِيَّاكَ وَالْحَدِيثُ فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُمَثَانَ
 فَلَمَّا اسْمَعْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُ فَإِذَا قَرَأْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ -

عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں
 نے اپنے باپ سے بہت زیادہ بدعت سے بچنے والا کوئی زیادہ سخت نہیں
 دیکھا میرے والد المغفل نے مجھ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے سنا
 تو فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ نماز پڑھی ہے اس ابوبکر رضی اللہ کے ساتھ بھی اور حضرت عمر و عثمان رضوان
 اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ میں نے ان سے کسی بھی نہیں سنا کہ زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
 پڑھتے ہوں تو جب قرآن شروع کرے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرنا۔

۹۔ زائلی شریف ۱۴۳۱ھ { تَرْكُ الْجَهْرِ بِجِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اخبرنا محمد بن علي بن الحسن بن شقيق

قال سمعت ابي يقول اخبرنا ابو حمزة عن منصور ابن
 زاذان عن انس بن مالك قال صلى بنا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فلم يسمعنا قراءة بسم الله الرحمن الرحيم
 وصلى بنا ابو بكر وعمر فلم يسمعها منهما -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا اور ہمیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی ہم نے ان دونوں سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

۱۰۔ زبائی شریف { ۱۴۳ } انخبنا عبد اللہ بن سعید ابو سعید الاشجری قال حدثنی عقبہ بن خالد قال حدثنا وابی ابی عریبۃ عن قتادۃ عن أنس قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم فلم اسمع احداً منهم یحقر بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے کسی سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسرے پڑھتے ہوں۔

۱۱۔ احکام الاحکام { ۷۸ } باب حرک الجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم الترمذی عن ابن مالک أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کانوا یفتتحون الصلوۃ بربا محمد بن رب العالمین و فی رواۃ صلیت مع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احداً منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم و الترمذی و الترمذی صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان کانوا یفتتحون الصلوۃ

بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فِي اَزَلٍ قَدِ اعْرِفُوْا لَا فِيْ اٰخِرِهَا هَآ

حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے ان سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھتے ہوں (زور سے) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ وہ شروع قرآن میں پڑھتے تھے اور نہ آخر میں۔

مسند انس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲۔ کنز العمال ۴/۲۶ { وَأَبَى يَكُوْدُ عَمْرًا وَعُثْمَانُ فَلَمْ يُجْهَرَا بِحَسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہیں پڑھا۔

کیوں جناب! اب تو تمام کتب صحاح و ادباتی کتب احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ جماعت میں امام زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھ سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے والا بدعتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت کا مخالف ہے۔

عبدین کا مذہب بھی اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

ابوداؤد کا عقیدہ

۱۴۔ ابوداؤد $\frac{۱۱۲}{۱۱۱}$ باب من لَدَيَّ الْجَهَنَّمِ۔

ابوداؤد نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب باندھا جس سے ثابت ہوا کہ ان کا عقیدہ بھی زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

امام نسائی کا عقیدہ

۱۴۔ نسائی شریف $\frac{۱۱۴}{۱۱۳}$ باب شَرِّكَ الْجَهَنَّمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام نسائی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب مقرر فرمایا جس سے ثابت کر دیا کہ نسائی و اس کے عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

۱۵۔ احکام الاحکام ۸۷ باب شَرِّكَ الْجَهَنَّمِ بِجِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عماد الدین تاجی اسماعیل الجلی نے بھی جہر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھنے کا باب لکھا جس سے ثابت ہوا کہ تاجی اسماعیل کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے میں تھا۔ اور حافظ تقی الدین کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جنہوں نے عدۃ الاحکام میں درج فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ سے بھی ثابت کیا گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے ایسے غلام و ماشدین و دیگر صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی صحاح کی احادیث صحیحہ و دیگر کتب سے بھی ثابت کیا گیا کہ صحابہ کرام کا عمل بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جماعت میں زور سے نہ پڑھنے پر تھا اب بھی اگر کوئی مسلمان امام جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو تم فیصلہ کر لو کہ ایسا شخص سنت منقطعہ صلی اللہ علیہ وسلم و سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و سنت محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تابع ہے یا مخالف و ماعیلینا الا ابلاغ المبین۔

باب فاتحہ خلف الامام

فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی ممانعت قرآن کریم سے

۱۔ اعراف ۹/۲۴ {وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُفْحَمُونَ۔}

اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سناؤ خاموش رہو تاکہ تم کو سمجھ لے جاؤ۔
اسی آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کو جب تم پر پڑھا جائے تو تم قرآن کریم کو خاموشی سے سناؤ۔ تو قرآن کریم خاموشی سے سناؤ فرض ثابت ہوا تو جو شخص امام کی اقتدا میں پڑھتا ہے اور قرآن کریم کو سنا نہیں وہ قرآن کریم کا مکذب ہے۔

سوال :- مروی صاحب آگے {وَإِذَا كُنْزُ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ مَرَجِدُ} کہ اپنے نفس میں اپنے رب کا ذکر کرے تو ثابت ہوا کہ مقتدی اگر دل میں چھ لیں تو جازب ہے۔
”محمّد عمر“ افسوس صد افسوس آتا بھی نہیں سمجھتے کہ {وَإِذَا كُنْزُ صَيْغَرُ} احد ہے فرض

غافل پڑھنے کے دو طریقے ہیں امام کا آہستہ پڑھنا اور زور سے پڑھنا۔ امام زور سے پڑھنے کو فرمایا کہ تم خاموش ہو کر سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر خاموش ہو کر نہ سنا تو رحمت خداوندی کے مستحق نہ ہو گے اور آگے پھر امام کے لئے بصیغہ واحد ہی فرمایا کہ سب نازیں بھری ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے نفس میں بھی ذکر کیجئے تو یہ غماز سری کا ذکر ہے اور اکیلے امام کا ذکر ہے اگر مقتدیوں کو بھی ہوتا تو اللہ تعالیٰ بصیغہ جمع فرمادیتا کہ جب امام پڑھنے لگے تو تم بھی اپنے نفس میں خدا کا ذکر کیا کرو۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خداوند کریم کا کلام متضاد نہیں کہ پہلی آیت میں فرمادیا خاموشی سے قرآن سنو اور ساتھ ہی دوسری آیت میں فرمادیا کہ نہیں! پہلے غلط کہہ چکا ہوں دل میں پڑھ لیا کہ تو یہ ممکن ہی نہیں یا اس آیت کو پہلی آیت سے منسوخ ثابت کر دو کی الّا تو ثابت ہوتا کہ وہ جمع ہے مقتدیوں کے لئے اور یہ کی اذ کثر ربک فی نفسک بصیغہ واحد امام کی خفیہ غماز کے لئے ہے۔

(۲) لَا تُخَوِّتْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجَلَّ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَعَلَهُ وَقُرْآنَهُ
فَإِذَا قُُرْئَتْ فَانْتَبِهْ قُرْآنَهُ فُتَرَاتٍ عَلَيْنَا بَيَانَهُ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو قرآن کے ساتھ نہ حرکت دیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں بے شک ہم پر لازم ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا تو جب ہم قرآن کو پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع فرمائیں پھر بے شک ہم پر لازم ہے اس کا بیان کرنا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا جائے تو آپ اس کی اتباع کریں اور اتباع اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ لَا تُخَوِّتْ بِهِ لِسَانَكَ اپنی زبان کو حرکت ہی نہ دیں۔ ہم خود آپ کو پڑھا دیں گے۔ جب جبریل علیہ السلام قرآن پڑھیں تو

رَبِّ الْعَرْشِ اَپ کا رشا و فرمائے کہ آپ اپنی زبان مبارک کو نہ ہلائیے تو جب ہمارا امام قرآن پڑھے تو ہمیں بطریق اولیٰ زبان نہ ہلانی چاہیے اور اگر امام بھی قرآن پڑھتا جائے اللہ مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پڑھتا جائے تو قرآن کی اتباع کو ترک کر کے فَاَتَّبِعْهُ قُرْآنًا کا مذب ثابت ہوتا اب اس کی تشریح حدیث شریفہ سے سن لیجئے۔

مبلغات یکصد روپیہ

انعام اس شخص کو دیا جائے گا جو کوئی آیت قرآنیہ اسی نکال کر دکھائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم خود بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ جیسا کہ ہم نے دو قرآنی آیتوں سے صحت ثابت کیا ہے کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو خاموشی سے سنو سنی کہ لبوں کو یا زبان کو آہستہ ہی حرکت نہ آئے ورنہ قرات کی اتباع کے مخالف ہو جاؤ گے۔

قرآنی حکم قرآن سناتے وقت چپکے سے سنے

نسائی شریف ۱۴۹ { اخبرنا قنبة حدثنا ابو عوانة عن
عن ابن عباس في قول الله عز وجل لَا تَجْرِكَ بِهِ زِينَتُكَ
لِتُعْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّجْمُ عَلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَهَكَذَا يُجَرِّكُ
شَفِيقُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجْرِكَ بِهِ زِينَتُكَ لِتُعْجَلَ بِهِ

إِنْ عَلَيْنَا جُعْدُهُ وَتَرَانَهُ قَالَ جَعْدُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقَرَّءُ مَا نَجْمُ مُحَمَّدٌ
قَالَ نَا سَمِعْتُمْ لَهُ وَأَنْصِتْ لَوْ كَانَ دَسُوكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا آتَاكَ جِبْرِيْلُ اسْمِعْ فَإِذَا انْطَلَقَ قَهْرًا كَمَا أَتَاهُ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَا
تُخَوِّفْ بِهِ بَنَانِكَ لِتَجْعَلَ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا جُعْدُهُ وَتَرَانَهُ کے متعلق
فرمایا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سختی
سے یعنی جلدی سے اتار کیا جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لہروں کو ہلاتے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور آپ اپنی زبان مبارک سے قرآن کو جلدی پڑھ کر
حرکت دینے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بیشک ہم پر لانی ہے قرآن کا جمع کرنا فرمایا
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ
کے سینہ میں قرآن جمع کرنا یہ ہم پر لازمی ہے۔ پھر آپ اس کو تلاوت فرمائیں تو
جب ہم قرآن پڑھنا شروع کریں تو آپ اس کی قرأت کی اتباع کریں۔ فرمایا یعنی
قرآن کو سنیں اور خاموش رہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جبریل علیہ السلام آئے آپ سن لیتے توجہ وہ چلے جاتے اس کی تعلیم کے سلسلے
آپ خود پڑھ لیتے اس سے ثابت ہوتا کہ اگر کسی پر قرآن پڑھا جائے تو اس
کی خاموشی سے سنا فرض ہے اور جو شخص نہیں سنتا وہ کذب قرآن کریم ہے۔

امام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیثیں

ابوبکر اصحابی کی نماز بغیر فاتحہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

۱۱ بخاری شریف ۱/۱۰۸ { حدیث موسیٰ بن اسمعیل قال حدثنا هام
عن الاعمش وهو زياد عن الحسن عن ابي
بكره انه انتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو سراكه
فركم قبل ان يصل الى الصف فذكر ذلك لابي بكره صلى الله عليه
وسلم فقال زادك الله حرصا ولا تعد.

حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک رکوع کرتے ہوئے اُٹھے اور صف سے اُٹھنے کے پہلے ہی رکوع کر لیا تو یہ بات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی گئی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن پھر ایسے دوڑ کر نہ ملنا۔

اس حدیث ابوبکر سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی صف میں رکوع کرتے ہوئے ملے تو آپ کی رکعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں بغیر الحمد شریف کے پوری ہو گئی اگر امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا فرض ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی پھر دوبارہ پڑھو۔ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربر و امام کی اقتدار میں بغیر الحمد شریف پڑھے نماز صحیح ہو رہی ہے

تو آج کوئی کہے کہ بغیر الحمد شریف نماز نہیں ہوتی تو ہم کیسے تسلیم کیں یا اگر تم کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ اصحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں اگر طہر اوداس نے اسی رکعت کو دہرایا ہو۔ جس میں فاتحہ نہیں پڑھی گئی تو بغیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص / مبلغات پانچ روپے انعام دیں گا۔ اور نیچے۔

مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۱}{۱۶۳}$ ابو بکر قال نا حفص عن ابن جریج
عن نافع عن ابن عمر قال اذ اجبت
والایمارداکم فوضعت یدیک علی رکتک قبل ان یؤتم
رأسه فقد اذرت۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تو آگے اس وقت امام رکوع کرنے والا ہو تو تونے
اپنے دونوں گھٹنوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لے امام کے سر اٹھانے سے پہلے
تو تونے رکعت پالی۔

مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۱}{۱۶۳}$ میمون قال اذا دخلت المسجد
فالتقم رکوع فکبرت ثم رکعت قبل ان یؤتم اذرت
فقد اذرت التکبیر۔

حضرت میمون سے روایت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تو مسجد میں آئے تو نے اللہ
اکبر کہہ کر رکوع کر لیا۔ قبل اس کے کہ قوم اپنے سروں کو اٹھائیں تو تونے رکعت
کو پورا کر لیا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام نماز میں امام کیسے سمجھے قرآن یعنی قرآن

پڑھنے سے منع فرما دیا

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن عبد اللہ بن سعد قال کانوا یقرءون خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القراء ان رواہ احمد وابو یعلی وابن اذوجال احد رجال الصیغہ۔

عبد اللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر تم قرآن کو مخلوط کرتے ہو۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن عبد اللہ بن بخیہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اقوالی ما لی انا ذع القراء ان فانتھی القراء عن القراءۃ معہ جین قال ذالک رواہ احمد وابو یعلی فی الکبیر والایوسط ورجال احمد رجال الصیغہ۔

عبد اللہ بن بخیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مقتدیوں سے کوئی ایک میرے ساتھ ساتھ

قریب پڑھتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا
بلاغت میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں تازع ہوتا ہے تو جب سے
آپ نے فرمایا آپ کے ساتھ پڑھنے سے لوگ رک گئے۔

جہری نماز میں آپ نے اہم کتنے سمجھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

۴۔ موطا امام مالک ۲۹ { مالک عن ابن شہاب عن ابن اlicمة الیعی
عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَصْرَفَ عَنْ صَلَٰۃٍ جَہْرًا فِیْہَا بِاَلْفِ اَعْرَاقٍ فَقَالَ
هَلْ شَرَّ اَمْعٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ اَلْفَا فَقَالَ رَجُلٌ نَعْمَا نَا یا رَسُولَ
اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنِّیْ اَقُوْلُ
مَا لِیْ اَنَا زَعُ الْقُرْآنَ فَاَشَکَّی النَّاسُ عَنِ الْقِرَآءَةِ سَمِعَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَبِیًا جَہْرًا فِیْہِ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِالْقِرَآءَةِ حَبِیْن سَمِعُوْا اِذَا لَکَ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
جہری سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم سے کسی شخص نے میرے ساتھ ساتھ قریب
ہی پڑھا تو صرف ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
نے پڑھا۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بے شک میں کہتا ہوں کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جگہ اڑتا ہے۔ تو

جس نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے جب سے انہوں نے یہ آپ کا ارشاد دنا۔

۵۔ نسائی شریف ۱۴۶ { شَرَّكَ الْقَهْرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ إِخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَيْسَةَ الشَّيْخِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَلِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَقُولُ مَا بِي أَنَا ذُعُ الْقَهْرَاءَةِ نَأْتِيهِ النَّاسُ عَنِ الْقَهْرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا أَذَانَ الْإِكِّ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہونے کو آپ نے فرمایا تم سے میرے ساتھ قریب ہی کسی نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے تو جب سے لوگوں نے یہ ناجہری نماز میں آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

۶۔ ترمذی شریف ۴۲۰ { حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَامِعُنٌ نَامَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ كَيْسَةَ الشَّيْخِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ

اَنفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَامًا
يَحْتَمِلُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِالْهَيْكَلَةِ
حِينَ سَمِعُوا اَذَانَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم سے قریب ہی کسی نے میرے ساتھ
پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے
ارشاد فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کبھی قرآن پڑھنے میں دقت ہوتی ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جبکہ آپ
سے یہ سنا تو تمام جہری نمازوں میں قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

سری نماز میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کی پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

مسلم شریف ۱/۱۶۲ { حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُودٍ قَتَبَهُ بْنُ سَعِيدٍ كَلَاهِمَا
عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادِ بْنِ أَوْفَى عَنْ عَمْرِانَ بْنِ حَصْبَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ أَيْكُمُ قَرَأَ
خَطِيئَتِي بِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا ذَلِمْتُ أَرْضَهَا إِلَّا الْخَبْرَ
قَالَ قَدْ عَمِلْتُ أَنْ لَبَضَكُمْ خَالِجِينَهَا.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا تم سے کون ہے جس نے میرے

پچھے سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ارادہ سوائے بہتری کے اور کچھ نہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتا ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف { ۱/۱۶۲ } حد ثنا محمد بن المثنیٰ و محمد بن بشار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظَّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ بِسْمِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلٰی فَلَمَّا انْصَوْتَ قَالَ اَيْتَكُمْ قَرَأَ اَوْ اَيْتَكُمْ الْقَارِیْ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنْ لَبَضَكُمْ خَالِئَةً عَمْرَانِ بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی آپ کے پیچھے سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی پڑھا رہا تو جب آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے جس نے میرے پیچھے پڑھا یا پڑھنے والا ہے۔ ایک نے عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا مجھے گمان ہے کہ تمہارا بعض قرأت میں مجھے خلل ڈالتا ہے۔

۹۔ نسائی شریف { ۱/۱۳۶ } فیہ اخبارنا محمد بن المثنیٰ حد ثنا یحییٰ قال حد ثنا شعبہ عن قتادة عن زارة عن عمار بن حصین

قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سُبْحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ شَاءَ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سُبْحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپ نے فرمایا یا کس نے سُبْحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے غل ڈال دیتا ہے۔

امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تکڑھے مقتدی عرف آئین کے

۱۰۔ نسائی شریف ۱/۱۳۷ { اخبرنا اسمعيل بن مسعود قال حدثنا سفيان

عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قال الإمام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

اس ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرمادیا کہ جب امام غیر المغضوب

عَلَيْهِمْ دَلَالَةُ الصَّالِينَ کہے تم مقتدی آئین کہو تو اس سے مقتدی کے لئے قرآن شریف سے الحمد شریف پڑھنے کی بھی مانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر مقتدی پر بھی الحمد شریف پڑھنا امام کی طرح فرض ہوتا تو آپ فرمادیتے کہ جب تم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہو تو امام کے ساتھ آمین بھی کہہ دیا کرو۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تخصیص امام کے ساتھ ہی نہ ہوتی بلکہ ارشاد امام اور مقتدیوں کے لئے عام ہوتا ہے لیکن میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تخصیص امام کے ساتھ مخصوص فرما کر ثابت کر دیا کہ الحمد شریف کے جملہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک امام کی قراۃ ہے اور امین مقتدیوں کے لئے خاص ہے۔ اس مضمون کی اور بھی بہت احادیث صحیحہ صحیحہ میں موجود ہیں لیکن طوالت مضمون کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں جو ذی علم و صاحب ایمان کے لئے کافی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا پورا طریقہ بغیر فاتحہ کے فرمایا

۱۔ بخاری شریف ۱/۱۱۱، ۱/۱۱۲ حدیثنا ابن الیمان قال حدثني ابو الزناد
 ۲۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 ۳۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيَوْمَ فَنَاءُ
 ۴۔ كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَأَلَ فَأَذْكُرُوا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْكُمْ حُجَّةً
 ۵۔ لَقَوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب اہم رکوع کرے تم رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب اہم پڑھنے لگے تو تم (مقتدی) خاموش کھڑے رہو

۱۲۔ ابن ماجہ ۶۱ { باب إِذَا قَرَأَ فَأَلْصَقَ أَحَدُنَا أَبُو بَكْرٍ بِنَبِيِّهِ
شَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
السَّمْعَنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَا جَعَلَ إِلَّا مَا يُسَوِّدُ تَحْرِيماً فَإِذَا اكْتَبَرَ فَكَبِّرُوا
إِذَا قَرَأَ فَأَلْصَقُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ هَوَ لَا النَّالِينَ
فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكْعَةً فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ - ۱۲

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اہم رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش رہ جاؤ

اور جب غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرو تم رکوع کرنا۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَنَّهُمْ رَبَّنَا وَلِلَّحَمْدِ کُنَّا آخِرُ نَبْکَ حدیث پڑھیں۔

اس حدیث شریف میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دو دلائل فرمائے۔ اِذَا اقْرَأَ فَاَنْصِتُوا جب امام پڑھنے لگے تو تم خاموش رہنا اور دوسرے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہنا۔

{حد ثنائین سف بن موسیٰ القطان ثنا جریس عن
۱۳۔ ابن ماجہ ۶۱} سلیمان الیتمی عن قتادة عن ابی غلاب عن حطان
بن عبد الله البرقاشی عن ابی لاشعی قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ اِلِمَامًا فَاَنْصِتُوا اِذَا كَانَ
عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ اَدْلُ ذِكْرٍ اَحَدِكُمْ الشَّهْدُ۔
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب امام پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب آخر قعدے کے
قریب پہنچ جائے تو تم پہلے التیمات پورا پڑھ لینا۔

اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا کی شرح حدیث شریف

{تاویل قولہ عناد جل د اِذَا قَرَأَ الْقُرْآنُ
۴۔ نسائی شریف ۱۴۶} فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا الْعَلَّكُمْ شَرْحُوْنَ
اخیر نا المجارو بن معاذ التومذی حد ثنا ابو خالد بن الاحمہ

عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ رِيسُكُمْ بِهِ
فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قُلْتُ لَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ مِنْ
حَمْدِهِ فَفَقُّوا أَلْهَمَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے
بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام الشہداء کبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب
قرآن پڑھنا شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب سمع اللہ من حمدہ کہے تو تم
اللہم ربنا لک الحمد کہنا۔

۱۵۔ نائی شریف ۱۴۶ { اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک
أحدثنا محمد بن سعد الانصاری قال حدثني
محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ
رِيسُكُمْ تَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ ابْنُ
عبد الرحمن كَانَ الْمُخْرَجُ يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ
الانصاری -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے جب
اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش
ہو جاؤ۔

۱۴۔ سنن الدارقطنی ۱۲۴ { قوی علی عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز
وانا اسمع حد ثکما ابو بکر بن ابی شیبہ

ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی
صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَرَ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَلَکْبَرُوْا وَاِذَا قَسَمَ
فَاَنْصِتُوْا تابعہ محمد بن سعد الاشہلی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور کوئی بات نہیں اہم بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ
اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۵۔ سنن الدارقطنی ۱۲۵ { حد ثنا محمد بن عبد اللہ بن زکریا
والحسن بن اظہر قالانا احمد بن شعیب

ثنا محمد بن عبد اللہ المخزومی ثنا محمد بن سعد الاشہلی الاصل

حد ثنی محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاِمَامُ
لِيُؤْتَرَ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَلَکْبَرُوْا وَاِذَا قَسَمَ فَاَنْصِتُوْا قال ابو
عبد الرحمن قال المخزومی یقول هو ثقہ یعنی محمد بن سعد۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور کوئی بات نہیں اہم اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے توجہ
اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھے تم خاموش رہ جاؤ۔

۱۸۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ { وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ

موسى ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَيِّدَانَ الْيَتَمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسُ بْنُ جَبْرِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ

أَبِي مُوسَى إِلَّا شَعَرِي صَلَوَةَ الْعَتَمَةِ فَذَكَرْنَا حَدِيثَ بَطْنِ لَيْمٍ وَقَالَ فِيهِ
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَوَاتَنَا
وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَنَنَا قَالَ اقِيمُوا الصَّلَوَاتِ لَعَلَّيْكُمْ مَكْرُ أَحَدُكُمْ فَإِذَا
كَبَّرَ الْإِمَامَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا -

حطان بن عبد اللہ نے کہا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں صحابہ
کی نماز پڑھائی تو نبی حدیث کا ذکر کیا۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ جب تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ ہمیں ہماری نماز کا طریقہ
سکھاتے اور ہماری غلطیوں کو بیان فرماتے۔ فرمایا صفوں کو سیدھا کر دھیر
جاہیے کہ تم سے ایک تھا امام بنے تو جب امام اٹھا کبر کہ تم اٹھ کر کبر کہ جب ان
پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۹۔ کنز العمال ۱۲۸ { إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ

فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ
غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا
رَكَعَ فَادْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا
فَصَلُّوا أَجْلُوسًا رَأَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَنَنَ الرَّبْعَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام بنی ایگیا ہے۔ تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور قرآن پڑھنے لگے تم خاموش ہو جاؤ اور جب غیر المنفوب علیہم ولا مضایں کہے تم آمین کہو۔ اور جب رکوع کرے تم رکوع کرو۔ اور جب سمح اللہ لمن حمد کہے تم ربنا وک الحمد کہنا اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر پڑھے تم بیٹھ کر پڑھنا۔

کیوں بھی اب اب تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام اور مقتدی کی نماز شروع سے اخیر تک فرمادی جس میں قرآن پڑھتے وقت خاموشی کا ارشاد فرمایا تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا دو کہ اپنے ام اور مقتدی کی نماز کا ذکر پورا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہو کہ جب ام قرآن پڑھنے لگے تم بھی ساتھ ساتھ پڑھ دیا کرو۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن اور جب باقی قرآن ام کا پڑھا ہوا مقتدی کے لئے کافی ہے تو ام کتاب ام کی پڑھی ہوئی مقتدی کے لئے کافی کیوں نہیں۔

۲۰۔ طحاوی شریف ۱۲۸ { حد ثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المحین بن عبد الاول الاحول قال ثنا ابو خالد

سليمان بن حيان قال ثنا ابن عجلان عن زيد بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کوئی بات نہیں ام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب قرآن

پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۴۱ کنز العمال ۱۲۹ { إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِمُوا صَوْرَكُمْ ثُمَّ لِيُوْكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا إِذَا قَامَ فَاقْبَلُوا

وَإِذَا قَالَ عَنِيَ الْمُحْضَبُ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ الْح (حمہ مردن عن ابی موسیٰ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کر دو پھر چاہیے کہ تہا ایک ہاتھ کر کے توجہ امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ اور جب قرآن پڑھے تو تم خاموش ہو دو جب غیر المنضرب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

مذکورہ بالا اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ امام کی اقتدا واجب ہے اور جب قرآن مجید پڑھے بلند آواز سے ہو یا آہستہ تم خاموش رہو جب مقتدا نے امام کی پیروی کرنا شروع کر دیا تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ کی ہم نے تکذیب کی کیونکہ امام کی اقتدا میں ہم نے قرآن پڑھتے وقت خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ عہد بھی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن تمام کی اقتدا باطل ہو گئی اور قرآن کریم میں بھی خداوند کریم نے اقتدا کا معیار لَا تَخْذَلْ بِهِ لِيَا نَفَسْ تَوَافَا اب تہا ہی مرضی اگر چاہو تو امام کی اقتدا میں قرآن پڑھتے وقت آہستہ ہو یا بلند آواز سے خاموش رہ کر یا جماعت نماز ادا کر لو اور اگر تہا ادل چاہے تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی سندوں اور کئی روایت سے بیان کیا گیا ہے۔ چھوڑ کر اپنے مروجی کی بات کو مستند سمجھتے

ہرے ام کی اقتدا کو باطل کر کے مستقل نماز پڑھ لو۔

اس وجہ سے جب قرآن پڑھا جائے تو اس میں سے کسی آیت کی تلاوت نہ کرے اور نہ ہی اس کی تفسیر کرے۔

ایک صد روپیہ نقد
انعام

بلا تاخیر پیش کرے گا ورنہ اہم کی اقتدا میں قرآن و حدیث مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کرے اہم کے قرآن پڑھتے وقت خاموش رہ کر اپنی غمازوں کو درست کر لو فاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ۔

سوال ”مولوی صاحب تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ نبی علیہ اسلام نے فاسخہ خفتہ الامام سے منع فرمایا ہو۔“

”محمد عمر“ دوست دیکھئے جب ربّ العزت نے پورے قرآن کی پڑھائی کے وقت سنے اور خاموش رہنے کا ارشاد فرمادیا اللہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً فرمادیا کہ جب امام قرآن پڑھنے لگے تم خاموش رہو تو یہ حکم پورے قرآن پر حاوی ہو گا یا تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ فاتحہ قرآن کریم سے خارج ہے معاذ اللہ بلکہ باقی حصہ قرآن کریم کا ایک ایک دفعہ نازل ہوا اور سورہ فاتحہ سات دفعہ نازل ہوئی اس کو اسی لئے ام الکتاب کہا جاتا ہے۔

سوال:- مولوی صاحب جب تم کہتے ہو کہ فائنل آٹم الکتاب ہے تو ماں ہر صورت بیٹوں

سے وجوداً الگ ہوتی ہے۔

”محمد ع” سبحان اللہ جو اے یاں اُمّ الکتاب کو تم نے جہانی ماں پر قیاس کر لیا ہے جسماں واللہ جنا کرتی ہے تو بچہ کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ کتابیں جنا نہیں کرتیں سورۃ فاتحہ کا شانِ باقی قرآنی سورتوں پر بمنزلہ ماں کے ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ نے جن کو قرآن کو علیحدہ کر دیا یہ فتنے کسی مولوی نے نہیں دھوکہ دیا ہے اور اگر یہی مطلب لیا جائے تو بھی مطلب ہمارا ہی نکلے گا۔ یعنی اصل ماں ہوتی ہے۔ اولاد اس کی فرع ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا اصل سورۃ فاتحہ ہے باقی قرآن کریم کی صورتیں اس کی فروعات ہیں۔ تو جب آپ نے فرمادیا کہ اہم قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش رہو تو اصل خاموشی سورۃ فاتحہ کے دقت ہو گئی۔ کیونکہ اُمّ الکتاب اصل قرآن ہے اور باقی قرآن پڑھنے کے دقت خاموشی اس کے بابت ہر گز قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہوئے ام الکتاب سورۃ فاتحہ جب اہم پڑھتا ہے تو تم بجائے خاموشی کے خود بھی پڑھتے رہتے ہو اور باقی قرآن جب پڑھا جائے خاموش رہتے ہو۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم حکم خداوندی دارِ شامصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر سہو یا مخالفت کرتے ہو۔

اہم کی مترادف مقدمی کے لئے کافی ہے

{ ۳۳۔ دارقطنی ۱۲۲ } حدیثنا علی بن عبد اللہ بن مبشر ثنا محمد بن حرب الواسطی ثنا اسحق الاذرقی عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَفَتِيَ أَعْلَى الْأَيَّامِ لَهُ تِسْعَةٌ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا ہم ہر توام کا قرآن پڑھنا تقدی کا ہی پڑھنا ہے یعنی امام کا قرآن پڑھنا تقدی کے لئے کافی ہے۔

۳۳۔ دار طہنی ۱۲۳ } حد ثنا ابو عبد اللہ محمد بن القاسم بن زکریا
المحابی باب الکوفۃ ثنا ابو کرم یب محمد بن العلاء

ثنا اسد بن عمرو عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ
عن عبد اللہ بن شداد بن ابیہاد عن جابر بن عبد اللہ قال سئل
بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ رجل یقرہ فقال
رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرف
تنازعوا فقال استخانی عن القرۃ اذ خلف رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فتنازعوا حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف امام فان قرأته
لہ قرآنۃ ورواہ الیث عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی پڑھتا تھا تو اس کو ایک آدمی نے روک دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا تو جب وہ پورا تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا حتیٰ کہ پیچھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔

حدیث احمد بن عبد الرحمن قال ثنا
۱۲۸ { عمی عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی

اللیث عن یعقوب عن النعمان عن موسى بن ابي عائشة عن
عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرْاءَةُ الْاِمَامِ
لَهُ قِرَاءَةٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراۃ یعنی قرآن پڑھنا مقتدی
کے لئے کافی ہے۔

وقال عبد اللہ بن شداد عن ابي الوليد
۱۲۹ - دارقطنی { عن جابر ابن عبد اللہ اَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ
رَجُلٌ فَتَهَادَّ كُلَّمَا انْصَرَفَ قَالَ اسْمُهُ ابْنِي أَقْدَسُ خَلْفَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرْتُ إِذْ أَلِكُ حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى خَلْفَ الْاِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهٗ قِرَاءَةُ اِبْنِ الْوَلِيدِ هَذَا
بمجهول ولعمري کہ فی ہذا الاسناد جابر اغیر ابی حنیفہ

ورواه یونس بن بکیہ عن ابی حذیفۃ والحسن بن عمار عن
موسى بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن سداد عن جابر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
آمدنی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا ظہر و عصر میں تو ایک آمدنی نے
اس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اس کو روکا تو جب وہ فارغ ہوا اس نے
کہا کہ تو مجھے منع کرتا ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتی ہوں
میں ان کی بحث ہو گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
ام کے پیچھے پڑھا تو ام کا اس کے متعلق قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے
اس میں ایک سند حسن بن عمارہ کی قوی ہے۔

۲۶۔ کنز العمال ۱۳۲ { مَا لِي اُذِيعُ الْقُرْآنَ اِذَا صَلَّيْ اَحَدٌ كُمْ
خَلَفَ الْاِمَامَ فَلْيَضْمَتْ فَاَنْ قَرِئَتْ لَهُ
فِي الْمَرْءِ وَصَلَوْتُهُ لَهُ صَلَوةٌ } (الخطيب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی ام کے پیچھے نماز پڑھے تو چاہیے کہ خاموش رہے
کیونکہ ام کی قراۃ مقتدی کی ہی قراۃ ہے اور اس کی نماز اس کی بنا دے۔ یعنی
اگر ام کی نماز صحیح ہے تو مقتدی کی بھی صحیح اگر ام کی غلط تو مقتدی کی بھی غلط ہے۔

۲۷۔ کنز العمال ۱۳۲ { لَا قِرَاءَةَ فِي خَلْفِ الْاِمَامِ بَرَقَ فِي الْقِرَاءَةِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ }

شیخ سے روایت ہے کہ امام کے پیچھے قرآن نہیں پڑھنا۔

۲۸۔ کنز العمال ۱۳۲ (ابن ابی شیبہ عن جابر)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام موجود ہو تو وہ امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ فاتحہ

خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر

۲۹۔ موطا امام محمد ۷۹ { قَالَ مُحَمَّدٌ اخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الضَّمْعَاءُ اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

قَالَ لَيْسَتْ فِي قِسْمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حُجْرًا .
بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے۔ شاید اس کے منہ میں پتھر چڑیں۔

۳۰۔ موطا امام محمد ۷۹ { قَالَ مُحَمَّدٌ اخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ كَفَتَتْهُ قِيَامَاتُهُ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ فرمایا جس شخص نے ام کے پیچھے نماز پڑھی
ام کی قراۃ مقتدی کو کافی ہے۔

فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

اخبرنا داؤد بن قیس الصراء المدنی اخبرني
۳۱۔ موطا امام محمد ۹۷ { بعض ولد سعد بن ابی وقاص أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ
أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ الدِّمِيَّ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ
فِي بَيْتِهِ جَنَرَةً -

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص ام کے
پیچھے پڑھتا ہے اس کے منہ میں آگ ہو۔

قال محمد اخبرنا داؤد سعد بن قيس
۳۲۔ موطا امام محمد ۹۷ { ثنا عمرو بن محمد بن زيد عن موسى بن
سعد بن زيد ابن ثابت يحضره عن جده أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ
خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ -

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جس شخص نے ام کے
پیچھے قراۃ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا،

۳۲۔ محمد بن شریف ۱۲۸ { حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك

عن ابی نعیم وھب بن کیسان اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَعَزَّيْقُهُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ
يَكُونُوا قَدَاءَ الْإِمَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکت
پڑھی۔ اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر
ام کے پیچھے ہر یعنی ام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

۳۴۔ موطا امام مالک ۲۸ { مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان اَنَّهُ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً

لَعَزَّيْقُهُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا قَدَاءَ الْإِمَامِ۔
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے
ایک رکت پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے
نماز ہی نہیں پڑھی مگر ام کے پیچھے (یعنی ام کے پیچھے نہیں پڑھی جائیگی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۵۔ موطا امام مالک ۲۹ { مالک عن نافع أَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ
إِذَا سَلَّ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ
قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدٌ كَمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فُحْبَةُ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ
وَإِذَا صَلَّى وَخَلَا فَلْيَقْرَأْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا
يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھا جائے یا نہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قراۃ کافی ہے اور جب ایسا نماز پڑھے تو الحمد پڑھنی چاہیے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھا کرتے تھے

حدیث ابن وہب ان مالک حدثہ عن نافع
 ۳۶۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل قل
 یقۃ اءخذ خلف الیماہ یقول اذا صلی احدکم خلف الیماہ
 فحسبہ قراۃ الیماہ دکان عبد اللہ بن عمر لا یقۃ یمظف الیماہ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے کوئی پڑھے
 فرماتے تھے جب تم سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ مقتدی کو
 کافی ہے۔

حدیث ابن مہزوم قال ثنا وہب قال ثنا
 ۳۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { شعبة عن عبد اللہ بن عمر قال یکنفیک
 قراۃ الیماہ فہو لا یجۃ عن أصحاب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قد اجعوا علی شؤک القراۃ خلف
 الیماہ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے امام کا قرآن
 پڑھنا ترے لئے کافی ہے۔ پھر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جماعت

نے اجاع کی ہے۔ ام کے پیچھے قرآن پڑھنا ترک کرنے پر۔

۳۸۔ انس الکبریٰ البیہقی ۱/۲۰۰ { واخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ ابنا ابو محمد بن حیان ثنا ابو اہیر بن

محمد بن الحسن ثنا ابو عامر موسیٰ ابن عامر ثنا الولید یعنی ابن مسلما اخبرنا مالک وابن جریج عن نافع عن ابن عمر اِنَّهُ كَاَن يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَاكَ الْاِمَامَ رَاٰ كَمَا رَاَيْتُمْ قَبْلَ اَنْ يَزُوْعَ الْاِمَامَ رَاٰ سَهْ فَقَدْ اَدْرَاكَ بِلَدِّ النَّكْعَةِ -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت آپ فرماتے تھے جس شخص نے ام کو رکوع کی حالت میں پایا تو رکوع بھی کیا پہلے اس کے ام نے اپنے سر کو اٹھایا تو ضرور اس نے رکعت کو پایا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۹۔ طحاوی شریف ۱/۱۶۹ { حدثنا ابو بکر قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حدیج بن معاویہ عن ابی اسحق عن علقمہ عن ابن مسعود قال کنت الذی یقرأ خلف الامام مسلماً فتوہ شرا با۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جو شخص ام کے پیچھے پڑھتا ہے شاید اس کے مز میں مٹی بھر جائے۔

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { عن ابي ذائل قال جاء رجل الى ابن مسعود فقال اقرأ خلف الامام قال انطت موطا امام محمد ۷۸

ذالك الامام رواه الطبراني في الكبير والوسط ورجالہ موثقون۔
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو اس نے کہا امام کے پیچھے میں پڑھوں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے کے وقت خاموش رہو ورنہ بیشک نازی میں مشغول ہو اور یہ امام تجھے کنایت کرے گا۔

۴۱۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۰۰ { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحق المزنی انہ

مکرم ثنا علی بن عاصم ثنا خالد الخداع عن علی بن لاقصم عن ابی الاحوص عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال من لعنید رک الامام را کعاً لعنید رک تلک الشکعة۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے امام کو رکع کی حالت میں نہیں پایا۔ اس نے اس رکعت کو نہیں پایا۔

۴۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ { وعن عبد اللہ بن مسعود انہ قال یا فلان لا تقرء خلف الامام الا ان تكون اماماً لا یقرء رواه الطبرانی في الكبير ورجالہ ثقات۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے فلان امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھ۔ مگر یہ کہ امام ہو پڑھا نہیں جاتا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۴۲۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ { حدیثنا بدربن العیثم القاضی ثنا محمد بن اسمعیل الاحمسی ثنا وکیع عن علی بن

صالح عن ابن الاصبغانی عن المختار بن عبد اللہ بن ابی یسعی عن ابیہ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ
الْفِطْرَةَ ۔

فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے ام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے
فطرۃ کے خلاف کیا ۔

۴۳۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ { حدیثنا محمد بن یحییٰ ثنا القاضی ابو النضر ثنا
شعبۃ عن ابن ابی لیثۃ اخبرنی رجل انه سمع اباہ
يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ ام کا قرآن پڑھنا تیرے لئے کافی ہے ۔

۴۴۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ { حدیثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا احمد بن یحییٰ
بن المنذر عن اہل کتاب ابیہ ثنا ابی ثنا

قیس بن عمار الدہقی عن عبد الرحمن بن ابی لیثۃ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی

اللہ عنہ نے جس شخص نے ام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے ضرور فطرۃ کے خلاف کیا۔

۴۶۔ من الاراضی ۱۲۶ { حدثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن الفضل بن سلمۃ ثنا احمد بن یونس ثنا عمر بن عبد الغفار

و ابو شہاب و الحسن بن صالح عن ابن ابی لیلی عن عبد الرحمن ابن لاصبحانی عن المختار بن عبد اللہ انّ علیّاً قال انما یقرأ خلف الامام من لیس علی الفطرۃ۔

بے شک حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اور کوئی بات نہیں ام کے پیچھے وہ شخص پڑھتا ہے جو فطرۃ انسانی پر نہیں۔

۴۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ { حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال سمعت محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی و مر علی

دار ابن الاصبغانی قال حدثنی صاحب هذه الدار وكان قد قراء علی ابی عبد الرحمن عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنہ من قراء خلف الامام فلیس علی الفطرۃ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص ام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے تو وہ فطرۃ انسانی پر نہیں۔

سوال۔ مولوی صاحب حدیث صحیح ہے لا صلوة لمن لم یقرأ بغایت کتب نہیں نماز اس شخص کی جس نے فاتحہ کتاب یعنی الحمد شریف نہیں پڑھا۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں بلکہ عموم ہے ایسا ہی امام بغیر فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ تم اپنی نمازوں کو فاتحہ چھوڑ کر کیوں نازیباں کرتے ہو۔

لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحہ الكتاب کجواب

”محمد عمر“ جناب آپ بیچارے علم عربی سے ناواقف ہیں۔ اکیلے کا حکم علیحدہ ہر نماز ہے اور جماعت کا حکم اکیلے کا نہیں رہتا بلکہ احکام جماعت الگ ہیں لاصلوۃ لمن اس میں من و احد کے لئے ہے۔ نہیں نماز اس اکیلے شخص کی جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ حکم واحد کا تم چپاں کر دو جماعت پر تو یہ خلاف قاعدہ ہے واحد اور جماعت کے لئے حکم یکساں تب ہر نماز حکم بصیغہ جمع ہر نماز محرم واحد ہر یا جماعت میں۔ جب ہر پرے پر اکیلے عرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم واحد کا فرمایا تو واحد میں محرم ہو گا نہ جماعت۔

سوال۔ یہ تاویل تمہاری ہے یا پہلے بھی کسی نے اس کو بیان فرمایا ہے۔

”محمد عمر“ جناب صرف تاویل نہیں بلکہ حقیقت ہے جو عربی قاعدہ کے مانتے ہیں ان کی کئی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ مقدمین سے یہ مطلب حدیث ثابت ہو تو سن رفیعہ مختصر انونے کے طور پر ایک حدیث پیش کرنا ہے۔

۴۸۔ ترمذی شریف ۴۴۱ امام احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی ﷺ
 اَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاصَلٰوةٍ لِّمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدًا وَاُخْبِيْهُ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
 حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلَّى رُكْعَتًا لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاَمْرِ النَّبِيِّ اِنْ فَلَمْ
 يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ذَا الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ كَهَذَا رَجُلٌ مِّنْ
 اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاوَلْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاصَلٰوةٍ لِّمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِنْ هَذَا اِذَا

كَانَ وَحْدَهُ۔

اور یکن ام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لاصَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا كِتَابُكَ کے معنی فرمائے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر اس شخص کی نماز نہیں جو اکیلا ہو۔ اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دلیل اخذ فرمائی ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی جس میں اُمّ القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب ام کے پیچھے ہو (نہ ہو جاتی ہے) احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ آدی جابر بن عبد اللہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا اس نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لاصَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا كِتَابُكَ کے معنی کی تائید کی ہے کہ واقعی بغیر الحمد شریف کے نماز نہیں ہوتی جب اکیلا ہو۔

کیوں جناب! اب تو امید ہے کہ تسبی ہو گئی ہوگی۔

(۱) بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رکوع میں طے ہیں تو ان کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے درست ہو گئی جو دلیل ۱ سے واضح ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی صحابہ کرام رکوع میں شامل ہو کر بغیر سورہ فاتحہ نماز ادا کرتے رہے یہ ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کا عمل جو دلیل ۲ اور ۳ سے واضح ہے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطلقاً قرآنی

کریم پڑھنے سے منع فرماتے ہے سورۃ فاتحہ ہر یا کوئی اور سورۃ فاتحہ قرآن کریم ہے۔ بلکہ نہ نماز میں ہو کر منع فرماتے ہے۔ اور پڑھنے والا بھی سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک ہی ہوتا تھا۔ جس کو منع فرما دیا گیا اور اس کے متعلق کئی احادیث مرفوعہ ہیں۔ تو مقتدیوں کو اپنی اقتدائیں مطلقاً قرآن پڑھنے سے ناراض ہو کر منع فرمایا یہ قرآن کریم کی ہر سورت کو پڑھنے سے روکتا ہے۔ اب تم فاتحہ پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث نہ بنو تو یہی یہ تمہیں طاقت ہے ہم تو اہم کی اقتدائیں قرآن سننے والوں سے ہیں کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مطلوب ہے۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے احباب کو نماز باجماعت کی ترتیب و اصول اللہ اکبر سے مجد سے تک بیان فرمائے۔ جو اہم کی اقتدائیں مقتدی کو قرآن پڑھنے کے وقت میں غامض رہنے اور سننے کا حکم صادر فرمایا جس کے متعلق بے شمار صحیح حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں اہم اور مقتدی کے مسائل مزدوری میں کوئی ایک حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہیں جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ اہم قرآن پڑھنے لگے تو تم بھی ساتھ ساتھ پڑھنے جاؤ۔ اگر ایسی حدیث کوئی شخص دکھائے تو جانتو انہم جو چاہے حاصل کرے۔

(۵) مقتدی کے لئے اہم کی اقتدا واجب فرمائی اور اقتدائیں خاموشی کو اختیار فرمایا اور اقتدا میں قرآن پڑھنے کو غلات اقتدا کا اعلان فرما دیا۔

(۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اہم کے پیچھے قرآن پڑھنے والے کے متعلق کوئی کہتا ہے مٹی بھری جائے گی۔ کوئی صحابی فتویٰ دیتا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی کوئی صحابی حکم صادر فرماتا ہے کہ اہم کی اقتدائیں پڑھنے والوں کے منہ میں آگ لانا پسند کرتا ہوں معزالاسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ اہم کی اقتدائیں پڑھنے والوں کے منہ میں پتھر پھرنے

کا ہے۔ حضرت باب العلم کا فتویٰ کہ امام کہے پیچھے پڑھنے والا فطرۃ انسان کے خلاف کرتا ہے۔ جو قرآن نہیں سنا۔

(۷) رب المرت کا فتویٰ کہ قرآن کریم پڑھا جائے تو قرآن سنا اور خاموش رہنا فرض ہے
(۸) قرآن کریم پڑھنے کی اقتداء لا تحرقک بک یسائیک سے فرامادی اور اقتدائی پڑھنے والے کو مخالف قرآن ثابت کر دیا۔

اب فیصلہ ان تمام پیش کردہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوار ایمان پر ہے۔

سوال سروری صاحب فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ بفضلہ خوب سمجھ میں آگیا اور انشاء اللہ آئندہ ام کی اقتدائی میں فائز یعنی الحمد پڑھنے کی کبھی جرأت نہیں کر ملے گا۔ کیونکہ امام کی قرائت مقتدی کو کافی ثابت ہو گئی بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ امام کی اقتدائی الحمد پڑھنا اقتدائے خلف ہے لیکن اس مقام پر ایک اور شک ہے جو مجھے متزلزل کرتا ہے سبابقہ جتنے بھی بزرگان دین تھے سب سے سنا رہا ہوں۔ کہ ضاد کو صحیح پڑھتے تھے کچھ شریف اور مدینے شریف میں بھی ایسے ہی پڑھتے دیکھا لیکن آج کل بعض ایشیائی علاقے میں مہارے ہاں ضاد کو مثلاً با القار پڑھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کے تسلی بھی محققین فرمائی تاکہ شک دور ہو جائے۔

”محمد عکرم“: شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر عمدہ پڑھے تو نوبت کفر تک پہنچ جاتی ہے ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ضاد کو ظاہر پڑھنا شرعی ہے

۱۔ کتاب الافکار: وَكُنْ قَالٌ وَلَا الضَّالِّينَ بِإِطَاعَةِ بَلَلْتُ صَلَاتَهُ
لِلنَّوَى ۲۳ عَلَى أَرْجَحِ الْوُجْهِينِ لِأَنَّهُ لَيَجُزُّ عَنِ الضَّادِ بَعْدَ
التَّحْلِيمِ فَيُعَدُّ مَأْمُورًا -

اور اگر نماز پڑھنے والے نے وَلَا الضَّالِّينَ کو ظاہر پڑھا تو اس کی نماز باطل
ہو جائیگی۔ دونوں وجہوں کے راجع ہونے کی بنا پر مگر لیکن کے بعد ضاد سے اگر
عاجز ہو تو معذور ہے۔

ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک بھی وَلَا الضَّالِّينَ کو ظاہر پڑھنے والے کی نماز باطل
ہو جاتی ہے۔ یعنی نمازیں وَلَا الضَّالِّينَ پڑھنے والے کا نماز پڑھنا یا نماز کو ترک کرنا یکساں
ہے گویا کہ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھنے والے نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

اب اہل حدیث کے دعوے رکھنے والے اگر ضاد کو ظاہر پڑھیں تو وہ جماعت محدثین کے
نزدیک بے نماز ہیں ان کی نماز صحیح نہیں اور جہاں ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتے ہیں وہ تمام تقلید
کی نمازیں باطل کرتے ہیں نہ معتدلیں کی نماز درست اور نہ ہی اہم کی اب تہا رہی مرضی۔

۲۔ شرح فقہ اکبر: وَفِي الْحَيْظِ سَلِّ إِلَى مَامُ الْفَضْلِ عَنْ يُقَرُّ
الضَّادُ الْمَجْمُوعُ مَكَانَ الضَّادِ الْمَجْمُوعِ أَوْ يُقَرُّ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَكَانَ أَصْحَابِ النَّارِ أَوْ عَلَى
۲۰۵

الْعَكْسِ فَقَالَ لَا يَجُزُّ نَمََا مَامَتُهُ وَكُنْ تَعَمَّدَ يَكْفُرًا قُلْتُ أَمَا
كُنْتُ تَعَمَّدَ كَفَرًا أَفَلَا كَلَامَ فِيهِ -

کتاب محیط میں مذکور ہے کہ امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ سوال کئے گئے ایسے شخص کے متعلق جو ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتا ہے یا اصحاب الجنتہ کی جگہ اصحاب النار پڑھے یا اصحاب النار کی بجائے اصحاب الجنتہ پڑھے تو امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسے شخص کی ہمت جائز نہیں اور اگر عمداً ضاد کی بجائے ظاہر پڑھتا ہے۔ یا اصحاب الجنتہ کی بجائے اصحاب النار پڑھتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔

علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر عمداً پڑھے تو کافر ہو جاتا ہے اس میں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔

۳۔ فتاویٰ قاضی خان
{ دَنُو قَسْرَءِ اِلَّا مَا اَظْهَرَ تَمَّ بِاِذَا الظَّاءُ تَفْسِدُ
صَلَاتُهُ اِذَا اُكْرِيَ اِلَّا مَا اَظْهَرَ تَمَّ بِاِذَا
اِلَّا مَا اَظْهَرَ تَمَّ بِاِذَا }
اگر نماز فاسد ہو جائیگی۔

۴۔ فتویٰ قاضی خان
{ دَنُو قَسْرَءِ اِلَّا مَا اَظْهَرَ تَمَّ بِاِذَا الظَّاءُ تَفْسِدُ
صَلَاتُهُ }
۵۔ کبیری ۴۴۹
اگر نماز فاسد ہو جاتی ہے

۶۔ فتویٰ قاضی خان
{ دَنُو قَسْرَءِ غَيْرِ الْمُعْظُوبِ بِالِظَّاءِ اِنْ
بِالدَّالِّ تَفْسِدُ صَلَاتُهُ }
۷۔ کبیری ۴۴۹
اگر غیر المعظوب کی بجائے غیر المعظوب ظاہر یا دال سے پڑھے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

۸۔ فتویٰ قاضی خان ۴۴۹ (۹) کبیری ۴۴۹ { دَنُو قَسْرَءِ اِلَّا مَا اَظْهَرَ تَمَّ بِاِذَا الظَّاءُ تَفْسِدُ }
اگر نماز فاسد ہو جاتی ہے

فتویٰ قاضی خان
۱۰۔ کبیری ۴۴۹
۱۱۔ کبیری ۴۴۹
وَلَسَوْتُ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ فَتْحًا
بِالْظَّالِمِينَ لَقَدْ مَلَأَتْهُ أَوْدَانُكَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ فَتْحًا
پڑھے تو اس کی نازناں سدھر جائے گی۔

۱۲۔ فتویٰ تاحی خان ۱/۱۴۱ { اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِی تَضْلِیلٍ قَسْرًا ۖ بِالدَّالِ
۱۳۔ کبیری ۴۴۹ { اِنِّیْ تَذْلِیْلٌ لَا تُفْسِدُ صَلَٰتُهُ وَنَوَاقِدًا
بِالْظَّالِمِ لُفْسًا ۚ صَلَٰتُهُ ۚ اور اگر فی تَضْلِیلِ کو ذال سے تذلیل پڑھا
تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر ظالم سے پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۴۔ فتویٰ قاضی خان $\frac{1}{14}$ اَکِیْدَ هُمْ فِي تَضْلِيلٍ تَرَابِ الظَّالِمِ
 ۱۵۔ کبریٰ ۴۴۹ اَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ تَضِلَّ كَيْدَهُمْ
 فِي تَضْلِيلٍ قَارِءِ پڑھے بعض نے کہا کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

۱۴۔ فتویٰ قاضی خان $\frac{۱}{۱۳۸}$ | الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَرَأْ
کبریٰ ۲۵۰ | يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَرَضَ فَعَسَىٰ أَمْرُهُ الَّذِي
فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَنُبَوِّدَ لَكَ فِيهِ نَفْسًا وَمَن يَكُنِ الْفَاسِقُ
جلے گی۔

۱۷- قَوْلِي قَامِي خَانَ ۱/۱۳۹ | فَقَدْ كَوْنٌ فِيهِمْ الْجَمُّ قَدْ أَبَا الظَّأ
۱۸- كَبِيرِي ۲۵۰ | فَكُونُوا يَا اللَّهُ إِلِي تَفْسَدَ صَلَاتُهُ

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ ظَارَ سَ پڑھے فَزَطَّ يَازَال سَ پڑھے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۹۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۰۱ قَالَ الْقَاضِي الْأَمَامُ أَبُو الْحَسَنِ وَالْقَاضِي

۲۰۔ فتویٰ بزار یہ ۱/۲۴۱ | الْأَمَامُ أَبُو عَاصِمٍ إِنَّ تَعَمُّدَ ت

قاضی امام ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی امام ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر عمدًا ضاد کو ظار پڑھے نماز فاسد ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا ائمہ فقہاء کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ضاد کو ظار پڑھنے سے نماز فاسد

ہو جاتی ہے اور یہ تمام فقہاء کا اتفاق ہے لہذا بعض نے کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔

لے حقیقت کے دعویٰ رکھنے والا ضاد کو ظار پڑھ کر کیوں مسلمانوں کی نمازیں ضائع کرتے

ہو اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجرم اور تارک نماز بنانے ہو مسلمان بیچارہ امتہا کی

اقتدائیں نماز ادا بھی کرتا ہے پھر بھی نماز ادا نہیں بلکہ خدائی مجرم لکھا جاتا ہے لیکن تم صرف

مذہبی ضد کی بنا پر ضاد کو ظار پڑھ کر قرآن کو اٹا پڑھ رہے ہو الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں کر

سکتے تو معافی میں ہی تغیر پیدا کر کے مسلمانوں کو مجرم بنا رہے ہو۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رو

تم آگے جاوے یا نہ مارو

وَإِذَا قَرَأْتَ مَكَانَ الذَّلَالِ الْمُجْتَمِعَةِ بِالْظَّاهِرِ

الْمُجْتَمِعَةِ وَقَرَأْتَ الظَّاهِرَ الْمُجْتَمِعَةَ مَكَانَ الضَّادِ

الْمُجْتَمِعَةِ أَوْ عَلَى الْقَلْبِ مِثَالُ الْأَوَّلِ إِنَّمَا

لَوْ قَرَأْتَ دَنَظَّ الْأَعْيُنِ مَكَانَ سَلَّطَ وَبِمَا ظَهَرَ مَكَانَ دَرَأَ

۲۱۔ غنیۃ المستعلی

مجلسی ۴۴۸

مَثَلُ الشَّافِيِ الْمَغْضُوبِ مَكَانَ الْمَغْضُوبِ وَمِثَالُ الثَّالِثِ طِعْفُ
 الْحَيَاةِ مَكَانَ ضِعْفِ الْحَيَاةِ فَتُفْسِدُ صَلَاتُهُ وَعَلَيْهِ أَمْرٌ عَلَى
 الْقَوْلِ بِالنَّفَادِ أَكْثَرُ الْأَمَّةِ لِلتَّغْيِيرِ الْفَاحِشِ الْبَعِيدِ -
 اور جب کسی نے ذال کی بجائے ظالم پڑھا اور ظالم کی بجائے ضالم پڑھا مثال
 اول اگر تِلْكَ الْأَعْيُنُ کی بجائے تِلْكَ الْأَعْيُنُ پڑھا اور ذوال کی
 بجائے ظالم پڑھا اور دوسری مثال مغضوب کی بجائے مغضوب پڑھا اور
 تیسری مثال ضِعْفِ الْحَيَاةِ کی بجائے طِعْفُ الْحَيَاةِ پڑھے تو اس کی
 نماز فاسد ہو جائے گی اور اس سے نماز فاسد ہونے کا فتنی اکثر اللہ کا سپکیر ہو گا
 ہے بہت معنی متغیر ہو جاتے ہیں۔

آہستہ آہستہ کے دلائل قرآنیہ

نخست خداوندی کا ثواب

مَلِكٌ ۙ إِنَّ الَّذِينَ يُخَفُّونَ وَتَجَهَّرُ بِالنَّيْبِ لَمْ تَقْضِ
 وَاجِبٌ كَيْفَ -
 بے شک وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے

خداوند کریم سینے کے رازوں سے واقف ہے

ملک ۲۹ { قَا سِرُّدَا قَوْلُكُمْ اَوِ اجْمَعُوا اِبِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْدِ

اس اپنی بات کو آہستہ کہو یا زور سے بے شک وہ سینے کے رازوں کو بڑا جاننے والا ہے۔

اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم سری و جہری دونوں کو سننے والا ہے۔ لیکن قَا سِرُّدَا قَوْلُكُمْ سے آہستہ کہنے کو مقدم فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ رب کریم کو آہستہ اندر ڈر لکھا جائے تو جلدی قبول فرماتا ہے۔ جیسا رب العزت کا ارشاد ہے۔

رب کریم کو عاجزی سے اور آہستہ پکارنے کا ارشاد خداوندی

الاسرار ۱۰ { اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِلِيْنَ

اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ پکارو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس آیت کریمہ سے چار قوانین ثابت ہوئے۔

۱) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا حکم۔

۲) دعا عاجزی سے مانگی جائے اور زور سے دعا مانگنے کی ممانعت ثابت ہوئی

۳) آہستہ اندر پوشیدہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ زور سے آہستہ کہنے والا نہیں دفعہ بھی زور سے

کے تو ناکام ہو گئے۔

(۱۷) جو کفر شروع اور خفیہ کے خلاف دعا مانگے گا وہ جو عہدیت سے تجاوز کر کے اَلْجَبَّارِ الْمُسَكِّبُو کا منظر ہے اس لئے اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ کے قارئین خداوندی سے عجب خدا بننے کا مستحق نہیں اور جس سے رب کریم کو محبت نہ ہو اس کی دعا رد فرما دیتا ہے تو زور سے آمین کہنے والے کی دعا منظور نہیں ہو سکتی اور آہستہ کہنے والا عاجز دعا سے کبھی خالی نہیں لوٹ سکتا۔ صیغے۔

مریم { ۱۱۶ } کہ یٰعص ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدُکَ ذِکْرَیَّ
اِذْ نَادٰی رَبُّہٗ بِنِدَیْ خَفِیًّا

ذکر آپ کے رب کی رحمت کا۔ اس کے بندے ذکر کیا علیہ السلام پر۔
جب پکارا اس نے اپنے رب کو پوشیدہ پکارنا۔ جب ذکر کیا علیہ السلام نے
رب کریم کو پوشیدہ آہستہ دعا کی تو رب العزت نے فوری منظوری کا اعلان فرما دیا۔ فرمایا
یَا ذِکْرَیَّ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اِشْمٰہُ یُحٰی لَمَّا یَجْعَلْ لَہٗ مِنْ قَبْلِ سَمِیًّا۔
اے ذکر یا ہم تمہیں لڑکے کی مبارک فیتہ ہیں جس کا نام یحییٰ ہے اس سے پہلے ہم نے اس
نام کا بنایا ہی نہیں۔

آہستہ اور عاجزی سے دعا مانگنا قرآن کریم سے ثابت ہو گیا اور آہستہ دعا مانگنا انبیاء
علیہم السلام کی سنت ثابت ہوئی۔

آہستہ آمین کا ذکر

ترمذی شریف { ۱۳۳ } وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن مسلمۃ

بن عقیل عن جرجانی الغبس عن علقمة بن وائل عن أمیه ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرءَ عَزَّوَجَلَّ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
 لَظَالِیْنِ فَقَالَ آمِیْنٌ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -
 وائل بن جرجانی والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عَزَّوَجَلَّ
 الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا لَظَالِیْنِ پڑھا تو اس نے کہا آمین اور آپ
 نے آواز کو آہستہ کیا۔

بہتم شریف ۱۱۰ { ابن جعفر ثنا یونس بن حبيب ثنا ابو داود
 الطیاسی ثنا شعبۃ اخبرنی سلمۃ بن کھیل قال سمعت
 جرجاناً بالغبس قال سمعت علقمة بن وائل يحدث عن وائل
 وقد سمعته من وائل انه صلى رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فلما قرءَ عَزَّوَجَلَّ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا لَظَالِیْنِ قَالَ
 آمِیْنٌ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جب آپ نے غیر المغضوب علیہم
 ولا الظالین پڑھا تو اس نے آہستہ آواز سے آمین کہی۔

ربیع و مجہدین بغیر رفع یدین نماز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 (۱) بخاری شریف ۱۱۰۲، بخاری شریف ۱۱۰۳، ترمذی شریف ۱۱۰۴
 (۲) ابوداؤد ۱۱۰۵، احکام الاحکام ۳، (۴) نسائی شریف ۱۱۰۶

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَهُ فَصَلَّى كَمَا
صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ ثَلَاثًا وَقَالَ وَالَّذِي بَخَّكَ
بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ عَزِيدُكَ -

فَعَلِمَنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاكْبَرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَشَاءُ
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ سَجُدْ حَتَّى
تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَائِسًا وَافْعَلْ فِي صَلَاتِكَ
كُلَّهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبصریں داخل ہوئے تو ایک اور آدمی بھی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی۔ پھر
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام علیکم کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور
فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی تو وہ لوٹا پھر اسی نے نماز
پڑھی صیحا کہ اُس نے پڑھی پھر وہ آیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام
علیکم عرض کیا تو آپ نے فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی تھی

دفعہ ایسے ہی واقعہ ہوا اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس سے اچھی نماز میں نہیں ادا کر سکتا تو آپ مجھے سکھا دیجئے پھر آپ نے فرمایا جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہو پھر قرآن سے جو تجھے آسان ہو پڑھ پھر رکوع کرتی کہ تو رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے پھر اٹھ حتی کہ تو برابر ہو جائے کھڑا ہونے والا پھر سجدہ کرتی کہ مطمئن ہو جائے تو سجدہ کرنے والا پھر اٹھ حتی کہ مطمئن ہو جائے تو بیٹھنے والا اور اپنی تمام نماز میں ایسے ہی کر۔

رفاعہ بن رافع سے یہی روایت ہے

۵۔ ابن ماجہ ۵، { حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبدہ بن سلیمان عن حارث بن ابی الرجال عن عمرہ قال قلت لآلئ عائشۃ کیف کانت صلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضاء فوضع یدہ فی الإناء سمی اللہ ویسئم اوضوء ثم یقوم مستقبل القبلة فیکم ویرفع یدہ حد و منکبہ ثم یرکع فیضع یدہ علی ركبته ویمشی بعصم یدہ ثم یرفع راسہ فیمیم صلیہ ویقوم قیامًا هو اطول من قیامکم قلیلًا ثم یسجد فیضع یدہ فیما ہ القبلة ویمشی فی بعضیہ ما استطاع فیما راایت ثم یرفع یدہ فیمس علی قدامہ

الْبُشْرَى وَ يُنْصَبُ الْمِيْمَتَى وَيَكْنَاهُ أَنْ يَسْقَطَ عَلَى سَيْفِهِمُ الْإِلَاسِي
عمر سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نازکیسی تھی حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دھڑکتے تو جسم اللہ چڑھ
کہ اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالتے اور وضو کو پورا کرتے پھر تپے کو منہ کے کھڑے
ہو جاتے اور اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے
پھر رکوع کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دونوں
بازوں کو پیچیدہ رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے نویدھا کہتے اپنی پشت
مبارک کو سیدھے کھڑے ہو جاتے وہ تنہا قیام سے کچھ لینا ہوتا تھا۔ پھر چڑھ
کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تلبس رکھتے اسطاعت کے موافق دونوں کہنوں
کو پیلیوں سے دھڑکھتے جو میں نے دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے
بائیں قدم پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں جانب پر گرنے کو مڑوہ
سمجھتے۔

۱۱) اس حدیث شریف سے قصے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا ثابت
ہو گیا۔

۲- رکوع و سجود میں علم رخ دیدنی ثابت ہوا ہے۔

۳- صرف بائیں طرف گر کر بیٹھنا منع ہوا۔

(۸) نسائی شریف ۱۶۱۶ (۹) ابوداؤد ۱۶۱۷ (۱۰) نسائی شریف ۱۶۱۸

اخیر نا اسمعیل بن مسعود حد ثنا خالد حد ثنا سجد بن قتادہ

عن یونس بن حبیرون عن حطان بن عبد اللہ اَنَّہ حدثہ اِنَّہ
 سَمِعَ اَبَا مُوسٰی قَالَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ خَطَبَنَا وَتَبَّعِنَا لَنَسْتَلْزَمَ
 وَعَلَّانَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ مَا قِيَمُوا اَصْفُوْكُمْ ثُمَّ
 لِيُوْكُمْ مِّمَّكُمْ اَحَدٌ كَمَا فَاِذَا كَبَرُوْا اِلَیْكُمْ فَلْيَكْبَرُوْا اِذَا اَقْرَبَ
 غَیْرُ الْمُخَضُّوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْا اٰمِیْنَ —
 یُحِبُّكُمْ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَرُوْكُمْ فَكَبَرُوْا وَادْكَعُوْا اَفَیْنَ اِلَیْكُمْ فَمَنْ قَبْلُكُمْ
 وَیَسِّرْكُمْ فَمَنْ قَبْلُكُمْ قَالَ یٰۤاَبُو اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّیْكَ فَتَلَّیْكَ وَاِذَا
 قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہُ فَقُوْا — اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ التَّحَدُّیْمُ
 اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰی یَسٰرٍ نَّبِیِّہُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
 اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہُ فَاِذَا كَبَرُوْا سَجَدُوْا وَادْكَعُوْا اَفَیْنَ اِلَیْكُمْ
 یُحِبُّكُمْ فَمَنْ قَبْلُكُمْ قَالَ یٰۤاَبُو اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 فَتَلَّیْكَ فَتَلَّیْكَ ۞

اس کے آگے ابوداؤد کے الفاظ ہیں - فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ

اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدٍ كَمَا اَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ ۞

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ
 سنایا اور ہمارے لئے ہمارے سن کر بیان فرمایا اور ہماری نمازوں کا ہمیں طریقہ
 سکھایا تو فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیسہ کا رکھ پھر چاہیے کہ تمہارا الیک
 تمہاری امامت کرے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور امام غلبہ اللہ علیہ وسلم
 عَلَیْہِمْ وَالضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو - تمہاری دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

گا۔ اور جب اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پھر ضرور سلام
 تمہارے پہلے رکوع کرے اور تمہارے پہلے اُٹھو۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تو یہ حکم اسی کے ساتھ ہے اور جب ام کہے سَمِعَ اللہُ لِقَی حَیْدَہِ کہ تم کہو اللہُ سَمِعَ
 رَبَّنَا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ تمہارے کلام کو سنا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میں یا جس شخص نے
 اس کی تعریف کی تو جب ام اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ
 کرو تو بے شک ام تمہارے پہلے سجدہ کرے اور تمہارے پہلے اُٹھو پھر یہ عمل ام
 کے ساتھ ہی ہے۔ اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اہم ثبات ہوتے
 رکوع و سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں۔

(۲) ام کہے غَیْرُ الْمُعْضُنِ بِعَلْبِہُمْ وَالْأَصْلَابِیْنَ تک پڑھنا ہے اور
 مقتدی کے لئے صرف آمین کہنا فاتحہ ام کی اقتدائیں پڑھنی جائز نہیں۔

(۳) یہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ کی زبانی ہے جو شخص رفع یدین
 خدا رکوع سجدہ کرتا ہے یا ام کہے پچھو الحمد للہ تو وہ بھی ملکہ و کذاب مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے۔

بذات خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے کیا

۱۱) مُسْلِمٌ شَرِیْفٌ ۱/۱۱۱ | حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ بَن
 سَعِیدَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیدَ بْنَ
 ابْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اَنَّ دَسْوَلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَنَدَى رَجُلًا فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
 لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
 حَتَّى تَفْعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
 بِالْحَقِّ مَا أَحْنَ غَيْرُهُ لَهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ
 فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اسْكُرْ حَتَّى
 تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ اسْكُرْ حَتَّى تَحْتَدِكَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
 سَاحِدَاكَ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَانِبَاكَ ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ
 كُلِّهَا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً بنی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی پھر آیا
 تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا فرمایا
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رک جاپھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی
 تو لوٹا آدمی پھر اس نے نماز ادا کی جیسا کہ اس نے پہلے پڑھی تھی پھر حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جا پھر

نماز پڑھو بے شک تم نے نماز ادا نہیں کی حتیٰ کہ اس نے تین دنہ ایسے ہی کیا تو آدمی نے عرض کیا کہ حضور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق سبح و تعالیٰ فرمایا ہے اس سے اچھی نماز کا علم نہیں آپ سکھا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو کھڑا ہو نماز کی طرت تو اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ جو تجھے قرآن سے آسان ہو پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر پھر سر کو اٹھا حتیٰ کہ تیرا سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کر پھر اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے تو بیٹھ جائے پھر اپنی تمام نماز میں یہی کر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں نہ رفع یدین عند الركوع ولا سجود اور نہ ہی

جلسہ استراحت

۱۲۔ نسائی شریف ۱۵۸ { اخبرنا سويد بن نصر قال اخبرنا عبد الله بن المبارك عن يونس عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة جئنا استخلفه فمر وان على المدينية كان اذا قام الى الصلاة المكتوبة كبر ثم يكبر جئين يركع فاذا رفع رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم يكبر جئين يهني ساجداً ثم يكبر جئين يهني من الثنتين بعد التشهد يفعل حتى يقضى ما صلاته فاذا قضى صلاته وسلم اقبل

عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالُوا وَاللَّيْلُ لَفِي يَدَيْهِ أَلَيْسَ لَكُمْ صَلَوةٌ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بے شک جب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مردان نے دینے کا غیظ مقرر کیا اس وقت فرضی نماز کے لئے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا جب رکوع کیا پھر جب رکعت سے اپنے سر کو اٹھایا سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ دَبَّأُوا لَكَ الْحَمْدُ کہا پھر جب سجدے کو گئے تو اللہ اکبر کہا پھر جب دونوں سجدوں سے اُٹھے اللہ اکبر کہا۔ امتحانات کے بعد ایسا ہی کرتے حتیٰ کہ اپنی نماز کو اپنے پر اکر لیا اور سلام کہا مسجد والوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں نے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف ۱/۱۶۹ { حدیثنا محمد بن رافع قال نا عبد السزاق قال نا ابن جریج قال اخبرني ابن شهاب

عن ابي بكر بن عبد الرحمن انه سمع ابا هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يسركم ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يسركم صلبه من الركوع ثم يقول وهو قائم ربنا ذلك الحمد ثم يكبر حين يلهوى ساجداً ثم يكبر حين يسركم رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يسركم رأسه ثم يفعل مثلاً ذاك في الصلوة كلها حتى يقضيها ويكبر حين

يَقُومُ مِنَ الْمَغْثَى بَعْدَ الْخُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّي لَا أَتَكَلَّمُ
صَلَاةً بِدَسْتَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب رکوع کرتے اور جب
وہ اپنی پشت مبارکہ کو رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے اور کھڑے
کر ہی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فرماتے پھر جب سجدہ کرنے والے گرتے تو اللہ اکبر فرماتے
پھر جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر
فرماتے جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے پھر اپنی پوری نماز میں ایسے ہی کرتے تھے کہ نماز
پوری ہو جیتے اور جب دوسری رکعت کے اتحیات کے جلسہ سے اٹھتے تو اللہ اکبر
فرماتے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ اپنی نماز میں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کی ہے۔ جلوس سے مراد جلسہ شہید ہے جیسا کہ
نسائی شریف ۱/۱۸۸ نمبر ۱۲ میں اور گرد چلک ہے۔

حدثنا يحيى بن موسى نا ابو معاوية نا خالد
۱۲۔ ترمذی شریف ۱/۲۸۸ { بن ایاس عن صالح مولی التمیمی عن
ابی حمیرة قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فِي
الصَّلَاةِ عَلَى صَدَقٍ رَقْدًا فَيَقُولُ اَبُو عَيْنٍ حَدَّثَنِي اَبِي هُرَيْرَةَ
خَلِيهِ اَنَّ عَلَّ بْنَ اَهْلٍ الْعَلَمِ يَخْتَصِمُونَ اَنْ يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ فِي
الصَّلَاةِ عَلَى صَدَقٍ قَدْ مَنَعَهُ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں

اپنے پاؤں کے سینے میں لٹھتے تھے۔ ابو عیسیٰ نے کہا اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ اولیٰ ناز میں قدموں کے پنجے کے بل اٹھتا ہے۔

۱۵۔ طحاوی شریف ۱/۱۳۳ { حدیث ابو بکرۃ قال ثنا مقل قال ثنا سفیان
قال شاذان بن ابی زید بن ابی زیاد عن ابن ابی شیبہ
عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
لکذلاً محتاجاً یصلوۃ رفع یدہ حتی یمس انابجھما ماء قریباً
من شحنتی اذنیہ ثم لا یعوقد۔

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لئے جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ دونوں کانوں کی پھیر کے قریب آپ کے دونوں انگلیں ہوتے پھر نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل واضح ہیں۔
۱۔ کانوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو برابر کرنا۔

۲۔ صرف نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہنا پھر تمام نماز میں رفع یدین نہ کرنا۔

۱۶۔ نسائی شریف ۱/۱۹۱ { وکیع حدیثنا سفیان عن عاصم بن کلیب
اخبرنا محمود بن غیلان المہذبی حدیثنا

عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ قال
الا اصابکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی فلم یز فم یدہ الا مرفوعاً واحداً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا
کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاؤں تو اس نے
نماز پڑھی سوائے ایک دفعہ کے اس نے رفع یدین نہیں کیا یعنی ہاتھ نہیں اٹھائے
اب بتائیے عبداللہ بن مسعود کی نماز بغیر رفع یدین ہوئی یا نہیں۔

۱۸۔ کنز العمال {۲۰۲} (مسند البیہاق عذاب) كَانَ الْيَتِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ
يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَحْوَ حَتَّى يُفْرُغَ -

مصنف ابن ابی شیبہ، اب حنظلہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بغیر تکبیر افتتاح
رفع یدین نہیں برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے
فراغت تک ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۹۔ کنز العمال {۲۰۳} عَنْ عُلَيْمَةَ قَالَتْ عَبَدُ اللَّهِ إِلَّا أَرَيْكُمْ صَلَاةَ
الْيَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُزِدْهُ
يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا نہ دکھاؤں
میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سوائے ایک دفعہ کے اپنے
دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

۲۰۔ ابوداؤد شریف {۱۱۴} حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا
وَكَيْمٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عاصِمٍ يَمِينِ

ابن کلب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال
عبد الله بن مسعود اَلَا اَصَلِّي بِكُمْ صَلَوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلِّ فَلَمْ يَزِدْ فَمَضَى بِهِ اِلَّا مَرَّةً -
فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں فرمایا تو آپ نے نماز پڑھی تو سوائے ایک
دفعہ داخل کے رفع یدین نہیں کیا۔

۲۱۔ ابو داؤد شریف ۱۱۶ { حدیثنا محمد بن الصباح البزاز ناشر
عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن
بن ابی لیلی عن ابراهیم اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا قُمْتُمْ الصَّلَاةَ دَفَعَ يَدَيْهِ اِلَى قَرِيْبٍ مِّنْ اُذُنَيْهِ
ثُمَّ لَا يَعُوْذُ -

برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے
قریب کرتے پھر رفع یدین نہ کرتے۔ کانوں تک ہاتھ
اٹھانا بعد تکبیر افتتاح کے بغیر رفع یدین ثابت نہیں۔

۲۲۔ ابو داؤد شریف ۱۱۶ { حدیثنا بن علی نامعاویۃ و خالد بن عمرو
وابو جندبہ یحییٰ قاضی و ابی سفيان باسناد
جہلہ اَقَالَ فَمَضَى بِهِ فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً رَّابِعَةً -
سفيان نے اقبل اسناد سے روایت بیان کی ہے کہ برابر بن عازب رضی اللہ

عند نے صرت پہلی دفعہ رفع یدین کیا یا ایک ہی دفعہ کیا۔

۲۲۔ نسائی شریف ۱/۱۵۸ { أخبرنا سدید بن نصر حدثنا عبد الله بن المبارك
عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن
بن الاسود عن علقمة عن عبد الله قال لا أخیرکم بصلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقام فرفع يده
أول مرة ثم لجحد۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں راوی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ نے صرت پہلی دفعہ یدین کیا پھر نہیں اٹھایا۔

۲۲۔ ترمذی شریف ۱/۳۵ { حدثنا هناد نا وكيع عن سفیان عن
عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود
عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود لا أصلي بكم صلوته
رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلى فلم يرفع يده إلا
في أول مرة وفي الباب عن أنس بن مالك قال أبو عيسى۔

حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یہ بقول غیر واحد من اہل العلم
من اصحاب البقی صلی اللہ علیہ وسلم و التابعین و هو قول
سفیان و اہل الامکن من عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے فرمایا آپ نے کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاؤں تو
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی نہ رفع یدین کئے آپ نے

مگر پہلی دفعہ یعنی سوائے تکبیر تحریم کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رفع یدین نہیں کیا صرف پہلی بار ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود ہو سکتی ہے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کی بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود ہو گئی تو ہماری نماز کیسے درست نہ ہوگی۔

۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۹ { ابو بکر قال ناوکیع عن ابن ابی یعلیٰ عن الحكم وعیسیٰ عن عبد الرحمن بن

ابی یعلیٰ عن البراء بن ابی عازب أنّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ لَحْرًا لَا يَدْفَعُهُمَا خِطْفُوعًا۔
براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دو ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے۔

۲۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۹ { وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن

عقبة عن عبد الله قال الا اتریکم صلوٰۃ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم تکرّم یدیه لحرّ لا امرّۃ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا سوائے ایک دفعہ کے۔

۲۷ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن ابی بکر بن عبد اللہ بن قطفان التمثلی
عن عاصم بن کلیب عن ابیہ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ
يُذِنُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَعُوذُ -

عام اپنے باپ کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ
عنه جب نماز شروع کرتے رفع یدین کرتے پھر تمام نماز میں ارفع یدین نہ کرتے۔

۲۸ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { وکیع عن مسعر عن ابی معشر عن ابرہہ
عن عبد اللہ اَنَّہُ كَانَ يُوْذِنُ ثُمَّ لَا يَزِيدُ
فِي اَوَّلِ مَا يَسْتَفْتِحُ ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز شروع کرتے تو پہلی بار اپنے ہاتھ
اٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اٹھاتے۔

۲۹ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { ابی مبارک عن اشعث عن اشعثی اَنَّہُ
كَانَ يُوْذِنُ ثُمَّ يَدِيْهِ فِيْ اَوَّلِ الْكُبْرَةِ
ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا -

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۳۰ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { ہشیر قال اخبرنا حصیب ومغیرۃ عن
ابن اھیم اَنَّہُ كَانَ يَقُولُ اِذَا كَبَّرْتَ

فِيْ قَائِمَةِ الصَّلَاةِ نَارُ ثُمَّ يَدَاكَ ثُمَّ لَا يَزِيدُ نَعْمًا - فیما بقی -
حضرت ابابہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ
جب تڑخ نماز میں اللہ اکبر کہے تو رفع یدین کر پھر رفع یدین نہ کر۔

۲۱ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹ { دیکھ دو ابو اسامہ من شعبۃ عن ابی اسحق
قال کان اصحاب عبد اللہ و اصحاب
علی لا یزفون ایدیہم الا فی افتتاح الصلوۃ قال
دیکھ تمہارا ہاتھ نہ لگاتے دُونَ -

ابو اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کے معتقدین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتقدین شروع نماز
کے سوار فہرین نہ کرتے دیکھ نے کہا کہ پھر نہ لگاتے۔

۳۲ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۴۰ { ابو بکر بن عیاش عن حصین عن جہاد
قال ما رايت ابن عمر یزف فم یدیه
الا فی اول ما یفتتحہ۔

جہاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو شروع نماز کے سوار فہرین کرتے نہیں دیکھا۔

۳۳ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۴۰ { یحییٰ بن آدم عن حسن بن عیاش عن عبد الملک
بن الجعد عن الربیع بن عدی عن

ایزہامیر عن الاسود قال صلیت مع عمر فلم یزف
یدیه فی شیء من صلوٰتہ حین افتتح الصلوۃ قال
عبد الملک و رايت الشعمی و ایزہامیر و ابی اسحق لا یزفون
ایدیهما الا حین یفتتحون الصلوۃ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عز کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز شروع فرمائی تو رفع یدین کیا پھر اپنی تمام نمازیں رفع یدین نہیں کئے عبدالملک نے کہا کہ میں نے طبعی اور ابراہیم اور ابوحنیفہ کو دیکھا وہ سوائے شروع نماز کے رفع یدین نہ کرتے۔

۳۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۰ | ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سئل عن الأُیْدِیْنِ فِی سَبْعِ مَوَاطِنَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا رَخِيَ الْبُیْتُ دَعَا لِعَلَّهَا فَالْمَرْدَّةُ وَفِی عِرْقَاتٍ وَفِی جُمُعَةٍ وَعِنْدَ الْجُمُعَةِ
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سات مقامات پر رفع یدین کیا جاتا ہے جب نماز کے لئے قیام کرے اور جب بیتا لٹک کی زیارت کرے اور صفوں پر اور عرفات میں اور جمعہ میں اور لکھنیاں مارنے کے بعد۔

۳۵۔ مسند امام احمد بن حنبل ۳۸۸ | حدثنا عبد الله حدثنا ابی ثناء وکیم ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود
عن علقمة قال قال ابن مسعود اَلَا أُصَلِّيْ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْ فَلَمْ يَسِرْ فَمَرَّ يَدُهُ الْإِمْرَأَةُ
حضرت علقمہ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں علقمہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی تو سوائے پہلی بار کے رفع یدین نہیں کیا۔

۳۶۔ مسند امام احمد بن حنبل ۴۱۴ | حدثنا عبد الله حدثنا ابی ثناء وکیم عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ اُصلیٰ بکم مصلۃ رسول اللہ فذلک
یَدِیْہِ فِی اَوَّلِ۔

حضرت علقمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں تو اس
نے صرف پہلے ہاتھ ہی رفع یدین کیا۔

تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عند الركوع والسجود

۳۴۔ البروداؤد ۱۱۴ | | حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَاعِبُ الْمَلِكِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ
فُلَيْحٍ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ الْوَحِيدُ
وَالْوَاسِيدُ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَذَكَرُوا مَصَلَاةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِنَّا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضُ هَذَا قَالَ لَمْ يَرَكْ
فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَتَرَكْتُ يَدَيْهِمَا
فِي جَنْبَيْهِ وَقَالَ لَمْ يَجْعَلْ فَأَمَّا مَنْ أَلْفَهُ وَجْهَتَهُ وَكُنِيَ يَدَيْهِ
عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَيْهِ حَذْوَ مَلِكَيْهِ لَمْ يَرَكْ ثُمَّ رَأَيْتُهُ حَتَّى رَجَعْتُ
كُلَّ عَظِيمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَّغَ - ۱۶

ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ تمام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں تو ذکر کیا۔ اس نے بعض اس کا پڑھا پھر اس نے رکوع

کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس نے رکھے گویا کہ ان دونوں کو پکڑنے والا ہے اور پھیلا کر رکھا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو پیر و در رکھا اپنے دونوں پہلوؤں سے اور کچھ بڑھا اس نے پیر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی کو ٹیکا اور اپنے دونوں پہلوؤں سے عیلولہ رکھا اور اپنے دونوں پنجوں کے کھنوں کو اپنے دونوں کندھوں کے مقابلوں میں رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا حتیٰ کہ ہر ٹہنی نے رجوع کیا اپنی جگہ میں حتیٰ کہ فارغ ہوا۔

اس حدیث سے عین مسائل ضروریہ ثابت ہوئے۔

۱۱) تمام تابعین کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ بغیر رفع یدین عندار کو ع و العبد نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۲) اور فقہی سید یہ لفظ یدین کا استعمال کہنیوں کے پورے ذراع پر ہوا جس نے تکبیر افتتاح میں رفع یدین عند شتمتی الاذنین کی سنت کو ادا کرتے وقت یدین کا اتھلائی منبلیں پر بھی عمل ہو جاتا ہے ثابت کر دیا۔

(۲) سجدہ کے وقت رفع یدین اور جملہ اسراحت تابعین کا معمول بھی نہیں تھا۔

نماز میں بار بار رفع یدین سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

۳۸۔ مسلم شریف ۱۸۱ | حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و ابو کبیر قالنا

ابو معاذیۃ عن الاعمش عن المہیب بن رافع عن تمیم بن کثیر عن جابر بن سمرة قال قال خراج علیہ السلام
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یزادکم دافعی انیدیکم

كَانَ مَا أَذْنَابُ خَيْلِ شَمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ - ١٠٠

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پہنچے تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رفع یدین کرتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز میں بار بار رفع یدین کرنے کو گھڑوں کی دھن سے تشبیہ دی اور پھر اس تشبیہ بقیع کے بعد نماز میں سکون کرنے کا ارشاد فرمایا۔

سوال: مولیٰ صاحب یہ سلام کرنے کا واقعہ ہے دیکھئے اس سے دوسری حدیث ہے
 فُكِنَا اِذَا سَلَمْنَا قُلْنَا بَايَدِنَا اَسْلَامُ عَلَيْكُمْ اَسْلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَا
 اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تَشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ
 كَاُنْهَآ اِذْ نَابَ خَيْلُ شَمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيُكَلِّفَتْ اِلَى صَاحِبِهِ
 وَلَا يُؤْمَى بِيَدَيْهِ

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو رقم نے حدیث بیان کی وہی واقعہ اعداد ہی بھی حوٰل
 کا جابر بن عمرؓ۔

”مجاہد“: جناب آپ نے غلط سمجھا حدیثی دوہیں واقعات بھی دوہیں گوراوی ایک ہے ایک راوی اگر دو واقعات کی دو حدیثیں بیان کرے تو وہ دو حدیثیں اور دو واقعات ایک نہیں ہو جاتے سنئے صرف تشبیہ میں تہیں مغالطہ ہوا ہے۔ ورنہ اگر آپ شرع حدیث سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعات دوہیں۔ جو فقیر نے حدیث سابق بیان کی ہے۔ واقعہ حدیث حضرت جابر بن سمر کا ہے وہ شروع فرماتے ہیں۔ **خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔**

دونوں کے واقعات علیحدہ ہونے کے دلائل

دلیل پہلے حدیث جوفیر نے ذکر کی ہے اس میں واقعہ یوں ہے کہ خُذَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاعَتِ كَاذِرُكَ نَهِيں بَلْ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَطَتْ هِيَ كَرِيمٌ نَازِطٌ رُحَى هَلْهُ اُورِ پَر حَضْرَتُ تَشْرِيفِ لَائِي اُور دُوسری حدیث میں واقعہ اُور ہے كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَى جَبَّ هَمَّ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَاحِدِ نَازِطٌ رُحَى هَلْهُ اُورِ تَوَاسَلَامَ مَعَكُمْ كَ وَفَتِ اَشَارَ كَرْتِ اَفْغِيرِي مِ مَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُيْ -

ویل (۲) جو غیر نے عدم رفعِ یدین کے متعلق حدیث بیان کی ہے اس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ مَا لِي أَنَا كُمُذَّ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ مَصَاحِفُ رَفِيدِينَ كَاذِبِينَ۔ اور باقی دونوں حدیثوں میں سے ایک میں تَثْبُتُونَ بِأَيْدِيكُمْ تم اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے اور دوسری حدیث میں مَا سَأَلَ كُمْ تَشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ موجود ہے کیا ہے تمہارا اٹھان کہ تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو زومات ثابت ہوگا کہ سلام کے

وقت اشارہ کرتے تھے اور پہلے جو فقیر نے عرض کی اس میں صاف رفع یدین کے الفاظ موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کو پہلی حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

دلیل ۳، آخر میں اشارہ فرمایا اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ نمازیں سکون اختیار کرو والسلام علیکم کے وقت ہاتھ کے اشارہ کرنے سے اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صادق نہیں تاکیر نہ وہ فی الصَّلٰوۃِ کا مصداق ہی نہیں۔

سوال ”تو پھر تکریم انتحاج کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہ بھی نہیں کرنے چاہئیں“ جواب ”وہ منع نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ بھی اسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ میں داخل نہیں ہاتھ اٹھا کر ہاتھ باندھنا تو فی الصَّلٰوۃِ کا مصداق بن کر امر اسکُنُوْا کا مامور ہو سکتا ہے اور صرف ابتدا نمازیں ہاتھ اٹھانے کی کئی حدیثیں فقیر پہلے بیان کر چکا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بار بار رفع یدین کرنا نماز کے رکوع و سجود میں منع ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف کے رو سے روک دیا اور جو رفع یدین بار بار کرتا ہے وہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نَہَا اِذَا نَابَ خَیْلَ شَمْسِ کے مشابہ ہے اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا بھی منکر ہے۔

سوال ”۱۔ مولوی صاحب دُزروں میں جو تم ایک دفعہ ہاتھ اٹھاتے ہو وہ بھی منع ہو نا چاہیے۔“

جواب ”۱۔ ایک تو وہ بار بار نہیں اس لئے کَا نَہَا اِذَا نَابَ خَیْلَ شَمْسِ خَیْلَ کا مصداق نہیں ہو سکتا۔“

(۲) اس کی تفسیر سورہ انبیاء میں اشار اللہ العزیز بیان ہوگی نَسَآئِ شَرِیفِ میں رکوع و سجود کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی حدیثیں موجود ابتدا نمازیں رفع یدین نہ کرنے کی تم ایک حدیث دکھا دو۔

۳۹۔ ابوداؤد شریف ۱۵۰ { حدیثنا عبد اللہ بن محمد النخعی نا زہیر
نا الاغش عن المیب بن رافہ عن قہیم

الطافی عن جابر بن سمرۃ قال دخل عیننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والناس را فعدوا ایدیہم قال زہیر را قال فی الصلۃ
فقال ما فی امرکم را فعدوا ایدیہم کما کانتہا اذ ناب خلی شمس اسکتہا
فی الصلۃ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری
طرف تشریف لائے اور لوگ رفع یدین کر رہے تھے کہا زہیر نے کہ میں آپ کو نماز
میں ہی دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں نہیں رفع یدین کرتے دیکھنا ہوں
جیسا کہ اناڑی گھوڑوں کی وہیں ہلتی ہیں۔ نماذ میں سکون سے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں

صرف ایک پہلی بار رفع یدین

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱۲۸ { عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال صلیت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واغنی بکری عنہم فلم یذفعوا ایدیہم الا عند الابتاح
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پس انہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر قیام نماز میں نہ اٹھاتے۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۸ { اخبرنا ابو عطاء الفقیہ ابنا ابو حامد
ابن بلال ابنا محمد بن اسمعیل الاصبی
ثنا وکیع عن صفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن الاسود
عن علقمہ قال قال عبد اللہ یعنی ابن مسعود و لا اُصلین بکم وصلوۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یؤدّ فم ید یدہ
الامراتۃ و احدۃ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ضرور نماز پڑھاؤں گا میں نہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز علقمہ نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی تو آپ نے صرف ایک دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے اس کے
علاوہ رفع یدین نماز میں نہیں کیا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

تمام عمر نماز میں رفع یدین نہیں کیا،

۴۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۹ { قال الشیخ و رواہ محمد بن جابر عن
حاد بن ابی سیعان عن ابراہیم

عن علقمہ عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكَوْهُ عَمَّا فَلَمَّ
يَدَيْهِمْ أَلْبَسَهُمُ الْإِغْنَاءَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے سوائے نماز کے شروع کرنے کے رفع یدین
نہیں کیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کاتمام عمر کا عمل رفیع دین کے متعلق

۴۲- السنن الکبریٰ - طحاوی شریف { ودعی ابو بکر النخشل من
عاصم بن کلیب عن ابیہ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ يَبْدُو نَحْمًا يَدِيهِ فِي الْبَيْتِ
الْأَوَّلِي مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَبْدُو نَحْمًا فِي شَيْءٍ مِنْهَا -

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نماز سے پہلی تکبیر کے سوائے
کسی شے میں رفیع دین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل رفیع دین کے متعلق

۴۲- کنز العمال { عن الاسود قال رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
يَبْدُو نَحْمًا يَدِيهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ

لَا يَنْتُزِعُ (الطحاوی)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا پہلی
تلمیذ میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں پیش کی گئیں جن سے یہ ثابت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترتیب نماز قیام سے سجدہ تک فرمائی
لیکن رفع یدین کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ مسلم شریف اور ابوداؤد شریف کی مذکورہ حدیثوں سے عیاں
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفع یدین کرنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔ اور
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بھی ایسے ہی مذکور ہو چکا۔

اب فقیر ایک گزارش کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث
ایسی دکھائے جہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترتیب ارشاد فرمائی ہو اور اس
میں رفع یدین عند الركوع وسجدہ کا ارشاد بھی فرمایا ہو تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص
کو مبالغت

یکصد روپیہ نقد انعام

پیش کرے گا اور رفع یدین عند الركوع والسجود کی تازنگی اشاعت عام کرے
گا۔ ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی فرمودہ ترتیب نماز کو نہ چھوڑے
اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ پر عمل کر کے اپنی نماز
کو رفع یدین عند الركوع والسجود تک کر کے درست فرمالیجے۔ یہ مدد یکھالہ۔

باب الفتوت

فتوت نازلہ رب کے کریم نے منع فرمادیا

۱۔ زبانی شریف ۱/۱۶۴ { اخبرنا محمد بن المثنیٰ حدثنا
ابوداؤد حدثنا شعبۃ عن قتادۃ

عن انس وهشام عن قتادۃ عن انس أن رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھراً قال شعبۃ لعن رجالاً
وقال هشام بن عمار عن اخیاء من اخیاء العرب لعنتمک
بعد التکویع هذا قول هشام قال شعبۃ عن قتادۃ
عن انس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھراً یلعن
دُعَاؤُ ذَکُوْا اِنَّ وَ الْجَنَانِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مہینہ فتوت پڑھی شہر نے کہا کہ آپ نے کئی آدمیوں پر لعن کی
اور حشام نے کہا کہ عرب کے قبیلوں سے چند قبیلوں پر آپ نے بدعافرمائی
پھر آپ نے رکوع کے بعد فتوت کو ترک کر دیا۔ اور شعبۃ نے کہا قتادۃ سے

فقہاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک چیز تفتیش کی۔ رمل اور ذکران و جہاں پر لعنت کرتے تھے۔

۴۔ نسائی شریف { ۱۶۳ } أخبرنا اسحق بن ابراہیم أخبرنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزهري عن أبيه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم حين رفع رأسه من صلوة البضيم من التركة الأخيرة قال اللهم لعن فلانا وفلاناً يداً عواناً على أناس من المنافقين فأئذ الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء أؤيتوب عليهم أو ليعد بهم فإيهم ظالمون -

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناجات حضور نے صبح کی نماز میں آخری رکعت سے مبارک اٹھایا آپ نے فرمایا اے اللہ فلاں کو لعنت کر فلاں کو لعنت کر منافق لوگوں پر آپ بد دعا فرماتے تھے تو اللہ عز وجل نے آیت نازل فرمائی۔ کیسے کہ
مِنْ الْأَمْرِ شَيْئاً أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ - حضور آپ کو منافقین کے کام میں بد دعا نہیں فرمائی چاہے اللہ تعالیٰ چاہے تو رجوع فرمائے یا ان کو عذاب کرے بے شک وہ ظالم ہیں۔

۵۔ نسائی شریف { ۱۶۳ } أخبرنا اسحق بن ابراہیم أخبرنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن

قَتَاةٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَتَتْ سَهْمًا أَيْدِيَهُمَا عَلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْحَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک ہینہ قزت پر بھی عرب کے قبائل سے ایک قبیلہ پر بددعا فرماتے
 تھے پھر اپنے نے قزت کو ترک کر دیا۔

۴۔ مسند ابوداؤد الطیالسی ۱/۲۶۷ { حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا
 أَبُو دَاوُدَ ۲۱۱ } هَذَا عَنْ قَتَاةٍ عَنْ أَنَسٍ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَتْ سَهْمًا أَفْدَا
 عَلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ .
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ایک ہینہ قزت پر بھی تو بددعا فرمائی عرب کے قبیلوں سے ایک
 قبیلہ پر پھر آپ نے ترک کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کسی بھی فرضوں میں قنوت نازل
 بعد الرکوع نہیں پڑھی

۵۔ نائی شریف ۱/۱۶۴ { أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفِ هُوَ ابْنِ خَلِيفَتِهِ
 أَبِي مَالِكٍ بْنِ الْأَشْجَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ
 خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ

خَلَفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ
وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ
ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ اسْتَهَابِدْ عُمَرُ -

ابو مالک اشجعی کے باپ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قنوت نہیں پڑھی اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر کہا اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱۹۶ | عن عبد الله بن مسعود قال ما قننت رسول
الله صلى الله عليه وسلم في شيء من
الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْوُشْرِ كَانَ إِذَا حَارَبَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَاةِ
كُلُّهُمْ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَلَا قننْتُ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا
عُمَانُ حَتَّى مَاتُوا - الخ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نمازوں سے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی تھی مشرکین پر بدعا فرماتے تھے اور نہ ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت پڑھی اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی کے وقت تک۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ { وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَّا يَكُنُّمْ فَيَا مَكْمُرُ عِنْدَ خَزَائِعِ الْإِمَامِ مِنْ اسْتِوَارَةِ هَذِهِ الْقُنُوتِ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَبَدَعَتْ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَادُ سُبْحَانَكَ أَمَّا يَكُنُّمْ رَفْعُكُمْ فِي الصَّلَاةِ وَاللَّهُ إِنَّهُ لَبَدَعَتْ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں تمہارا قیام امام کے سوئے سے خراعت کے بعد قنوت کے لئے خدا کی قسم یہ بدعت ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا سوائے ایک جہیز کے پھر آپ نے اس کو ترک فرمادیا۔ کیا بتاؤں میں تمہیں تمہارا رفع یدین کرنا نماز میں خدا کی قسم یہ بھی بدعت ہے { وَمَنْ ابْنِ جُلُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَقُنْتُ فَقُلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْقُنُوتِ فَقَالَ

إِنِّي لَا أَحْفَظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِنَ اصْحَابِي وَوَاهِ ابْطَرَانِي فِي الْكَبِيرِ وَوَجَالَه ثَقَات -

ابن جلد سے روایت ہے کہا اس نے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھی پھر میں نے کہا تمہیں قنوت سے کس نے روکا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے تو کسی ایک صحابی سے بھی اس کا عمل یاد نہیں۔ یعنی کسی ایک صحابی نے بھی قنوت

نہیں پڑھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق

۹۔ مجمع الزوائد ۱۹۴/۱ | عن عبد اللہ بن مسعود أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغُدَاوَةِ إِذَا قَنَتَ فِي الْوُشُقَةِ قَبْلَ التَّكْوِيَةِ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْوُشُقِ قَبْلَ التَّكْوِيَةِ رَوَاهُمَا الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَكِيدِ وَاسْنَادُهُمَا حَسَنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ یہ روایت ہے کہ آپ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر میں قنوت پڑھتے تو رکوع کے پہلے قنوت پڑھتے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی دعا قنوت نہ پڑھتے تھے سوائے وتر کے رکوع کے پہلے۔

۱۰۔ طحاوی شریف ۱۱۶/۱ | حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمُرُ بْنُ الزُّهْرَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْغُدَاوَةِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيَةِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فِي التَّكْوِيَةِ الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اْعَنْ فَلَانًا وَفَلَانًا عَلَى نَابٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْقُضُ لَكَ مِنَ الْأُمْرِ شَيْئًا أَوْ يَنْقُضُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحیح کی نماز میں آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا فرمایا بَشَّارًا ذَٰلِكَ الْمَحْدُ الْآخِرُ رَكَعَتٍ مِّنْ بَعْدِ مَا رَأَى الْأَمْرَ الْفَاسِدَ فَلَئِنْ لَّمْ يَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةٌ مِنَ السَّمَاءِ لَافْتَرَيْنَاهُ وَكُنَّا مِنَ الْمَكِيدِينَ

۱۱۔ طحاوی شریف ۱۴۳۱ | حَدَّثَنَا أَبُو أُمِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ بَقِيصَةَ بِنْتُ عَقْبَةَ أَسَدَ بْنَ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوتُ قَالَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ہیذ فتوت پڑھی۔ کہا راوی نے میں نے کہا کہ اس طرح فتوت تھی کہا رکوع کے پہلے۔

۱۲۔ طحاوی شریف ۱۴۳۱ | حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قُلْتُ رَوَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوتُ قَالَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہیذ فتوت پڑھی جو رجل اور ذکاں پر یہ دعا فرماتے تھے۔

۱۳۔ طاہری شریف $\frac{1}{144}$ } حد ثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا ہشام
الستوائی عن قتادۃ عن انس قال کنت
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَکَنًا اَبْعَدَ السَّرَّ کَوْعَ یَدْعُوْا
عَلٰی اِیَّتٰی مِنْ اَحْبَآءِ الْعَرَابِ لَمْ تَشْرُکْہُ -

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک
پہینہ قنوت پڑھی۔ عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلے پر۔ پھر آپؐ نے اس کو ترک کر
دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب قنوت نازلہ کے متعلق

۱۴۔ السنن الدار قطنی $\frac{1}{149}$ } حد ثنا الحسین بن اسمعیل ثنا محمد بن المنصور
الطوسی ثنا شبابة ثنا عبد اللہ بن حمیر
ابو یعلیٰ عن ابراہیم بن ابی حمزۃ عن سعید بن جبیر قال
اَشْہَدُ اِنِّیْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ اِنَّ اَلْقُنُوْتَ فِی صَلَوةِ
الصُّبْرِ بِدُعَاۃٍ -

سعید بن حمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ بے شک قنوت
صبح کی نماز میں بدعت ہے۔

فتوت نازلہ اور بخاری شریف اور فتوت و ترقیل الکرکوع ہے

۱۵۔ بخاری شریف ۱۳۶ { عن محمد بن سیرین قال سئل أنس بن مالك
أَفَتَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّ أَفَئِنَّ
قَبْلَ التَّكْوِيعِ قَالَ بَعْدَ التَّكْوِيعِ يَسِيرًا -

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت
صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ دوسرا سوال کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
کرکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ فرمایا پہلے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بعد کرکوع کے صرف ایک ہینہ آپ نے پڑھی۔

۱۶۔ بخاری شریف ۱۳۶ { قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ التَّكْوِيعِ
أَوْ بَعْدَهُ قَالَ فَإِنْ فَلَا نَا أَخْبَرَنِي عَنْكَ إِنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ التَّكْوِيعِ
فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
التَّكْوِيعِ مَشْهُرًا أَمَّا كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يَقُولُ لَهُمُ الْقُرْآنُ رَهَاءُ
سَبْعِينَ نَجْلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أَوْلِيائِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقُنْتُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُرًا أَيْدَعُوْا عَلَيْهِمْ -

عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو قنوت کے متعلق تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قنوت ہے۔ میں نے کہا پہلے رکوع کے یا بعد میں نے کہا پہلے رکوع کے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں نے آپ سے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد رکوع کے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹ بولا اس نے۔ اور کوئی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع ایک ہینہ صرف قنوت پڑھی ہے جو میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنے قرار پارسا کو بھیجا قوم مشرکین کی طرف ان کے سے ایک ٹرم جتنی جی کے ساتھ آپ کا معاہدہ تھا تو آپ نے ان پر بددعا کرنے کے لئے ایک ہینہ قنوت پڑھی۔

۱۴۔ بخاری شریف ۱۳۶ { حدیثنا احمد بن یونس قال حدثنا انا }
عن الیتمی عن ابی جملہ عن انس بن مالک قال قنوت النبئ شہراً ایدعو اعلیٰ رعلی و ذکر کوائ
ابی جملہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہینہ قنوت پڑھی پھر رعلی و ذکر کوائ
پر بددعا کرتے تھے۔

احناف کا فیصلہ

طحاوی شریف ۱۳۶ { نَحْنُ ذَالِكُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَالِكُ اَلْقُنُوتِ }

فِي الْمَشَاءِ الْآخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ فِي الْقَبْلَةِ وَقَدْ اجْتَمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ
مَنْسُوحٌ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِكَمَالِهِ لَا إِلَى قُنُوتٍ غَيْرِهِ
فَا انْتَهَى أَيْضًا فِي النَّسَخِ كَذَلِكَ فَلَمَّا كَشَفْنَا نَجْوَاهُ هَذَا الْأَشَارِ
الْمُرَوِّبَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ
فَلَمْ يَجْعَلْهَا تَدْلًا عَلَى نُجُوبِهِ إِلَّا أَنْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ
بِهِ فِيهَا وَآمُرُ نَابِتُوكِهِ -

ترجمہ اس قنوت نازل کے متعلق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قنوت
عشا کے وقت پڑھتے تھے جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اور ضرور اس میں تمام
کا اجماع ہے کہ عشا کی نمازیں، قنوت پوری طرح منسوخ ہے اس کے سوا
اور کسی قنوت کا جواز ہے ہی نہیں تو نماز فجر میں بھی عشا کی طرح نسخ ہے
پھر جب ہم نے قنوت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث
مرویہ کے طریقے واضح کر دیے تو ہمیں اب نماز فجر میں قنوت نازل کے متعلق
کوئی دلیل و جوب کی نہیں ملتی اسی لئے ہم صبح کی نماز میں قنوت نازل کے متعلق
حکم نہیں دیتے حالانکہ ہم قنوت نازل کے ترک کرنے کا حکم کئے گئے ہیں۔

طحاوی شریف ۱۴۹ { فَبُذِّقَتْ بِمَا ذُكِّرْنَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْقُنُوتُ
فِي الْبُحْرِ فِي خَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ قِيَا
وَنُظِرْنَا عَلَى مَا ذُكِّرْنَا مِنْ ذَلِكَ وَهَذَا اقْوَلُ رِبِّ حَقِيقَةٍ وَأَبَى
يُوسُفَ وَخُتَمُ رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى (ام طحاوی نتیجہ نکالتے ہیں،
پھر جو ہم نے ذکر کیا ثابت ہوا کہ قنوت فجر کی نماز میں لائق نہیں نہ جنگ کے

زمانہ میں اور نہ جنگ کے سوا قیام بھی اور حدیث مذکورہ بالا کے لحاظ سے بھی
 اسی قولِ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا اور
 امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے۔

کیوں بھٹی! حنفیت کا دعویٰ رکھنے والو! اب تو محدثین کی زبانی امام ابو حنیفہ رحمۃ
 اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تینوں کا عقیدہ قنوت
 نازلہ کو صبح کی نمازیں نہ پڑھنے کا ثابت ہو! اب فیصلہ تم پر ہے قنوت نازلہ صبح کی نماز
 میں پڑھ کر حنفی کہلا سکتے ہو یا نہیں؟

صبح کی سنتیں نہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد پڑھیں

ترغی شریف ۱/۵ { رباب ماجاء فی اعاد تھا بعد طلوع الشمس)
 أحد ثنا عقبہ بن مکرم العی البصری ناظم
 بن عاصم ناہام عن قتاة عن النضر بن انس عن بشیر بن خبید
 عن ابي هرايرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنتیں نہ پڑھی ہوں تو چاہئے کہ سوچ
 چڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صبح کی دو رکعت بعد از طلوع

سُورج پڑھنا

موطا امام مالک ۴۵ { مَا لَيْكَ اَنْتَ بِلَعْنَةِ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
فَاَنْتَ تَزَكِّيْنَا لِنُجْزِيَ فَقَضَاهَا بَعْدَ اِيْن
طَلَعَتِ الشَّمْسُ -

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو روایت پہنچی کہ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو رکعت سنتیں رہ جاتیں تو سورج پڑھنے کے بعد ان کی
قضا پڑھتے۔

موطا امام مالک ۴۵ { مَا لَيْكَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلُ الَّذِي هَنَّامُ ابْنُ عُمَرَ
قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسا کہ عبداللہ
بن عمر کیا کرتے تھے۔

سنت العصر

کنز العمال ۴/۱۹۱ { عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ
اَوْ بَعْدَ (ابن جریر)

حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمادے جس شخص

نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَدْرَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو ثَلَاثًا لَا أَدْرَأَيْتُمْ مَا حَيَّثَتْ أَنْ أَمَّنِي قَبْلَ الْغَضِرِ أَرْبَعًا فَلَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ مَا حَيَّثَتْ (ابن البخار)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ تین باتوں کی کہ میں ان کو تازنگی نہ چھوڑوں پہلی بات یہ ہے۔ کہ عصر کے پہلے چار رکعت پڑھوں تو میں نے تازنگی ان کو ترک نہیں کیا۔

حدیث شریف ۱/۵۷ {حدیث شریف ۱/۵۷} حدیث شریف ۱/۵۷ {حدیث شریف ۱/۵۷} حدیث شریف ۱/۵۷ {حدیث شریف ۱/۵۷}

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْغَضِرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے چار رکعت ہمیشہ پڑھتے رہے ایک ہی سلام سے فیصلہ فرماتے۔

حدیث شریف ۱/۵۷ {حدیث شریف ۱/۵۷} حدیث شریف ۱/۵۷ {حدیث شریف ۱/۵۷} حدیث شریف ۱/۵۷ {حدیث شریف ۱/۵۷}

ابوداؤد و طحاوی و محمد بن مسلم بن مہران سمع جلالاً عن ابن عمار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحمہ اللہ امرہ

صَلَّيْتُ قَبْلَ الْعُظْمِ اَرْبَعًا قَالَ ابُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر جس نے عصر
کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عشا کے پہلے چار رکعتیں

عربی کبیر ۳۶۹ { وَأَرْبَعَةٌ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَأَرْبَعٌ بَعْدَهَا وَإِنْ شَاءَ
رَكْعَتَيْنِ أَوْ إِذَا شَاءَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ أَمَّا الرُّكْعَتَانِ
فَلَمَّا مَرَّ فِي حَدِيثِهِ عَالِشَةً وَأَمْرَ حَبِيبَةٍ وَأَمَّا الْأَرْبَعُ فَلَمَّا
سُئِلَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعِشَاءِ أَرْبَعًا كَانَتْ لَهُ تَهَجُّدٌ فِي لَيْلَتِهِ
وَمَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ كَانَتْ لَهُ تَهَجُّدٌ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَوَاهُ
سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي سَنَنِهِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ
وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ قُطَيْبِيُّ مِنْ قَوْلِ كَعْبٍ -

چار رکعتیں عشا کے پہلے پڑھے اور چار عشا کی نماز کے بعد یعنی دو سنتیں اور دو نفل
اور اگر چاہے تو دو رکعتیں ہی پڑھے یعنی اگر چاہے تو دو رکعت نماز صبح ہی اور کہے
دو رکعت پچھلے سنتوں کے متعلق جو پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے عشا کے پہلے چار رکعتیں پڑھی تو اس کو آٹھ رات بھر گویا کہ اس نے تمام

رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے چار رکعت عشاء کے بعد پڑھیں اس کو تاثرِ اب
ہے گویا کہ اس نے شب قدر کی تمام رات تہجد پڑھے سعید بن مسعود نے اس کو اپنی
سنن میں روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ہے اور نسائی اور دارقطنی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے

الداریۃ
ابن حجر
عسقلانی ۱۱۹
فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ مِّنْ حَدِيثِ الْبَزَّازِ
رَفَعَهُ مَنِ صَلَّى قَبْلَ الْعِشَاءِ أَرْبَعًا كَانَ كَأَنَّمَا
تَلَجَّدَ مِنْ لَيْلَةٍ وَمِنْ صَلَاتِهِمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ كَلِيلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْقَدَرِ وَأَخْرَجَهُ الْكُتَيْبِيُّ مِّنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ مَوْفُوعًا
وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِقُطْنِيُّ مَوْفُوعًا عَلَى كَعْبٍ۔

ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ سنن سعید بن مسعود میں حضرت بابر بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان فرمائی
ہے کہ جس شخص نے چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھیں گویا کہ اس نے تمام رات
تہجد پڑھے اور جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو گویا کہ شب قدر کی
تمام رات اس نے تہجد پڑھے امام بیہقی نے اس روایت کو حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے اور نسائی اور دارقطنی سے اس
حدیث کو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع حدیث بیان فرمائی ہے

وتروں کا بیان

تین وتروں کا بیان

ابوداؤد ۳۰۸ | حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ اسْحَقَ الطَّائِفِيُّ نَا الْفَضْلُ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوُتْرُ
 حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ
 مِنَّا -

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 فرماتے تھے وتر حق ہے پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے
 نہیں وتر حق ہے۔ تر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ ہم سے نہیں وتر حق
 ہے پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں ہے۔

۲۔ کنز العمال ۱۶۵ | عَنْ عُبَيْ بْنِ قَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ (مسند امام احمد)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کوئی کیم
 صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے۔

(۳) کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رَابِعًا }
عبد الرحمن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے وڑوں میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ -

(۴) کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (ابن ابی شیبہ) }
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر پڑھے ان میں پڑھتے پہلے میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

(۵) کنز العمال ۱۹۶ { عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (ابن بخار) }
عمران سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے پہلی رکعت میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۶۔ کنز العمال ۱۴/۴ { عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَزَّ وَتَرَهُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يُقَلُّهُنَّ اللَّهُ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ (کرعب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور مَعُوذَتَيْنِ ان میں پڑھتے۔

تین وتر اور دعا قنوت کو ع کے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی

۷۔ الدر القطنی ۵/۱ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ثنا الْمَيْبِیُّ بْنُ وَاضِحٍ ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

عَرُوبَةَ عَنْ مَتَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَمَا قَالَ الْمَيْبِیُّ عَنْ عُرْوَةَ وَرُبَمَا لِرِیْقَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْرَى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ اسْمُكَ الْأَخْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ ج۔

ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتوں سے ہمیشہ وتر کرتے۔ ان تینوں میں یہ سورتیں۔

پڑھتے پہلی رکعت میں سُبْحَہ اِسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ دعا قنوت پہلے رکوع کے پڑھتے تھے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر ہی پڑھتے تھے۔

(۲) یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے۔

(۸) الدار قطنی ۱، ۵۸ حدیث ثنا عبد اللہ بن سیدان بن الاشعث ثنا علی

بن خثرم ثنی عیسیٰ بن یونس عن فطر عن زبید عن سعید بن عبد الرحمن

بن ابزی عن ابيه عن ابي بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یوتر بثلاث سُبْحَہ اِسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ

یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَیَقْنُتُ قَبْلَ التَّكْوِیْمِ

وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یُمَدُّ جَاءَ

صَوْتُهُ فِی الْاَخِیْرَةِ یَقُوْلُ رَبِّ الْمَلَائِکَةِ وَالسَّوْجِ۔

ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے پہلی رکعت میں سُبْحَہ

اِسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور

تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے

اور جب سلام پھیرتے فرماتے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ تین دفعہ اس

کے ساتھ اخیر میں نمبا فرماتے۔ فرماتے رَبِّ الْمَلَائِکَةِ وَالسَّوْجِ۔

(۹) الدارقطنی ۱/۶۱ | حدثنا الحسین بن اسماعیل ثنا ابو حاتم الرازی ثنا

سعيد بن عفيرو بن يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمارة بن عبد الله بن
عق عاتشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في التراويح
التي يؤتى بعد هذا بسم الله اسم ربك الأعلى وقل يا أيها
الكا فِرُونَ و يقرأ في التراويح هو الله و قل أعوذ
بِ رَبِّ الْفَلَقِ و قل أعوذ بِ رَبِّ النَّاسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو
رکعتوں میں جن میں ذکر کرتے ان کے بعد سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور وتر میں پڑھتے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
اور قُلْ أَعُوذُ بِ رَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِ رَبِّ النَّاسِ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے ہی ہوتا ہے لیکن مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت کی نیت کر کے طیلوہ ایک رکعت تمام عمر نہیں پڑھا بلکہ
دو رکعتوں سے ملا کر پڑھا جیسا کہ اوپر گزر چکا اور قیوں میں جو سورق تلامذت فرماتے
ان کے اسماء بھی مذکور ہیں۔

اب تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکال کر دکھاؤ کہ اپنے ایک ہی رکعت
مستقل طیلوہ پڑھی ہو اس میں فلاں سورۃ پڑھی ہو ایسے شخص کو

بکسر و پیہ العام نقد

انشار اللہ العزیز دوں گا کیونکہ آپ کا ارشاد ایسا نہیں جس پر خود عمل نہ کیا ہو اور آپ کا

کرنی عمل ایسا نہیں جس کے متعلق آپ کا ارشاد موجود نہ ہو۔

(۱۱) الدارِ قطنی ۱۶۱ { حدیثنا الحسن بن اسمعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحیی بن ایوب عن یحیی بن سعید عن عمر بن عوف عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ لَيَقْمَةٍ فِي التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ بِسْمِ اللَّهِ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

صحابہ کا عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھتے اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اسقلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے۔

(۱۱) مجمع الزوائد ۱۶۱ { عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْعَلُ الْقُرْآنَ قَبْلَ التَّكْوِينِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے اور دعا قنوت کو رکوع کے پہلے کرتے۔

یقین و تر اور درمیان کا تشہد

۱۲۔ السنن الدار لقطنی ۱، ۳ { حد ثنا الحسن بن رشیق بمصر ثنا
محمد بن احمد بن حماد الدولابی

ثنا ابو خالد یزید بن سنان ثنا یحییٰ بن ذکریا المکی فی ثنا الکحش
عن مالک بن الحاد عن عبد الرحمن بن یزید النخعی عن عبد
بن مسعود قال قال رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ
ثَلَاثَ كَوَسْرٍ الثَّاهِي صَلَوَاتُ الْمَغْرِبِ عَبْدُ اللهِ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے
تین وتر ہیں دن کے وتر کی طرح یعنی نماز مغرب کی طرح۔
اس حدیث شریف سے دو امر ثابت ہوئے۔

- ۱) وتر صرف یقین ہی ہیں۔ انہی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل رہا صرف ایک وتر
کو علیحدہ دو رکعت سے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں پڑھا۔
- ۲۔ یہ ثابت ہوا کہ تین دُوروں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز کی طرح اشاد
فرمایا تو ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز کی طرح درمیان کا جلسہ تشہد بھی بیٹھنا چاہیے۔ وتر مغرب
کی نماز کی طرح ہی طریقہ اخات کا ہے۔

ہر دو رکعت پر التحیات

۱۳۔ ترمذی شریف ۵۰ { حد ثنا سید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک

نا لیث بن سعدنا عبد ربہ بن سعید عن عثمان بن ابی اس
عن عبد اللہ بن نافع بن اعمیاء عن الفضل بن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة مثنی مثنی تشہد
فی کل رکعتین الخ

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک تشہد ہے۔
اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیہ عامی
سے وتروں کی دو رکعتوں پر تشہد کا پڑنا ضروری ہے۔

سجدہ سہو بعد سلام

ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ مِثْلَ سَجْدَةٍ مِثْلَ
ابوداؤد ۱۱۱۱ مسلم شریف ۲۱۴ | سَجْدَةٍ ۶ اَنْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ
وَكَبَّرَ مِثْلَ سَجْدَةٍ مِثْلَ سَجْدَةٍ ۶ اَنْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ۔

اس حدیث شریف کی ابتدا پہلے سے ہے جس میں ترتیب وغیرہ مذکور ہے طوالت کی وجہ
سے پوری نہیں لکھی گئی جب نماز کی انتہا ہوئی وہاں سے حدیث شروع کی ہے کہ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اخیر میں۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی
طرح یا نمبا پھر اٹھے اور اللہ اکبر فرمایا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی
طرح یا نمبا۔

الدارقطنی ۱۴۴ | الحد ثنا ابن ماعد ثنا ابو عبید اللہ المخزومی

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف مڑ کر نہ آؤ۔ آہستہ آؤ لازمی ہے تم پر آرام پھر جو تمہیں مل جائے پٹھو اور جو تم سے رہ جائے اس کو پورا کرو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف موڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر آرام ضرور ملے ہے پھر تمہیں جہل جائے پڑھ لو اور جہلوت ہو جائے تو اُس کو پورا کرو۔

۳۔ مسلم شریف ۲۴۰ { حدیثنا یحییٰ بن ایوب وقتیبہ بن سعید وابن اسماعیل بن جعفر عن اسماعیل بن جعفر قال ابن ایوب حدیثنا اسماعیل قال اخبرنی العلاء عن ابيه عن ابي هريرة أن رسول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَالِ اِذَا تَرَبَّ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوہَا
وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَتَأْتُوہَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا اَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاْتِمُّوْا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ لَعَمْرُہُ اِلَى الصَّلَاةِ فَہُوَ
فِي صَلَاتِہِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دھڑک کر آؤ بلکہ تمام سے آؤ پھر جوتہیں مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرو ضرور ایک تھا کہ جب نماز کا اعتماد کرنا ہے تو وہ نماز میں ہے۔

۴۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ { اَحَدُنَا لِحَمْدِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ نَاعَبَدُ الرَّسَالَ قَالَ

ابوہریرہ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِحَادِیثٌ مِنْہَا
وَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ
فَاْتُوْہَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا اَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاْتِمُّوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق کئی حدیثیں ہیں۔ ان سے بعض یہ ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی طرف پکارا جائے تو چل کر
نماز کی طرف آؤ۔ تم پر آرام سے آنا ضروری ہے پھر جو تم پاؤ نماز پڑھ لو اور جو
تم سے فوت ہو جائے تو اس کو پورا کرو۔

ان چار احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وَا

فَاتَكُمُ فَاَتَمُّوا جِزْرَةً تَمْسِي فَتٌ هُوَ جَائِزٌ لَكُمْ بِمَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ وَكَانَتْ رَكْعَتَيْنِ شَاتِيئَتَيْنِ

ترجمہ ہوا کہ اہم صاحب سے ہماری ایک رکعت یا دو رکعت یا تین رکعتیں جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جب انہی کو اس صورت سے جو فوت ہوئی ہیں پورا نہ کیا جائے گا تو نماز مکمل نہیں ہوگی۔ یعنی جو فوت ہوئی ہیں ان کا اتمام کرنا ہے اور کمی پوری تب ہی ہو سکتی ہے کہ فوت شدہ کو ہی قضا کیا جائے ورنہ تین غریباں لازم آئیں گی۔ ایک تو یہ جو فوت شدہ ہیں ان کا اتمام نہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے خلاف لازم آتا ہے۔ دوسری غرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جنگو ہر چکی ہیں۔ فاتحہ خلف الامم میں اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِتَقَرِّبِهِ إِمَامًا اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اتباع تب ہی ہو سکتی ہے کہ جو رکعت امام کی ہو وہی معتدی کی ہو اگر امام کی آخری ہو اور مقتدی کی اول ہو تو امام صاحب کی اقتداء نہ رہی کیونکہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِتَقَرِّبِهِ کے خلاف لازم آتا ہے تو نماز صحیح نہ ہوئی۔ تیسری بہ غرابی لازم آئی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِتَقَرِّبِهِ کے اگے ذکر ہے۔ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ اہم پر متباہرا اختلاف بھی نہ ہوا اگر امام کی پہلی رکعتیں ہوں اور معتدی کی پہلی تو ایسا کرنے والا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ کا کلام ثابت ہوگا تو اس لئے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا پر عمل کر کے جو رکعت امام کی ہو اسی کی اتباع میں وہی رکعت معتدی بھی رکھے اور جو رکعت امام سے فوت ہو گئی ہے اس کی قضائی کر کے اتمام الصلوۃ کرے تو امام کی مخالفت بھی نہ ہوئی اور نہاد بھی پوری ہو گئی۔

اس کی تائید میں آگے مسلم شریف کی حدیث وارد ہے جس میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث کا سرِ بڑ ہے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۲۷۰ { وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفَضِيلَ بْنَ
ابْنِ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ
حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا سَمْعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ
بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَلَّى بِرَأْسِ الْقُلُوبِ فَلَا يَسْأَلُ إِلَيْهَا
أَحَدٌ كَرَمًا وَلَكِنْ لِيَمُشِيَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالنُّوْقَارُ وَصَلَّى
مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھ کر ہو جائے تو تم سے کوئی بھی نماز کی طرف نہ دیکھے اور لیکن چلے کر چلے اور تم پر آرام ہے آنا اور دعا گزارنا ہی ہے اور چلے جو مل جائے اور جو پہلے ہم نے چڑھ لی ہے اس کی قضائی کرے۔

اب اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیثوں کی تائید ہو گئی کہ جو کچھ ہم سے معتقدی کا فوت ہو جائے اس کی قضائی پوری کرے تو نماز کا اتمام ہوتا ہے منہ نہیں اُٹھاتا کہ کبھی رکعتوں کو معتقدی پہلی بنائے اور اپنی فوت خدہ کی قضائی دوسرے نماز صحیح نہ ہوگی

باب الجمعہ

نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے
 ۱۵۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ الشَّمْسِ -
 قائم فرمائیے نماز کو سورج ڈھلنے کے وقت اس نماز کا نام قرآن مجید نے
 مقرر فرمایا۔

۲۱۔ رَوْمُ عَشِيًّا تَحِيْنَ تَظْهَرُ دَنْ -
 عشا کے وقت رب کریم کی تسبیح و تحمید بیان کرو اور ظہر کے وقت۔
 ان دونوں آیتوں نے نماز ظہر کو فرض میں ثابت فرمایا اور وقت ظہر لِدَ لَوْكِ الشَّمْسِ
 سورج ڈھلنے کے وقت سے عصر تک اس کی فرضیت انسان کے ذمہ سے لڑا اٹل نہیں ہوتی
 جب تک کہ ظہر کی نماز کو ادا نہ کرے۔

خداوند کریم کی مقررہ مفروضہ پانچ نمازوں سے ایک نماز ظہر فرضی ہے جیسا کہ دوسری
 نمازیں کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتیں۔ عورتوں سے سوائے حاملہ اور نفاس والی
 عورت کے اور مردوں سے تو کسی وقت بھی نماز فرضی معاف نہیں سوائے بیہوشی کے۔

نماز جمعہ کے لئے قرآن کریم با شرائط دعوت دیتا ہے

جمعہ ۲۹ { یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا
تَعَلَّمْتُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا سَأَلَكَ تِجَارَةً أَوْ لَهْرًا
وَشَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِوَدَيْنِ
وَاللَّهُ خَيْرُ الْمُنَازِقِينَ -

اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر
کے لئے دوڑ کر آؤ اور بیع کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر
تمہیں علم ہے پھر جب نماز پوری کی جائے تو زمین پر منتشر ہو جاؤ اور اللہ
کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کا ذکر بھی بہت کرو تا کہ تم غلامی پاؤ
اور جب یہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں اُس کی طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو
کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں فرمادیجئے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے مکمل اور تجارت
سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے رزق مینے والوں کا قرآن کریم کی
ذکرہ بالا آیات کے پانچ جملوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے مصر
جامع شرط ہے۔

۱) وَذَرُوا الْبَيْعَ کو تم ترک کر دو یعنی جمعہ پڑھنے کا مقام وہ ہو جہاں عام بیع

ہر یعنی تجارت گاہ ہو اور تجارت بھی شرعی طریقہ پر ہو۔

۲۔ فَأَنْتَشِرُوْا اِنِّی الْاَرْضِ: زمین میں پھیلے یعنی شہر اتنا وسیع ہو کہ اس میں غرب پھرا جائے۔

(۳) وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ: جہاں تجارت پیشہ لوگ زیادہ ہوں گے وہیں روزی کا سلسلہ باسانی ہو سکتا ہے۔

(۴) وَ اِذَا سَأَلْتُمْ عَنْ شَیْءٍ فَقُلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ: جب وہ تجارت کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اس نقطہ تجارت نے شہر کی اور وضاحت فرمادی۔

(۵) اَوْ لَحْوَاً: کھیل تماشے بھی عموماً شہروں میں ہی جا بجا ہوتے ہیں یہ بھی شہر کے صفات سے ہے۔

یہ پانچوں صفات وسیع شہر کو ثابت کرتی ہیں جہاں تجارت اور تماشے وغیرہ عام ہوں اور مزدوری وغیرہ بھی عام مل جائے۔

ظہر کی نماز کسی شرط مکانی کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کے لئے کوئی مقام کی تخصیص موجود ہے۔

جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عاید نہیں ہوتا

۱۔ بیہقی شریف ۱۸۴ { اخبرنا ابو سعد المالینی ابنا ابو احمد

۲۔ دارقطنی ۱۶۴ ابن عدی ثنا البغوی ثنا کامل بن طلحة

ثنا ابن لہیعۃ ثنا معاذ ابن محمد الانصاری عن ابی الزبیر
عن جابر انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یؤمّن

بِاللّٰهِ وَالْمُؤْمِرِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عَنِّي اَوْ رِضٍ
اَوْ مُسَافِرٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مُلْكُوكٍ وَنَحْوِ اسْتَقْنَى عَنْهَا بِأَهْلِهَا وَتَجَارَةٍ
اِسْتَقْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ عَنِّي حَبِيْبٌ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اس پر نماز جمعہ جمعہ کے دن لازمی ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا لڑکے کے یا غلام کے اور جو شخص جمعہ کی نماز سے بے پروا ہوگا اور تجارت سے اس سے اللہ کریم بے پروا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بے پروا ہو کر فریاد کیا گیا ہے۔

۳ بیہقی شریف ۱۸۴ { وَمِنْهَا مَا اخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَافِظُ
۴ دارقطنی ۱۴۴ } اَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ شَالْحَنَ

بن علی بن عفان ثنا یحییٰ بن فضیل ثنا حسن یعنی ابن صالح بن
حی حدثنی ابی حدثنی ابو حازم عن مولى لآل الزهري يَرْفَعُهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ
عَلَى صَاحِبِ حَالٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجٍ عَلَى الصَّبِيِّ وَالْمُلْكُوكِ وَالْمَرْءِ
وَالْمَرْءِ يُعِزُّ -

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ واجب ہے ہر بالغ پر سوائے
چار اشخاص کے۔ لڑکا اور غلام اور عورت اور بیمار۔ یعنی ان چاروں
پر جمعہ واجب نہیں۔

۵۔ دارقطنی ۱۶۶ { حدثنا احمد بن محمد بن مسعدة ثنا اسيد بن عاصم ثنا بکر بن بکار ثنا یاسین بن معاذ عن الزهري عن سعيد بن المسيب وابی سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اذمك من الجمعة وكفها صلى اليها اخرى فان اذمكهم جلتنا صلى الظلمة انجا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ پڑھ لے پھر جس شخص نے جلسہ تشہد کو پایا تو ظہر کی چار رکعت ہی پڑھے

۶۔ دارقطنی ۱۶۴ { عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة واجبة في جماعة إلا على أن يبع عبداً فلوك أو صبياً أو مريضاً أو امرأة۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا جمعہ واجب ہے جماعت میں سوائے چار کے۔ غلام ہو یا لڑکا یا مریض ہو یا عورت ان پر جمعہ واجب نہیں۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط دوسری شرط غلام بھی نہ ہو۔ قیصری شرط لڑکا بھی نہ ہو۔ چوتھی شرط تندرست ہو یا بیمار نہ ہو۔ پانچویں شرط جمعہ مرد ہے۔ عورت پر نہیں۔

۷۔ ابو داؤد ۱۶۰/۸، دارقطنی ۱۶۴ { عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسافر الجمعة۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا مسافر پر جمعہ نہیں۔

جمعہ جماعت میں

۹۔ ابوداؤد $\frac{1}{14}$ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الْجُمُعَةُ حَقٌّ
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جُمَاعَةٍ إِلَّا أُرْبَعَةً قَبْدًا فُلُوقًا
أَوْ إِبْرَاءً أَوْ حَبْنًا أَوْ مَرِيضًا۔

جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں سوائے چار آدمیوں کے
غلام، مملوک، ہو یا عورت، ہو یا لڑکا یا مریض، ہو
اس حدیث اور دارقطنی کی سابقہ حدیث سے ظاہر ہوئی۔

نماز جمعہ کی دو شرطیں

۱۔ چار شخصوں پر نماز جمعہ نہیں۔ غلام، تمس کی ملکیت ہو۔ عورت پر جمعہ نہیں لڑکے پر
اور مریض پر نماز جمعہ نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت کثیر شرط ہے ایک دو آدمیوں سے جمعہ نہیں ہوتا۔

جمعہ کے لئے دیہاتوں سے لوگوں کا آنا

(۱۰) البیہقی شریف $\frac{3}{14}$ أخبرنا ابو علی السہونی باری انہما ابوبکر

بنی راسہ ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وہب

أخبرني عمرو بن العاص عن الحارث عن عبد الله بن أبي جعفر عن

محمد بن جعفر حدیثہ عن عمرو بن النضر عن عائشة
 زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ
 يَتَنَابَذُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ بَيْنَ الْخَوِ إِلَى رِوَاةِ الْخَارِ
 وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدِيِّ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے
 بعد دیگرے جماعتوں کی جماعتیں اپنے گھروں سے اور گرد و نواح سے جمعہ کو
 آتے تھے۔

بہاں تک اذان کا آواز پہنچے جمعہ ان لوگوں کے لئے ہے

(۱۱) بیہقی شریف ۳/۱۴۳ { اخبرنا ابو یوسف بن الحارث الفقیہ
 (۱۲) دارقطنی ۱۴۵ { انباء علی بن عمر الحافظ ثنا عبد اللہ

بن سلیمان بن الاشعث ثنا هشام بن خالد ثنا الولید عن زہیر
 بن محمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جلدہ عن ابی بکر صلی اللہ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى الْجُمُعَةَ هَلَكًا مِّنْ سَمَةٍ التَّنَادُّ هَكَذَا
 ذِكْرًا الدَّارِ قَطْنِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا
 وَرَوَى عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَكَذَا لَكِ مَرْفُوعًا -
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں جمعہ اس
 شخص پر ہے جس نے اذان کو سنا۔

(۱۳) بیہقی شریف ۳/۱۴۵ { اخبرنا ابو سعید بن ابی عمر و ثنا

ابوالعباس الاصم انباء الربیع انباء الشافعی انباء ابراہیم بن
 محمد حدثنی عبد اللہ بن یزید عن سعید بن المسیب اَنَّهُ قَالَ
 لِحُجْبِ الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ سَمِعَ التَّكْدِءَ -
 سعید بن مسیب سے ہے فرمایا جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جس نے اذان
 کر سنا۔

ویہات میں جمعہ نہیں

۱۴۔ بیہقی شریف ۳/۱۶۵ { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحق و ابو بکر
 بن الحسن قالنا ثنا ابو العباس محمد بن
 یعقوب ثنا بحر بن نصر ثنا عبد اللہ بن وہب اخبرني ابن
 نهيعة عن ابن ابي جعفر عن الاعرج أَنَّ أَبَاهُ رَسِيْرًا كَانَ
 يَأْتِي الْجُمُعَةَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ يَمْشِي وَهُوَ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ
 أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
 بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ ذی الحلیفہ سے جمعہ کو سپیدل چل کر آتے
 اور وہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

۱۵۔ بیہقی شریف ۳/۱۶۵ { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انباء ابو
 محمد بن الحسن ثنا ابو عامر ثنا الولید بن ابی مسلم اخبرني
 بسرة بن الحزام عن النهری أَنَّ أَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ كَانَ يَجْمَعُونَ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عَلَى مَسِيرَةِ سِتَّةِ
أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ مِثْنَى يَخْضَعُونَ الْجُمُعَةَ
بَبَكَّةَ -

زہری سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ عطاء
بن ابی رباح سے ہے کہ اس نے کہ منیٰ والے مکہ میں جمعہ کے لئے حاضر
ہوتے تھے۔

۱۴۔ بیہقی شریف ۳/۴۵ { أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَافِظُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ
ابْنُ الْحَسَنِ الشَّافِعِيُّ ثنا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْخَافِظُ

ثَنَا الْحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ كِتَابَةِ أَخِي جُلَيْسٍ جُلَسْتُ ثُمَّ مَا
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا الْفُسْلُ عَلَى مَنْ يُجِبُّ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ
فَالْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ يَأْتِي أَهْلَهُ -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اور کوئی
بات نہیں غرض اس شخص پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ اس شخص پر ہے
جو رات تک اپنے اہل کو دیکھ سکے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جرات تک واپس گھر نہ آ سکے اس پر جمعہ واجب نہیں

۱۵۔ بیہقی شریف ۳/۴۵ { أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهِيُّ ابْنُ

ابو محمد بن حیان ثنا ابراہیم بن محمد بن الحسن الاصبہا
فی ثنا ابو عامر موصی بن عامر ثنا الولید بن مسلم قال سألت الیث
بن سعد فقال کُلُّ مَدَیْنَةٍ اَوْ قَرْیَةٍ فِیْهَا جَمَاعَةٌ وَعَلَیْهِمْ
اَمِیْرٌ اَمْرَاؤُا بِالْجُمُعَةِ فَلْيُجِئْتُمْ بِهِمْ فَإِنَّ اَهْلَ الْاَسْکَنْدَرِیَّةِ
وَمَدَیْنِ مِصْرَ وَمَدَیْنِ سَوَاحِلِهَا کَانُوا یُجْتَمِعُونَ الْجُمُعَةَ
عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
بِأَمْرِیْهِمَا وَفِیْهَا رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَیَسْتَنْدِیْهِ ثَنَا الْوَلِیْدُ
قَالَ وَاخْبَرَنِي شَيْبَانٌ حَدَّثَنِي مَوْلَى لِعَبِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَأَلَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْقُرَیْ
الَّتِیْ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدَیْنَةِ مَا شَرَوْا فِي الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ
اِذَا کَانَ عَلَیْهِمْ اَمِیْرٌ فَلْيُجِئْتُمْ -

ولید بن مسلم نے کہا کہ میں نے لیث بن سعد کو سوال کیا تو اس نے کہا ہر شہر یا قریہ
جس میں جماعت ہو اور ان کا بادشاہ ہو جو جمعہ کا حکم دے تو لوگ ان کے
حکم سے جمع ہو جائیں بے شک اسکندریہ والے اور مدائن مصر اور اس
کے ساحل کے تمام شہر والے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے زمانے میں ان دونوں کے حکم سے جمعہ پڑھا کرتے تھے اور صحابہ بھی
موجود تھے۔ سعید بن حاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کو سوال کیا کہ جو بستی تکتے اور مدینے میں ہے جمعہ کے متعلق وہاں کیا حکم
ہے کہا اس نے ہاں جب ان پر بادشاہ ہو تو چاہیے کہ جمعہ پڑھائے۔

۱۸۔ بخاری شریف ۱۳۰ { عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۹۔ ابوداؤد ۱۰۶ { وَسَلَّمْ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَابَوْنَ

۲۰۔ بیہقی شریف ۱۶۳ { الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَّانِ

فَيَاتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعِرَاتُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ
الْعِرَاتُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنَازِلَ مِنْهُمْ
وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوا أَنْفُسَكُمْ
لَطَمًا ثُمَّ لَيْسَ مِنْكُمْ هَذَا۔

حضرت عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کو اپنے
گھروں اور گرد و نواح سے یکے بعد دیگرے چلے آتے تھے۔ پھر غبار میں آتے
ان کو غبار اور پسینہ پہنچا ہوتا تھا۔ پسینہ تو بہتا تھا تو ان سے ایک انسان رسول
اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس وقت آپ میرے پاس تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر تم پاک برتے تو نہا رہی یہ امامت کرا تا اس حدیث شریفہ جمعہ کے دن ٹھہر چلنے کا ثبوت ملے

۲۱۔ نسائی شریف ۲۰۴ { أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ
أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا
كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَخْضَرُونَ الْجُمُعَةَ۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جمعہ کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ لوگ مدینے کے گرد و نواح میں رہتے تھے تو جمعہ کی نماز کو حاضر ہوتے۔

امام بخاری کا عقیدہ بھی مصر جامع کا اور حضرت

انس رضی اللہ عنہ کا شہر سے ۶ میل پر ظہر پڑھنا

۲۲۔ بخاری شریف ۱۲۳۱ باب مِنْ اَيُّ تَوَقُّعِ الْجُمُعَةِ وَعَلَى مَنْ

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا كُنْتُ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ
فَتَوَدِدُ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَخَيَّ عَلَيْكَ اَنْ تَتِمَّهَا
مَحَبَّتِ الْمَدِينَةِ اَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ اَنْشُ فِي قَرْيَةٍ اَحْيَانًا
يُجْمَعُ وَاحْيَانًا لَا يُجْمَعُ وَهُوَ بِالرَّادِيَةِ عَلَى فَرْسَيْنِ

باب ہے اس کے متعلق کہ جمعہ کے لئے کہاں سے آیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا فرما
اِذَا تَوَدِدُ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ کس شخص پر عائد ہوتا ہے
اور عطاء نے کہا کہ جب تو قریہ جامعہ میں ہو تو جمعہ کے دن نماز کے لئے
پکارا جائے تو تجھ پر لازمی ہے کہ تو اس کو حاضر ہو جائے اذان سے یا نہ
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان پر ہوتے کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور
کبھی نہ پڑھتے اور وہ زمانے میں تھے چھ میل پر

بخاری شریف کی حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب
عقیدہ بھی یہی تھا کہ شہر کے گرد و نواح والے اگر اپنے اپنے گھروں میں جمعہ کے دن ظہر ہی

پڑھ لیں اور جمعہ ترک کر دیں تو سنت ہے تارکِ صلوٰۃ نہیں ہیں لیکن اگر ظہر کو ترک کر دیں تو تارکِ صلوٰۃ لکھا جاتا ہے۔

نوافل سے جمعہ مُعاف ہو جاتا ہے

عید کے دن جمعہ اختیاری اور ظہر فرض ہوتی ہے

۳۳۔ ابو داؤد شریف ۱/ ۱۵۳ {حدیثنا محمد بن کثیر انا اسرائیل
انا عثمان بن مغیرہ عن ایاس

بن ابی رمة الشامی قال شہدت معاویۃ بن ابی سفیان
دھویسأل زید بن ارقم قال اَشْهَدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَیْدَیْنِ اجْتَمَعَا فِی یَوْمٍ قَالَ لَعَمْرُ
قَالَ فَکَیْفَ صَنَعْتَ قَالَ صَلَّی الْعَیْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الْجُمُعَةِ قَالَ
مَنْ شَاءَ اَنْ یَّصَلَّی فَلِیُصَلِّ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین میں حاضر
ہوا جو ایک ہی دن جمع ہو گئیں کہا اس نے ہاں اس نے کہا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیسے کیا کہا زید بن ارقم نے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ میں رخصت دے دی۔ فرمایا جو شخص چاہے نماز
جمعہ ادا کرے۔ اس حدیث سے تین مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) فقط عیدین کے ثابت کر دیا کہ نماز جمعہ بھی مسلمانوں کے لئے عید ہی ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن عید پڑھائی اور جمعہ کی رخصت دے دی۔ ظہر کی رخصت نہیں دی۔

(۳) نماز جمعہ ایسی حالت میں اختیاری امر ہے تو جمعہ کو جو اختیار اُڑھے گا۔ وہ ظہر ہی اُس دن ضرور پڑھے گا۔ تو اسی لئے ہم جمعہ کو اختیاری پڑھتے ہیں۔ اور ظہر کو فرضی۔

۲۲۔ ابو داؤد و شریف ۱۵۳ | أَحْفَصُ الْوَصَائِي الْمَعْنَى قَالَا نَابِقِيَّةٌ

نَابِقِيَّةٌ عَنْ مَعْبُودَةَ النَّصْبِي عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَدَرِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمٍ مَكْرَهُ هَذَا عَيْدًا ابْنُ قَعْنٍ

شَاءَ أَجْنَى عَرَاءٍ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا لَجَمْعُونَ قَالَ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ

الوهريري رضي الله تعالى عنه في رواية هي۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں تو

جو چاہے اس کو جمعہ بھی جانتے ہے اور ہم دونوں کو جمع کرنے والے ہیں۔

اس حدیث شریف میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اختیاری فرما دیا۔

پہلی حدیث میں آپ نے جمعہ چھوڑ دیا۔ لیکن اس حدیث میں نہ پڑھنے کا اختیار بھی دے

دیا اور خود دونوں عیدین کو پڑھنے کو پسند بھی فرمایا۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ عید کے دن جمعہ معاف ہے اگر نہ پڑھے تو گنہگار نہیں لیکن

عید کے دن اگر ظہر چھوڑ دے تو تارک صلوٰۃ بن جائے گا۔ ظہر کسی صورت میں چھوڑ

سکتی ہی نہیں تو جب جمع اختیار اُپڑھا جائے گا تو اختیاری چیز اور جمعہ عید کی طرح ہے
عید کے پڑھنے سے فرضی نماز نہیں ٹل سکتی تو جس دن عید پڑھی جائے گی پھر اختیاری
جمعہ پڑھا جائے گا۔ تو فرضی ظہر کسی صورت میں چھوڑی نہیں جاسکتی جیسا کہ عید کے دن
آپ نے جمعہ نہیں پڑھا۔ ظہر اور نماز اب فیصلہ تم پر ہے۔ چاہے عیدین کو پڑھ کر فرضی
نماز ظہر کے تارک بن جاؤ چاہے عیدین کو بھی ادا کر دو۔ اور ظہر فرضی نماز کو بھی ادا کر کے
اپنے ذمے سے فرض کا بوجھ بھی اتار دو ورنہ قیامت کو ظہر کا بوجھ تمہارے ذمے ہو گا۔ جس
کے ترک کا عتاب تم پر ضرر ہو گا۔

تم دوسرے دالوں سے بھی دریافت کرو گے کہ لازمی مضمون اور اختیاری مضمون
میں کیا فرق ہے تو وہ بھی تمہیں اس کا فرق ضرور بتا دیں گے۔ کہ اختیاری مضمون میں غبر
ضرر دیتے ہیں لیکن اگر لازمی مضمون میں صغر ہو تو اختیاری مضمون پاس نہیں کر سکتا۔ لیکن لازمی
مضمون ٹل نہیں سکتا۔ لازمی مضمون میں پاس ہو جاؤ تو اختیاری مضمون کا مضائقہ نہیں وہ
تو کمی پیدا کرنے کے لئے ہے۔

نماز جمعہ بارش کے دن معاف ظہر سبوں میں ضرور پڑھیں

حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا جمعہ کو ترک کرنا

۲۵۔ ابو داؤد شریف ۱/۱۵۱ { حدیثنا محمد بن کثیر اناسام عن قتادۃ
عن ابی ملیح عن ابیہ ان یومہ حنین کان

يُؤْمَرُ مَطِيرًا مَرَّةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَسَلِّمْ مُنَادِيَهُ اِنَّ
الصَّلَاةَ فِي التَّحَالِ -

عین کے دن بارش کا دن تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مومن کو
ارشاد فرمایا کہ نماز گھروں میں ادا کرو۔ تو سب نے جمعہ کو ترک کر دیا اور ظہر گھر
میں ادا کر لی۔

حدیث میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر
علیحدہ علیحدہ پڑھی

۲۶۔ ابوداؤد شریف ۱۵۷ { حدیثنا نصر بن علی قال سفيان بن
جلیب أخبرنا عن خالد المخداع عن ابی
قلابة عن ابی الملیح عن ابیه أَنَّهُ سَجِدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
عَلَيْهِ وَسَلِّمْ مَنْ اَلْحَدِيثِيَّةِ فِي يَوْمِ جُعْجُعَةٍ وَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ
لَمْ يَتَّكِلْ اَسْفَلَ لَتَا جِئْتُمْ قَامَرًا هُمْ اَنْ يَصَلُّوا فِي رِيَا جِئْتُمْ -
ابو یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حرمیہ کے مقام پر جمعہ کے دن حاضر ہوا تو حدیث میں بارش صرف آتی ہوئی
کہ جتوں کے توے بھی دتر ہوئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم جاری
فرمایا کہ وہ نماز ظہر اپنے گھروں میں ادا کر لیں۔

کیوں ہی اب بتائیے فیرنے اتنے حالہ جات جمعہ کے ترک کے پیش کر دیئے

جمعہ کے دن ظہر کو ادا کرنے کے پیش کر دیے کہ صرف بارش کے پھینٹے پڑ جائیں تو جمعہ صحت ادا
ظہر پڑھے نہ کوئی ایسی حدیث شریف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ آپ نے تمام عمر میں
کبھی ایک دفعہ بھی ظہر ترک فرمایا ہو۔ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا أَفَاتَقَاتُ النَّاسِ
الَّتِي وَقَعَتْهَا النَّاسُ وَالْجَحَاةُ۔

جمعہ کے دن ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم

۲۶۔ مسلم شریف ۲۳۱ { حدیثی ابو غسان المسعی قال نامعاذوہوا
ابن ہشام قال حدیثی ابی عن مطر عن ابی العالیۃ
البلہ قال قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ لَصَلَّى يُؤَمُّ الْجَمْعَةَ خَلْفَ
أَمْرٍ فَيُخْرِجُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَوَّبَ فُخْذِي ضَرْبَةً أَوْ
جَتِيْنًا وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَوَّبَ فُخْذِي وَقَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاةَ
يَوْمَئِذٍ هَذَا أَجْعَلُوا صَلُّوا تَكُمُ مَعَهُمْ نَائِلَةٌ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
ذُكِرَ لِي أَنَّ شَيْئًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فُخْذَ أَبِي ذَرٍّ
ابو العالیۃ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے کہا عبد اللہ بن صامت کو جمعہ
کے دن امیر مل کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہ نماز جمعہ کو دیر سے پڑھتے
ہیں۔ کہا ابو العالیۃ نے کہ عبد اللہ بن صامت نے میرے ران کو ایک تھپکی دی جس
نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبد اللہ بن صامت نے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے
سوال کیا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرے ران کو بھی تھپکی دے کر فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر نظر کی، پڑھ لو اور ان کے ساتھی (جمعہ) پڑھ و جمعہ نفل ہو جائے گا ابو العالیہ نے کہا اور عبد اللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھکی دی۔

صحیح کی اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو باجماعت پڑھا جائے تو نفل ہو گا۔ اور نماز ظہر عیدہ علیحدہ پڑھی جائے وہ فریضہ ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور نظر کی نماز دونوں کا ایک وقت میں پڑھنا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا۔

نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے

۲۸۔ ابو داؤد شریف ۱۵۸ {حدثنا محمد بن سليمان الانباري نا محمد بن يزيد و احمق بن يوسف ص

ايوب ابى العلاء عن قتادة عن قدامه بن وابزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاتته الجمعة فليصومها أو يصدقها أو ينفقها أو يصفد دابة أو يصف صاع حنطة أو يصف صاع.

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص سے جمعہ فوت ہو جائے بغیر عید کے تو ایک درہم صدقہ کرے یا آدھا درہم یا گندم کا ایک صاع یا ادا کرے۔ اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے جمعہ ترک کر لیا

تو کم از کم نصف صاع صدقہ کرے اور ظہر ضرور پڑھے۔ ظہر بھی اگر دے جائے تو اس کی تقاضا ادا کرنے کے بغیر کوئی رہائی کی صورت نہیں۔ گو لاکھ روپے صدقہ کارے۔

صحابہ کرام نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر پڑھی

۲۹۔ بیہقی شریف { ۳/۱۸۵ } حدیثنا عبد اللہ بن الحارث بن عمر محمد

بن سیدین أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَدِّمٍ فِي يَوْمٍ مَطِينٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَقُلْ حَتَّى مَكَانَ الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بَيْوتِكُمْ قَالَ فَكَانَ النَّاسُ يَسْتَكْبِرُونَ ذَالِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَن هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ الْجُمُعَةَ عَزَمَتْ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَخْرَجَكُمْ فَنَتَشُونَ فِي الطُّبَا.

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مؤذن کو بارش کے دن فرمایا جب تو اشد ان محمد رسول اللہ کہے تو حلی علی الصلوۃ نہ کہنا صلواتی بیوتکم کہہ بیٹم اپنے گھروں میں نماز ظہر ادا کرو۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے عہد ابن عباس کے اس قول کو برا مانا یا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا فضل ہے جو مجھ سے اچھا ہے بے شک جمعہ یقینی ہے اللہ میں نے مکروہ سمجھا کہ تم کھڑے اور بارش میں چلو۔

۳۰۔ بیہقی شریف { ۳/۱۸۵ } من نا فم ان ابن عمر اذ کسر لہ اذ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل دکان بدو ریا

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَرَّاجٍ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَغَايَ النَّهَارُ
وَأَقْرَبُ الْجُمُعَةِ قَتْلُكَ الْجُمُعَةِ -

بے شک سعید بن زید بدری تھے۔ جمعہ کے دن بیمار ہو گئے تو چلا وہ اس کی طرف
سورج چڑھنے کے بعد اور جمعہ قریب ہوا اور سعید بن زید نے جمعہ ترک کر دیا۔

عن اسمعيل بن عبد الرحمن ان ابن عمر
۳۱۔ یہ بھی شریف ۱۸۵ { دُعي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَتَجَهَّرُ بِالْجُمُعَةِ
إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍاءَ النَّخِيلِيِّ وَهُوَ يَمُوتُ فَأَنَاءُ وَ
تَوَلَّى الْجُمُعَةَ -

سعید بن زید کی فیتگی پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے گئے اور وہ
سعید بن زید کی تجہیز کے لئے تشریف لے آئے اور جمعہ ترک کر دیا۔

عبد الله بن نافع عن ابيه فَرَفَعَهُ
۳۲۔ یہ بھی شریف ۱۸۶ { اِنِّي الْيَتَمَى عَلَى اللَّهِ وَتَلَوْتُ قُرْآنًا
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ فَخَرَّاسًا
نَقْصِرُ الصَّلَاةَ وَلَا نَجْتَمِعُ -

عبد اللہ بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر اس روایت کو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا اور روایت کیا ہم نے حضرت حسن رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عبد الرحمن بن سمرقہ کے ساتھ
خراسان میں تھے۔ نماز قصر پڑھتے تھے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

۳۳۔ یہ بھی شریف ۱۸۷ { يَزِيدُ كَرَمَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي

مِنَ النَّارِ اِدْبِیْہِ عَلٰی فَرْخَیْنِ مِنَ الْبَصْرِ یَشْہَدُ الْجُمُعَۃَ وَ اَحْیَانًا لَا یَشْہَدُہَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ زوایہ سے تشریف لاتے جو بصرے سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ جمعہ کو حاضر ہوتے اور کبھی نہ بھی تشریف لاتے۔

۳۴۔ بہت ہی شریف $\frac{۳}{۱۷۵}$ { قال الشافعی وقد کان معید بن لید و ابو ہریرۃ یکنانیا الشجرۃ اَقْلَ مِنْ سِتِّۃِ اَمْیَالٍ فِیْہُمْ اَنَّ الْجُمُعَۃَ دَیْدُ عَانِہَا وَ یُرْوٰی اَنَّ عَبْدَ اللہِ بنَ عُمَرَ وَ بنَ عاصِی کَانَ عَلٰی مِیْلَیْنِ مِنَ الطَّالِفِ فِیْہُمْ الْجُمُعَۃَ دَیْدُ عُمَا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجرہ میں بہتے تھے جو چھ میلوں سے کم تھا تو وہ دونوں جمعہ کو کبھی حاضر بھی ہو جاتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص طائف سے دو میلوں پر تھے جو جمعہ کو حاضر بھی ہو جاتے اور ترک بھی کرتے۔

جمعہ اور صبح کی سنتیں

صبح کی سنتیں ترک نہیں کر سکتے اگر وہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پر مبنی ہے۔ لیکن نماز جمعہ کی کوئی قضائی نہیں ہے ظہر ہی ہے اب فیصلہ تم پر ہے۔

صبح کی سنتوں کی فضیلت

۳۵۔ مسلم شریف ۲۵۱ {حدثنا محمد بن عبید العنبری قال انا ابو عروانہ عن قتادۃ عن زید بن ادنی عن سعد بن هشام عن عائشۃ عین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔
اس لئے اگر وہ جائیں تو سوچ چڑھنے کے بعد ان کی قنائی ادا کرنی پڑتی ہے پے کھ چکا ہوں۔

جمعہ بغیر صر جامع کے نہیں ہو سکتا

۳۶۔ السنن الکبریٰ بیہقی ۳/۱۷۹ {حدثنا ابو طاهر الفقیہ ابناء ابو عثمان البصری ثنا محمد بن عبد الوہاب ابناء یعلی بن عبید ثنا سفیان عن زبید عن سعد بن عبیدہ عن ابی عبد الرحمن قال قال علی رضی اللہ عنہ لا جمعة ولا تشریق الا فی مضر جامع۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اور عید سوائے مضر جامع کے

نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی آیات سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے مصرحاً مع کا ہونا ضروری ہے جس کے شرائط کی تشریح کلام خداوندی سے بیان ہو چکی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر شہر میں جمعہ پڑھا اور پڑھایا اور نہ ہی اپنے بستیوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ بڑے بڑے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بستیوں میں رہتے تھے۔ کیوں نہ کسی نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر میں بستیوں میں جمعہ پڑھایا۔ جو لوگ چھ سات سات میل یا اس سے دودھ والی وغیرہ جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے وہ کبھی بستیوں میں ہی پڑھ لیتے؟ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستیوں میں جمعہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہو یا آپ کے زمانے میں کبھی کسی صحابی نے بستی میں جمعہ پڑھا ہو۔ جیسا کہ تم دو آدمی بھی جمعہ پڑھ لیتے ہو۔ آپ کے زمانے کا ایک واقعہ دکھا دو ترغیر الظہار اللہ العزیز اس کو مبلغات

پچاس روپیہ نقد انعام دے گا

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا اِنَّا نَمُنُّ النَّاسَ الْتِي وَتَوَدُّهَا النَّاسُ
وَاِنْجَاسًا۔

یا کسی دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو ترک فرمایا ہو جیسا کہ جمعہ کو ترک فرمایا یا کسی صحابی نے ہی ایسے ظہر ترک کی ہو۔ جمعہ علماء ترک کرنا فتنے دیکھا دیا۔ ظہر کا عند ترک کرنا فتنہ دیکھا دو جمعہ اگر وہ گیا تو اس کے قائم مقام ظہر ہے جمعہ کی قضا نہیں۔ ظہر کا قائم مقام جمعہ تم دیکھا۔
سائل: مولوی صاحب جو انی قرینہ تھا جس میں نبی علیہ السلام نے جمعہ ادا فرمایا تم کہتے ہو شہر کے علاوہ پڑھا ہی نہیں۔

”محمدؐ“ دوست! بات یہ ہے کہ آیت جمع جراثی میں نازل ہوئی تو پہلا جمع آپ نے وہیں پڑھایا۔ جب شارع حدیث شرعیہ کو قائم فرمانے والا وہاں موجود ہے۔ امد ہزارہ کا جمع بھی موجود ہے تو احکام مصر جامع تو پائے گئے باقی رہا تمہارا کہنا کہ وہ یعنی تھی یہ غلط ہے کیونکہ جراثی میں قلعہ تھا امد قلعہ شہروں میں ہوتا ہے۔ تیسرا جواب قریہ لفظ شکر ہے جو بستی اور شہر دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔ مصر جامع لفظ خاص ہے۔

قریہ کا استعمال مصر جامع پر

زخرف ۲۵ { وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْغَرَبِیِّیْنَ عَظِیْمِیْنَ }

امد انہوں نے کہا کہ یہ قرآن کئے اور مدینے کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔ تو اس آیت کریمہ میں کئے امد مدینے کو اللہ تعالیٰ نے قرین فرمایا۔ معلوم ہوا کہ لفظ قریہ بستی اور مصر جامع دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔

جراثی مصر تھا شارع امد کثرت اعداد نے اس وقت اس کو مصر جامع کا حکم بنا دیا جراثی میں آپ نے پڑھایا تو بعد ازاں آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہاں جمع کو شروع رکھتے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جمع پڑھا دیا ہے تو ہم بھی اس سنت کو جاری رکھتے ہیں۔ حالانکہ بعد ازاں آپ کے زمانہ میں شہر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھا گیا ہی نہیں۔ چلو جراثی تو تھا سب کہنے کے موافق اختلافی شہر ہو گیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت بڑی وسیع تھی امد جو صرت ایک جگہ ہی ہوتا تھا بہاں آپ پڑھاتے تھے۔ باقی سب اصحاب جمع کے دن ظہری پڑھتے تھے یا تم کہیں سے ثابت کر دو۔

کہ کوئی اور بھی کسی جگہ جمعہ پڑھنے کا مرکز بنا ہوا تھا اور فقیر نے حدیثوں سے ثابت کر دیا کہ دیہاتی اصحاب سفر کر کے آپ کی اقتدا میں جمعہ پڑھتے ورنہ گھر میں ظہر پڑھ لیتے۔

کلام خداوندی نے سوائے جمعہ میں وَذَرُوا الْبَيْتَ سے شہریوں کو جمعہ کی دعوت دی ورنہ رب کریم اگر جمعہ کی دعوت عام فرماتا تو فرماتا کہ جمعہ کے دن کاروبار چھوڑ دیا اپنا شغل چھوڑ دو کوئی ایسا لفظ استعمال فرماتا جو دیہاتی شہری سب کو شامل ہوتا۔ جب اُس نے وَذَرُوا الْبَيْتَ سے تخصیص فرمادی تو اس سے شہریوں پر جمعہ کا حکم عائد ہوا باقیوں پر نہیں پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جمعہ سے بعض کو چھٹی دے دی کہ بیمار کو جمعہ میں اگر تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں گھر ہی ظہر پڑھ لے عورت کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ بڑے کو چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ مسافر کو رخصت دے دی غلام کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے اور ایک مدعو ہوں تو ان کو بھی جمعہ کی چھٹی دے دی کہ تم بھی ظہر ہی پڑھ لو کیونکہ جمعہ جماعت کثیر سے ہوتا ہے جو لفظ جمعہ سے بھی واضح ہے دیہاتیوں کو رب کریم نے جمعہ معاف فرمادیا۔ قلیل کو بیمار عورت کو غلام مسافر کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت غایت فرمادی اور پھر شہر کی تخصیص بھی شہر جامع سے ثابت ہو گئی کہ ایسا شہر ہو کہ جہاں حاکم وقت احکام شرعیہ کا حکم جاری کرنے والا ہو اگر ایسا حکم جس نے احکام شرعیہ کا قیام کیا ہو یا حدود شرعیہ کو محفوظ رکھا ہو موجود نہ ہو تو پھر بھی جمعہ نہیں۔ اور یہ بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ظہر پڑھی اور جمعہ کا اختیار بھی دے دیا اسی لئے ہم حدود شرعیہ کے قائم ہونے کی وجہ سے ظہر بھی پڑھ لیتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے نخیاتہ جمعہ بھی ادا کر لیتے ہیں۔ جمعہ پہلے پڑھتے ہیں اور ظہر بعد میں

توجہ کے دلی میں ظہر کا پڑھنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا اور جمعہ کے دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ظہر کی جماعت کا وقت نہیں - فرمایا اس لئے ہم بھی جماعت نہیں کرتے آپ نے عیٹھہ علیحدہ ہی پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ ہم بھی اس دن عیٹھہ علیحدہ ہی پڑھتے ہیں یہ بھی ذمہ داری شرع کی ہے۔ اور جمعہ کو پہلے اس لئے پڑھتے ہیں کہ چونکہ جمعہ میں اختلاف کئی ایسے بھی ہیں جو ظہر کے تارک ہیں۔ تو اگر ہم نے ظہر پہلے ادا کی تو ایسے شخص جسے حرم وہ جائیں گے کہ ظہر پڑھ لی اب تھا ہے پیچھے جمعہ نہیں پڑھتے تو اس لئے ہم جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر ظہر پہلے پڑھ لی تو جمعہ ضروری ہے کہ نفل ہو جائے گا۔ تو ہم پہلے جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر نفل ہوں تو ظہر تو ہو اور اگر جمعہ نہ ہو۔ ظہر بھی ادا کر لی تاکہ تارک الصلوٰۃ نہ بن جائیں۔ اب فقہائے احناف کا فیصلہ عرض کرتا ہوں

جمعہ کے متعلق فقہاء احناف کا متفقہ فیصلہ

مصر جامع کی تحقیق فقہ سے

- ۱۔ مراۃ المفاتیح ۳۰۸ { فَاَلَمْ يَضْرِعْنَدَ اِنْ حَفِيفَةً كُلُّ مَوْضِعٍ لَهَا مُفْتًى دَامِيَةً دَقَائِنْ يُنْفَذُ
- ۲۔ طحاوی شریف ۳۰۴ { الْاَحْكَامَ دَلْعِيْمُ الْاَلْهَدُ ذَد۔

اور شہر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کے لئے مفتی بھی اور بادشاہ بھی اذیت فاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری کرے اور حدیث

شرعیہ کا قیام فرمائے۔

۲۔ مجمع الانهر ۱/۸۳ { قَالِیْضُوْکُلُّ مَوْضِعٍ لِّهٖ اَمِیْرٌ وَ قَاضٍ یَنْفِذُ اِلْحَاکُمَ
اَوْ یَقِیْمُ الْحُدُوْدَ۔

اور غمیر ہر اس موضع کو کہتے ہیں جس کے لئے بادشاہ اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۳۔ حلیہ اولین ۱۵۰ { لَا تَجْمَعُ الْجُمُعَةَ اِلَّا فِی مِصْرٍ جَامِعٍ اَوْ فِی مَقْصَدٍ
الْمِصْرِ وَلَا تَجْزِیْ فِی الْقَرْیَةِ یَقُوْلُ لِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ
لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیْقَ وَلَا فِطْرَ وَلَا اَضْحٰی اِلَّا فِی مِصْرٍ جَامِعٍ قَالِیْضُوْ
الْجَامِعُ كُلُّ مَوْضِعٍ لِّهٖ اَمِیْرٌ وَ قَاضٍ یَنْفِذُ اِلْحَاکُمَ وَ یَقِیْمُ الْحُدُوْدَ
اور جمعہ سوائے شہر جامع کے صحیح نہیں ہوتا یا شہر کی عید گاہ میں بعد بتیسیل میں جمعہ
جائز نہیں واسطے قول علیہ السلام کے مصر جامع کے سوا نہ جمعہ جائز ہے اور نہ
ہی تشریق اور نہ ہی نماز فطر یعنی نہ بڑی عید نماز ہو سکتی ہے نہ چھوٹی اور مصر جامع
ایسا شہر ہے جس کے لئے بادشاہ ہو اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے
اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۵۔ مبسوط السرخسی ۲/۲۲ { دَخَاہِمُ الْمَذْهَبِ فِی بَيَانِ حَلِّ الْمِصْرِ
الْجَامِعِ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْهِ سُلْطَانٌ اَوْ قَاضٍ
۶۔ { لَا قَامَةَ الْحُدُوْدِ وَ تَنْفِیْذِ الْاِحْکَامِ وَ لَنَا

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِی
مِصْرٍ جَامِعٍ وَ قَالَ عَلِیُّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیْقَ

وَلَا يَطْرُقُ وَلَا أُضْحَىٰ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَلَا يَنْ الْقَهْقَابَةُ حِينَ
تُكْتَمُ الْأَمْصَارُ وَالْقُرَىٰ مَا اسْتَفْلَتْ أَيْ مَطْلُوبِ الْمَنَاسِدِ وَبَنَاءُ
الْجَمَاعَةِ إِلَّا فِي الْأَمْصَارِ وَالْمَدَنِ وَتَحَالُكُ الْفَقَائِ مِنْهُمْ عَلَى
أَنَّ الْمِصْرَ مِنْ شَوَائِبِ الْجُمُعَةِ وَجَوَائِ مِصْرِيَا الْجُمُعَيْنِ -

اور ہمارے لئے دلیل ہے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوائے مصر جامع
کے دُجھ جائز اور نہ ہی تشریق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سوائے
مصر جامع کے نہ جمعہ نہ تشریق اور نہ عید اہل نظر اور نہ عید قربانی کی اس لئے کہ
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب شہروں اور بستیوں کو فتح کر لیا
تو انہوں نے سوائے بڑے بڑے شہروں کے کہیں جامع مسجدیں نہیں بنائیں
اور نہ ہی خطابت کے منبر رکھے اور یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق
مسئلہ ہے کہ بڑا شہر جمعہ کے شرائط سے ہے اور جو اٹا بھی بحرین کا شہر ہے
جو اٹا شہر بھی ثابت ہوا اور حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی خود قاضی بھی
اور خود ہی حدود شرعیہ کے ایسے قائم کرنے والے کہ دنیا لاکھ مسلمان بادشاہ ایسا حدود
شرعیہ کا قیام نہیں کر سکتا۔

۴۔ مبسوط للشمسۃ ۲۲ { ثُمَّ فِي ظَاهِرِ التِّرَاوِيَةِ لَا يَجِبُ الْجُمُعَةُ
إِلَّا عَلَى مَنْ سَكَنَ الْمِصْرَ وَالْأَزْيَاتِ لِلْمِصْلَةِ

یا المِصْرَ -

پھر ظاہر روایت میں ہے کہ جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس شخص پر جو مصر کا
رہنے والا ہو اور جو شہر کے متصل محلے ہوں۔

فہمہ اخاف کے نزدیک جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کرے

۸۔ مبسوط للخری ۲/۲۲ { اَنْ تُحَمَّدَ اَرْحَمَہُ اللہُ عَلَیْہِ اِحْطَاوْ قَالَ
یُصَلِّیْ اَرْبَعًا اِحْتِیَاطًا وَذَا لَکَ جَمْعَتُہُ۔

اہم مخرجہ اللہ علیہ احتیاط کیا ہے اور فرمایا احتیاطاً چار رکعت پڑھے اور یہ اس کا جمعہ ہے۔

۹۔ فتح القدیر ۱/۲۱۱ { وَاِذَا اسْتَبَّہَ عَلَی الْاِمْسَانِ ذَا لَکَ یَتَّبِعِ اَنْ

۱۰۔ بحر الرائق ۲/۱۵۳ { یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ یَتَوَلَّی بِہَا
اٰخِرَ فَرِیضٍ اَذْ رُکُتٌ وَتَمَّتْ وَلَمْ اُوْدِہُ

بَعْدُ فَاِنْ لَمْ تَصِلْ الْجُمُعَةُ وَقَعَتْ ظُہْرًا وَاِنْ صَحَّتْ
کَانَ تَمَامًا۔

جب انسان پر جب طنبہ ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت بعد جمعہ کے پڑھے اس کے ساتھ نیت کرے اگر غیر فرض کی صحت کا وقت میں نے پایا اللہ ادا نہیں کیا تو اگر جمعہ صحیح نہ ہوتا تو ظہر ادا ہو جائے گی اور اگر جمعہ صحیح ہو گیا تو چار رکعت نوافل ہو جائیں گے۔

۱۱۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۱۱ { ثُمَّ فِی کُلِّ مَوْضِعٍ وَتَمَّ الشُّكُّ فِی جَوَابِہَا
الْجُمُعَةُ یَوْقُوعُ الشُّكُّ فِی الْمِیْضِ اَوْ غَیْہِ

وَاقَامَ اَہْلُہُ الْجُمُعَةُ یَتَّبِعِ اَنْ یُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَذْبَحَ
ذُکَاٰتٍ وَیَتَوَلَّوْا بِہَا الظُّہْرَ حَتّٰی تَوَلَّوْا تَقِیْمَ الْجُمُعَةِ مَوْتَعَا
بِخُرُوجٍ عَنْ عَہْدٍ وَفَرَضِی الْوَقْتُ یَبْقِیْنَ کَذَا فِی الْکَافِی

وَهَكَذَا فِي الْمَجِيطِ ثُمَّ اخْتَلَفُوا فِي نَيْتِهَا فَيُلْ بِنَيْتِ آخِرِ ظَهْرِ
عَلَيْهِ وَهُوَ أَحْسَنُ وَالْأَحْوَطُ أَنْ يَقُولَ نَوَيْتُ آخِرَ ظَهْرِ
أَذْرَكَتُ وَقْتَهُ وَلَمْ أَصْلِهِ بَعْدُ كَذَا فِي الْقُتَيْبَةِ وَفِي فَتَاوَى هُوَ
يَنْبَغِي أَنْ يَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ وَالْمُتَوَسَّاتَةَ فِي الْأَسْرُبِ الَّذِي يُصَلِّي بَعْدَ
الْجُمُعَةِ فِي دِيَارِ شَاكَنْ إِلَى الثَّانِيَةِ خَانِيَةِ -

پھر جس موضع میں جمعہ کے جواز کا یا مصر کے شرائط میں شک ہو یا اس کے
علاء اور اس نے اپنے اہل کے لئے جمعہ قائم کر لیا لائق ہے کہ جمعہ کے بعد چار
رکعت نماز پڑھیں اس کے لئے نیت نماز ظہر کی کرے۔ تاکہ اگر جمعہ اعلان ہو سکا
تو اس کی جگہ اس کے لئے سے جو وقت فرض باقی تھا وہ ساقط ہو گیا فقہ کی
کتاب کافی میں ایسے ہی ہے اور ایسے ہی محیط میں پھر انہوں نے اس کی نیت
میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس پر آخر ظہر کی نیت کرے اور وہ
زیادہ اچھا اور احاطہ ہے یہ کہہ کہ میں نے آخر ظہر کی نیت کی جس کا وقت میں
نے پایا ہے اور ابھی ادا نہیں کی اور فتویٰ میں ہے کہ لائق ہے کہ چاروں میں
فاتحہ اور سورہ پڑھے جو ہمارے شہر میں نماز پڑھی جاتی ہے فتویٰ امام رضانہ میں بھی
ایسے ہی ہے۔

جمعہ اور ظہر کے متعلق شامی کا آخری فیصلہ

۱۲۔ شامی $\frac{1}{438}$ { دَوَّصَلُوا فِي الْفَتَاوَى لِزَمْعَمَرٍ
أَدَاءُ الظُّهْرِ -

اور اگر لوگ بستی میں نماز جمعہ پڑھیں تو ان کو ظہر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ملا جمیون کا آخری فیصلہ

۱۳۔ تغییرات احمدیہ ۴۶۰ {بَعْضُهُمْ أَدْفَا لَظْهَرٍ فِي مَنْزِلِهِمْ ثُمَّ اسْتَعَاوَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَاكْتَدَوْهُمْ دَامُوا عَلَى أَدَائِهَا أَوْ لَا يَلْعَنُوا مِنْهُمْ بِأَسْمَاءِ الْكُفْرِ شَعَائِرَ الْإِسْلَامِ وَالتَّمَرُّؤُ بِالْعُدَاةِ الظَّهَرِ بِكَثْرَةِ اشْتِكَاكِ فِي شَأْنِهَا وَغَلَبَةِ الْأَدْهَامِ۔

بعض ان کے ظہر کو اپنے مکالموں میں ادا کر لیتے پھر جمعہ کی طرف دوڑتے اور ان کے اکثر پہلے جمعہ کو ادا کرنے پر پیشگی کرتے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ جمعہ شعائر اسلام کا بڑا نشان ہے اور اس کے بعد انہوں نے ظہر کی نماز کو بھی لانا ادا کیا کیونکہ جمعہ میں شکوک بہت ہیں اور ادھام کو غلبہ ہے۔

۱۴۔ کبیری ۵۱۲ {وَعَنْ هَذَا وَغَيْرِ الْأَخْيَارِ فِي الْمَصْرِ قَوْلًا فِي كُلِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ اشْتَاكِ فِي جَوَازِ الْجُمُعَةِ يَكْتَفِي أَنْ يُصَلِّيَ آتَابَعُ زَمَكَاتٍ دَيْنُورِي يَجَاهُ الظَّهَرِ حَتَّى تَوَلَّى لَمْ تَقْعَ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا يَخْرُجُ عَنْ عَهْدِهِ فَفَرْضِ الْوَقْتِ بَيِّنِينَ كَذَا أَلْفَا مَكَانِي اور جمعہ کے ان شرائط کی وجہ سے اور مصر کے اختلاف کی وجہ سے انہوں نے کہا ہے کہ جس موضع کے جواز میں شک ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت نماز ظہر ادا کرے تاکہ اگر جمعہ میں ادائیگی نہ ہو تو اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ

شیک ہو جائے گا۔

۱۵۔ کبیری ۵۱۲ { وَالْإِحْتِطَاطُ فِي الْقِرَاءَةِ بِأَنْ يُصَلِّيَ امْتِنَةً أَرْبَعًا ثُمَّ بِالْجُمُعَةِ ثُمَّ يَتَوَلَّى سُنَّةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ الْوَقْتِ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ الْمَخْتَارُ۔

ادبستی میں احتیاط یہ ہے کہ چار رکعت نماز سنت ادا کرے پھر جمعہ پڑھے پھر جمعہ کی چار سنتوں کی نیت کرے۔ پھر ظہر کی نماز پڑھے پھر دو رکعت وقتی سنتیں ادا کرے یہی وہ صحیح فہرہا پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ شامی ۱/۱۷۱ { وَقَالَ الْمُقَدِّسُ عَنِ الْحَيْطِ كُلِّ مَوْضِعٍ وَقَمِ الشُّكُّ فِي كَوْنِهِ مَوْضِعًا يَتَّبِعُ لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَمَّا بَعَايِنِيَةِ الظُّهْرِ إِحْتِطَاطٌ حَتَّى آتَهُ تَوَلَّى تَقَعُ الْجُمُعَةُ مَوْضِعًا يَخْرُجُونَ عَنْ عَهْدَةٍ فَرَضِ الْوَقْتِ بِإِذَا عِ الظُّهْرِ وَمِثْلِهِ فِي الْكَافِي ادب مقدسی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ جس موضع میں عصر کے متعلق شک ہو جائے لائق ہے کہ دو رکعت جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے احتیاطاً ادا کر لیں تاکہ اگر جمعہ نہ واقعہ ہو تو اس کی جگہ ظہر کے ادا کرنے سے اس کے قدر جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے گا اور ایسے ہی کافی میں ہے۔

علامہ شامی کا فیصلہ

۱۷۔ شامی ۱/۱۷۱ { رَتَمَهُ قُلْتُ وَحَاصِلُهُ أَنَّهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ

عَشْرَةَ كَعَاتٍ أَوْ سُدَّتْهَا وَأَرْبَعًا آخِرَ ظَهْرِ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ الْوَقْتِ
علامہ شامی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد دس رکعات
پڑھے چار سنتیں چار آخر ظہر اور دو رکعتیں سنت وقت۔

علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

۸۔ رفتویٰ خیر یہ جلد اول { وَالْإِحْتِيَاطُ فِي الْقُرْآنِ أَنْ يُصَلِّيَ السُّنَّةَ
أَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَتَوَلَّى أَرْبَعًا
سُنَّةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ الْوَقْتِ
فَهَذِهِ هِيَ الصَّحِيحَةُ الْمُخْتَارَةُ -

اور احتیاط بتی میں یہ ہے کہ چار رکعت سنتیں ادا کر کے پھر جمعہ پڑھے پھر چار سنتیں جمعہ
کی پڑھے پھر ظہر کی نماز ادا کرے پھر قضا دو سنتیں ادا کرے پھر یہی صحیح اور پسندیدہ ہے
۱۹۔ مجمع الانهر { ثُمَّ كُلُّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشُّكُّ فِي جَوَانِبِ الْجُمُعَةِ
بِنَفْيِ شَرْطِهَا يَجْنِبُ أَنْ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا بَعْدَ كَعَاتٍ
وَيَتَوَلَّى الظُّهْرَ لِيُخْرِجُوا عَنْ فَرْعِ الْوَقْتِ بَيِّنِينَ لَوْ لَمْ
تَقَعْ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا لَنَا فِي السَّكَانِ وَفِي الْقُبُورِ لِمَنْ لَبِثَ فِي
لَنَا ابْتِلَى أَهْلُ مَدِينَةٍ جُمُعَتَيْنِ مَعَ إِخْلَاطِ الْعُلَمَاءِ فِي
جَوَانِبِهَا أَمَّا هُمْ فَيُتَمِّتُهُمْ بِأَدَاءِ الْأَرْبَعَةِ بَعْدَ الظُّهْرِ
حَتَّى إِحْتِيَاطًا -

پھر جس جگہ جواز جمعہ میں شرائط کے فوت ہونے سے شک ہو لائن ہے کہ چار

رکعت نماز پڑھے اور ظہر کی نیت کرے کہ اس کے ذمے جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے کہ اگر جمعہ نہ جائز ہو تو وہ اس کی جگہ درست ہو جائے اور تیس میں سے بعض مشائخ سے کہ جب اہل مرد و جمہوں کے قلم کرنے میں مبتلا ہوئے تو ان کے جوازیں علماء کا اختلاف ہوا تو اس زمانہ کے ائمہ نے حکم دیا کہ چار رکعت بعد ظہر کی لازمی احتیاطاً پڑھی جائیں۔

طوائف کی وجہ سے مختصر چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جو احادیث کے لئے کافی ہیں۔ اے حنفیت کے دعوے کرنے والو! فقہاء نے فتویٰ دے دیا جو مذکور ہو چکا ہے کہ مضر جامع نہ ہو یعنی حدود شرعیہ کا اگر قیام نہ ہو تو ظہر ضرور پڑھو۔ یہ فقہاء کا خوف کا متفقہ فیصلہ ثابت ہوا اب ان شرائط کی عدم موجودگی میں بھی کوئی شخص ظہر چھوڑے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے۔ بلکہ اَفْضَعُ عِيتٍ مِّنَ اَلْحُجَّةِ اَلْهٰکَ اَکَارِاسْتِ اس نے اختیار کیا ہے کہ جو بلا شرائط ظہر کی نماز کو ترک کرتا ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت تک ادا فرمایا اور جبہ تغضیض جس کو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار ترک فرمایا آپ کے زمانہ میں صحابہ کرام دیہاتوں کے لکھے لکھے ادا کرتے کبھی نہ آتے بلکہ گھروں میں ظہر ادا کرتے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز فقہان شرائط کے باوجود پڑھنے کی اجازت بھی فرما دی اس لئے ہم بفضلہ تعالیٰ ہر جگہ اس اختیار پر مضمون جبکہ بھی ادا کرتے ہیں اور شرائط جمعہ کے نہ ہونے کی وجہ سے یعنی نفاذ احکام شرعیہ بھی نہیں اور حدود شرعیہ کا قیام بھی نہیں اس لئے ظہر کو بھی ضروری ادا کرتے ہیں جو سنت سے بھی اور فقہاء کے اقوال سے بھی ثابت ہو چکا ہے اس لئے ہم کو بھائی دونوں یوٹیوب کو ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں اور مؤخذہ خداوندی سے خوف زدہ میں اب گمان کہ ہے جو احکام شرعیہ کے عدم نفاذ کے باوجود اور حدود شرعیہ سے قاصر رہنے کی بنا پر بھی

بلا شرائط میں فریضہ کو ترک کرتے ہیں وہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٍ سے خائف نہیں ہیں۔

منکرین کی کتابوں کے حوالے

{ تذکیر الانحوان ۳۵۲ }

گوچہ شرطیں بسکلیں تو رہے بھلا بے شبہ جمعہ وہاں کرنا ادا
لیک جس جا شرط ہو کم اے فتا تو بھی جمعہ کو نہ ہرگز کرفضا
ظہر بھی پڑھے تو بہتر کار ہے

{ انواع مولوی بارک اللہ ۲۳۹ }

جتنے شک جمعہ چھوڑے کیجئے مجھ ادا بعد جمعہ اعتیاد علی بیٹی پڑھنی لازم آ
آخر ظہر جویرے ذمے نیت ایہ کریئے ہر رکعت چھ فاتحہ پچھے رکعت نال جوڑیئے
فقہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہو گیا قرآن و حدیث صحیح سے بھی ظہر بلا شبہ و جمعہ با
شرائط ثابت ہو گیا اور نہ ہارے اکابرین نے تسلیم کر لیا گو دبی زبان سے ہی یہی اب فیصلہ
تم پر ہے چاہے ظہر کو چھوڑ دیا پڑھ لو یہ ذمہ ماری تم پر جائز ہوتی ہے اور ہوگی ہم نے سنا دیا
ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

باب النوافل

نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱) بنی اسرائیل ۱۵ { وَ مِنْ آيَاتِهِ فَتَجَدَّدَ بِهِ نَافِلَةٌ لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ
 رَبُّكَ مَقَامًا مَشْهُودًا -

امدرات کو تجدید پڑھے آپ کے لئے نفل ہوں گے شاید آپ کو آپ کا رب مقام
 محمود پر پہنچا دے۔

(۲) الدھر ۲۹ { وَ مِنْ آيَاتِهِ فَتَجَدَّدَ لَهُ وَ سَبَّحَهُ يُبْلِغُ حُلُومًا -
 امدادات کو اللہ کے لئے جمع کیجئے۔ اللہ کی تسبیح بیان کیجئے لمبی رات۔

(۳) المنزل ۲۹ { اِنَّ لَكَ فِي الْخَآءِ سَبَّحًا طَوِيلًا -
 بے شک آپ کے لئے دن میں لمبا تسبیح کرنا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ دن میں بھی ہر نماز کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں جو سبَّحًا
 طَوِيلًا سے واضح ہے اور جو لوگ دن کو نوافل ادا نہیں کرتے وہ اس آیت کریمہ سے احوال
 کرتے ہیں۔

رات کے نوافل

(۴) الدھر ۲۹ { وَ مِنْ آيَاتِهِ فَتَجَدَّدَ لَهُ وَ سَبَّحَهُ يُبْلِغُ حُلُومًا -

اور رات کو خدا کے لئے سجدہ کیجئے اور لمبی رات رب کی تسبیح بیان فرمائیے۔ (نوافل ہے)

نفل عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کو سیاہ نہیں ہوگا

{ ۱۵۱ یونس ۳ } { الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحَسَنَاتِ وَزِيَادَتُهَا لَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ }
فَتَرَوْهَا لِذُلٍّ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ۔

جن لوگوں نے اچھی نیکی کی اور زیادتی بھی کی ان کے مونہوں پر سیاہی نہ پڑے گی اور نہ ہی ذیل ہوں گے یہی جنتی لوگ احسنوا الحسنا۔ جو نیکیاں رب کریم نے مقرر یا فرض فرمائی ہیں اور زیادتے سے نفل عبادت ہے ترب کریم نے فرمایا کہ جو زیادہ عبادت نوافل پڑھتے ہیں۔ ان کے مونہوں پر سیاہی نہ ہوگی۔ تثابت ہوگا کہ جو نوافل کے تارکین ہیں ان کے مونہوں پر سیاہی ہوگی۔ اب فیصلہ تم کو کہ تارکین نوافل کے مونہوں پر سیاہی ہے یا نہیں۔

{ ۲۹ معارج ۱ } { إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا }
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ

عَلَى صَلَاتِهِمْ إِيمَانٌ۔

بے شک انسان کچھ عقیدے کا پیدا کیا گیا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے جزع فرع کرتا ہے اور جب اس کو کشادگی ہوتی ہے نیکی سے رگ جاتا ہے۔ مگر نماز پڑھنے والے جو وہ اپنی نمازوں پر قائم ہونے والے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی زائد عبادت کرنا ثابت ہوئی۔

نوافل کے تارکین قیامت کو ذلیل ہوں گے

نفس ۲۹ { ۱-۷ } بِذِهِ يَكْتَفَى عَنْ سَاقٍ وَيَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَبِيعُونَ
 خَاشِعَةً أَبْصَادُهُمْ سُرُهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا
 يَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَائِمُونَ ۔

اس دن پنڈلی کھولی جاوے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیگے تو سجدے کی طاقت نہ رکھیں گے (شرم کے مارے) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت چڑھی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ تندرست ہے ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دنیا میں نفلی سجدے کے تارک ہوں گے قیامت میں ان کو سجدہ نصیب نہ ہوگا اور نہ ہی وہ دیدار الہی سے مشرن ہوں گے کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العزت کا ارشاد ہے لَقَدْ نَبْتُ عَبْدِي يَا اَنَسُ اَبْلِي سَمَارِي شَرِيفِ بندہ جب نوافل پڑھتا ہے تو میں بندہ کے قریب ہوتا ہوں ۔ جو شخص دنیا میں تارک نوافل ہے خداوند کریم کے قریب ہونے سے اُس نے دنیا میں اجتناب کیا ۔ قیامت میں شرم کے مارے تارکین نوافل کی آنکھیں اُچی نہ ہوں گی ۔ يَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ ۔ حالانکہ ملائکہ کہیں گے کہ رب کریم نے مومنین کے لئے اپنی نورانی پنڈلی کھولی ہے سجدہ کرو تو تارکین نوافل چونکہ دنیا میں باوجود تندرست ہونے کے نوافل ترک کر کے قرب خداوندی سے اجتناب کرتے رہے اس لئے وہ یوم قیامت اپنی آنکھوں کو اوسپنا نہ کر سکیں گے اور نہ ہی دیدار الہی کر سکیں گے تو سجدے سے بھی محروم رہیں گے اور جو لوگ دنیا میں دن کو ہر نماز کے بعد اور رات کو نوافل

پڑھتے ہیں۔ تو دنیا میں جب وہ نوافل پڑھتے تھے خدا ان کے قریب ہوتا تھا۔ قیامت میں جب رب کریم نورانی پٹلی ظاہر فرمائے گا تو نوافل پڑھنے والے دیدار الہی کے بعدہ میں گریں گے۔

۲۹۔ ﴿قَالَ اَوْ سَطِّهُمُ الْاَقْلُ لَكُمْ لَوْ لَا تَسْجُدُونَ قَانُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا خٰلِسِيْنَ نَاقِبُلْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ

يَتْلَا وَّ مُؤَن قَانُوْا اَيَّا وَاٰلِنَا اِنَّا كُنَّا حٰا غِيْبِيْنَ ۔

ان کے درمیان کا کہے گا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح (نوافل) کیل

نہیں پڑھتے تو وہ کہیں گے ہمارا رب پاک ہے ہم ظالم تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کیے

بعض بعض پر ملامت کرینگے کہیں گے کہ ٹائے ہماری طاقت ہم دنیا میں سرکش تھے۔

(۱) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نوافل کے تارکین قیامت کے دن اپنے سرکش ہونے کا اقرار کریں گے

کہ ہم اپنی سرکشی اور تکبر سے نوافل ترک کرتے تھے۔

(۲) اس دن سُبْحٰنَ رَبِّنَا کہیں گے لیکن اس دن کا اقرار فائدہ نہ دے گا۔

(۳) بعض تارکین نوافل بعض تارکین کو ملامت کریں گے کہ تم نے ہمیں کہا کہ نوافل زائد چیز ہے

کوئی ضروری نہیں تو وہ جواب دیں گے کہ افسوس ہمیں آج معلوم ہو رہا ہے اور ہوا کہ ہوا ہے یہ

ہماری سرکشی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے نوافل ترک کئے۔

قرآن کریم سے نوافل کی ضرورت اور فائدہ ثابت کئے گئے اور تارکین نوافل کو جو نقصان ہو

گا وہ قیامت کو انہیں معلوم ہوگا۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نوافل کو لازمی سمجھ چلے ہے ترک نوافل پر مجب رہو تم دنیا کسٹنے

اظهار کرتے ہو کہ ہم بڑے خدا کے پجاری ہیں وگ مشرکین میں جن کو ہم مشرکین مبتدعین کا خطاب

دیتے ہو وہ دن رات نوافل اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور تم نوافل کے تارک بن کر منہ پھیر لیتے ہو

کیا اسی کو توحید والا کہتے ہیں کہ جو عبادت خداوندی کا تارک ہو اس کا فیصلہ انشاء اللہ العزیز ویم قیامت ہوگا۔ فَتَبْصُرُوْا مُبْصِرُوْنَ۔

باب التراویح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ میں تراویح پڑھتے رہے

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حد ثنا یزید بن ہارون قال اخبرنا
ابراہیم بن عثمان عن المحکم عن
مفسر عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی

(۲) آثار سنن $\frac{۲}{۵۹}$

اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عِشْرَیْنِ رَکْعَةً وَالْوُشْرَ۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان میں ہمیشہ سبیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔

۳۔ مجمع الزوائد $\frac{۳}{۱۴۲}$ { وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرَیْنِ رَکْعَةً وَالْوُشْرَ۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر والاصط۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
رمضان میں سبیس رکعات اور وتر پڑھتے۔

تزویج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت مقرر فرمائی ہے

۴۔ نِسَائِی شَرِیْف ۱/۳۸ { حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَوَضَّ حَبِیْأُمَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَّتْ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاجْتِبَاءً خَرَجَ مِنْ ذُمُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان کے دن کے روزے رکھے اور رمضان کی راتوں کو قیام کیا۔ ایمان و لغت سے نکلنے سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہے۔

نوٹ: رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے اور جہاں رمضان شریف کے قیام اہل کا ذکر ہوگا۔ تو ان کا نام تراویح ہوگا اور جہاں تراویح کا ذکر ہوگا۔ وہاں تراویح کی تعداد میں ہوگی۔

ستتم: اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ تراویح علیہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں۔ تہجد رب کریم نے پہلے فرض فرمائے اور پھر فَتَهَجَّدَ بِهِ نَا فِلْتَةً لَكَ سے تہجد کرنٹل فرما دیا تو جو لوگ رمضان کی رات کی تراویح کر تہجد کہ دی تو وہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکین ہیں جو اس حدیث شریف سے واضح ہے۔ تہجد عرآن کریم کی آیت قُمَا اللَّیْلَ سے فرض ہوئے اور فَتَهَجَّدَ بِهِ نَا فِلْتَةً لَكَ

سے نوافل رہ گئے جو تمام سال رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی خصوصیت صرف رمضان میں نہیں تزاویع کی خصوصیت صرف رمضان میں ہے باقی سال نہیں۔

۵۔ کنز العمال ۲۹۶ { سَمِعْتُ رَعَضَانَ شَهْرًا كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَسَمِعْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا فَاقْبَلْهُ }

خَرَجَ مِنْ دُخُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (رواہ عن عبد الرحمن بن عوف)

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف کا ایسا شاندار مہینہ ہے جس میں تم پر تمام مہینے کے دنوں کے فرض کئے گئے ہیں اور میں نے تم پر اس مہینے میں اس کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کی راتوں کو ایمان اور یقین سے قیام کیا گیا ہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج کی طرح پیدا ہوا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس کے لئے رمضان شریف کی راتوں کو تزاویع پڑھنا سنت ہے اور جس مسلمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اس کے فرائض بھی اذ روئے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناقص ہیں یعنی جو شخص تزاویع کا تارک ہے اس کے رمضان شریف کے روزے بھی ناقص ہیں۔

۶۔ کنز العمال ۲۹۶ { إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدِ افْتَوَىٰ عَلَيْكُمْ مَوْمَ رَمَضَانَ وَسَمِعْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَبَقِيَّتِنَا كَانَ كَقَائِهِ لِمَا مَضَىٰ رَنبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے چھینے کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا ایمان اور لقین سے اس کی سابقہ زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریفیہ ثابت ہوا کہ رمضان شریف کے چھینے کے دن کو روزے رکھنا اور رات کو تراویح پڑھنا یہ لازم و ملزوم ہیں اور دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ ان کا تارک گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اور ان تینوں حدیثوں سے یہ بھی واضح ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص متقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسنون نہیں فرمائی یہ حیش فرقة دہا یہ کہ متقل رو ہیں ج کہتے ہیں کہ تراویح رمضان شریف کی متقل نماز نہیں بلکہ نماز تہجد کو ہی تراویح کہا گیا ہے لیکن یہ فرقة چونکہ دینی عقل سے کورا ہے اس لئے یہ نہیں سمجھتا کہ نماز تہجد پہلے فرض تھی بعد میں سنت مقرر ہوئی اور نماز تراویح اخیر زمانے میں سنت مقرر ہوئی۔

خلیفہ ثانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ کی خلافت میں بھی
 بیس رکعات تراویح رائج رہیں،

۲ { مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۳ } حدیثنا وکیح عن مالک بن انس عن یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلاً یُصَلِّی

بِحِجْرِ عِشْرِينَ رَكْعَةً

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بیس رکعات نماز پڑھائے۔

۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶ { وقد أخبرنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن الحسين بن فنجويه النخعي بألدمغان ثنا أحمد بن محمد بن إسحق التميمي أنبا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البصري ثنا علي بن الجعد أنبا ابن أبي نوبع عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال كانوا يعشرون على عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه في شهر رمضان لعشرين ركعة وكانوا يقرؤن بالمئين وكانوا يشككون على عيسى في عهد عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه في ثلثي الفياتر۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان شریف کے مہینے میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور اس میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لمبے قیام کی وجہ سے لگ اپنی لائٹھیل پڑھ کر لگانے تھے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تراویح ثابت ہو گئیں۔

۹۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ { ابن ابی احمد العدل ابن محمد بن جعفر النخعي ثنا محمد بن اسبراهیم ثنا ابن بکیر ثنا

مالک عن یزید بن رومان قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي رَمَانَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَمَضَانَ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ رُكْعَةً ۔
یزید بن رومان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ
کھڑے ہوتے تھے رمضان میں بیس ۲۳ رکعات کے ساتھ۔

مصطفیٰ اصلہ اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے زمانے میں
بھی بیس رکعات تراویح رائج رہیں۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حد ثنا ابو بکر ثنا وکیع عن سفیان
عن ابی اسحاق عن عبد اللہ بن قیس
عن شتیب بن شکر أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ وَالْوُشْرَ ۔
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اہم مسجد شتیری شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
ہے کہ وہ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے رہے۔

۱۱۔ السنن الکبریٰ $\frac{۲}{۴۹۶}$ { وانباء ابو ذکریا بن اسحق انبا ابو عبد اللہ
محمد بن یحقوق ثنا محمد بن عبد الوہاب انبا
جعفر بن عون انبا ابو الخصب قَالَ كَانَ يُؤْمِنًا سُوَيْدُ بْنُ كَفَلَةَ
فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رُكْعَةً وَوُشْرًا عَنْ
شَتِيرِينَ شُكْلًا وَكَانَ مِنْ اصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِنَّهُ كَانَ يُؤْتِيَهُمْ فِي
سَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رُكْعَةً وَ يُؤْتِي ثَلَاثَ رَفِي ذَلِكَ قَوْلُهُ ۔
ابو خصب نے کہا کہ سويد بن غفلة رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے

تراویح تراویح یعنی پانچ چمکے سبب رکعات نماز پڑھانے اور شتر بن کر
حضرت علی المرتضیٰؑ کے اصحاب سے تھے وہ ان کو رمضان شریف کے مہینے میں
بیس رکعات تراویح اور تین دن پڑھانے اور روایت قوی ہے۔

۱۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حد ثنا وکیع عن حسن بن صالح عن حمزہ
ابن قیس عن ابی الحسن ان علیاً ؑ اَمَرَ
رَجُلًا یَمَعَتَ بِهَمَّ فِی رَمَضَانَ عِشْرَتَیْنِ رَکْعَتَہٗ =

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان
میں مسلمانوں کو سبب رکعات تراویح پڑھائے۔

اکابرین اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تمام عمر میں تراویح پر رہا،

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حد ثنا حمید بن عبد الرحمن عن حسن
عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن
کعب یصَلِّی بِلَیْلَتَہِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَتَہِ عِشْرَتَیْنِ رَکْعَتَہٗ = ویدو عربی

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان
اللہ علیہم اجمعین کو رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعات پڑھاتے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی تمام دنیا
کے دارالاسلام مدینہ طیبہ میں رمضان شریف میں تراویح بیس رکعات اور تین دن پڑھتی جاتی رہی۔

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حد ثنا ابو معاویۃ عن حجاج عن ابی
اسحاق عن الحارث انہ کان یُعَومُ

النَّاسُ فِي رَمَضَانَ بِأَلْيَلٍ وَعِشْرِينَ رُكْعَةً وَثُوبُ ثَلَاثٍ وَلَيْفَتُ قَبْلَ التَّكْوِينِ:

حادث سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف کے پہنے کی حالتوں میں لوگوں کو
میں رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدَّثَنَا عِنْدَ رَعْنِ شُعْبَةَ عَنْ خَلْفٍ عَنْ رَبِيعِ
وَالثَّانِي عَلَيْهِ خَيْرٌ عَنْ أَبِي الْخَثَرِ أَنَّهُ

كَانَ يُصَلِّيُ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَثُوبُ ثَلَاثٍ -

ابو بکر بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف میں ہمیشہ پانچ چوکے
نماز پڑھتے رہے اور بیشترین رکعات سے وتر کرتے۔

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عَبِيدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ

فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ وَثُوبُ ثَلَاثٍ -

علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ رمضان شریف میں پانچ چوکے رکعات اور
تین رکعات وتر پڑھتے۔ نزدیک عربی زبان میں چوکے کہتے ہیں تو تراویح میں رکعات
اور تین وتر ثابت ہوئے۔

۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ { حدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ
قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ

ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ رُكْعَةً بِالْوُسْرِ -

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ان کے زمانے میں مسلمان تیس (۳۳)
رکعتیں جمع وتر پڑھتے تھے۔

۱۸۔ ترمذی شریف ۱۱۹ { دَاكْتُوْا هٰٓءِیَ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رَوٰی عَنْ عَلٰی وَعَمْرٍا وَغَیْرِ هُمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ مَلٰئِیْ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَمَوْكُوفٌ سُفْحَانِ الشَّامِی وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاشْفَعْنِیْ وَقَالَ اِشْفَعْنِیْ وَهٰذَا اَذْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ یَمْلُکُوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً -

اور اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں اور یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں میں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

١٩- كنز العمال ٢٩٨ { إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ
فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ لَيْلَةٍ
مِنَ رَمَضَانَ وَكَيْسٌ مِنْ عِبِيدِ مُؤْمِنٍ يَمْلِكُ فِي لَيْلَةٍ مِنْهَا إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ أَلْفًا وَخَمْسًا مِائَةً حَسَنَةً بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَبَيَّاهُ بَيْنًا
فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَأْكُوتِيهِ حَمْرَاءُ لَهَا سِتُونَ أَلْفَ بَابٍ بِكُلِّ
بَابٍ مِنْهَا تَصْرُفُ مِنْ ذَهَبٍ مَوْشَجٍ بِأَيِّ كُوتِيهِ حَمْرَاءُ فَإِذَا
هَئَاءُ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى
مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ عَلَى يَوْمٍ

سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَوَةِ الْعَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَادَى بِالنَّجَابِ
وَكُنْ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُ هَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِكُلِّ أَوْ نَهَارٍ
نَحْوَةَ أَلْفِ سِتِّينَ أَلْفٍ فِي خَلْقِهَا خَمْسِيَّةٌ عَامِرَةٌ (ابن سید،

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آسمانوں کے دروازے کھل
دیے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں
کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایسا نذر آدمی جو نماز پڑھتا ہے
ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت
میں اس کے لئے سرخ یا قوت کا ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساتھ
ہزار دروازے ہوتے ہیں۔ اس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یا قوتی
جراد کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے ایسا نذر آدمی جب رمضان شریف
کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں رمضان
شریف کے ہر دن ہی ثواب رائج رہتا ہے اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا
رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے معافی مانگتے ہیں
اور رمضان شریف میں دن یا رات ہر سجدے کے ثواب میں جنت میں ایک
درخت لگایا جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ اس کے سائے
میں پانچ سو برس گھوڑا دوڑایا جاسکتا ہے۔

کیوں بچی دبا بیو! تم مسلمانوں کو صرف آٹھ رکعات رمضان شریف کی راتوں میں
پڑھانے ہو اور سنی مسلمان سب رکعات تراویح پڑھانے ہیں ایک سجدے کی ڈیڑھ

ہزار کی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں تمام چھتیس ہزار نیکیاں بارہ رکعات میں تم نے مسلمانوں کو کثرتِ خدامہ دیا تم وہابی فرقہ خود بھی خراسے میں ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خراسے کی طرف لے جا رہے ہو خداوند کریم کا خوف کرو فقیر نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل نبیؐ تراویح ثابت کر دیا اور تراویح کی آٹھ رکعات کا عقیدہ بنا کر تم نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اجماع امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہو۔

پانچ روپے نقد انعام

اس شخص کو دیے جائیگے جو رمضان شریف میں آٹھ تراویح کی ایک حدیث پیش کرے۔
نقطہ: لفظ تراویح جمع ہے اس کا واحد ترویج ہے اور ترویج چمکے پہلے استعمال ہوتا ہے اور جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے آٹھ رکعات پر ترویج کا لفظ استعمال ہوتا ہے ر آٹھ رکعات پر تراویح کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔

محدث امام نووی کا عقیدہ بیس تراویح پر تھا

۹۔ کتاب الاذکار { اَعْلَمَاتٌ مَلَكَهَ التَّارِیْخُ سَنَهُ يَأْتِيهَا الْعُلَمَاءُ وَ هِيَ لِلنَّوَوِيِّ ۸۳ } عِشْرُونَ رَكْعَةً يُسْتَمَرُّ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَرْقِیْنِ کہ تراویح کی نماز تمام علماء احادیث کے اتفاق سے بیس تراویح سنت میں ہو اور کثرت پر سلام پھیرے۔

مسلمانوں فقیر نے احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء الراشدين المہدیین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، باقی اکابرین اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین سے بیس رکعات تراویح ثابت کر دی یعنی خیر القرون میں تراویح میں رکعات ہی پڑھی جاتی رہیں اور نماز تہجد دو رکعات، چار رکعات، آٹھ رکعات اور بارہ رکعات پہلے فرض تھیں بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح جَدِّ رَبِّہٖ نَافِلَہٗ لَکُمْ سے نوافل کا حکم فرما دیا وہابی چونکہ عبادتِ خداوندی سے قیدی محروم ہے اس لئے اس نے نماز تراویح کو نماز تہجد میں دُغم کرنے کی کوشش کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کو ایک کا حکم نہیں دیا یعنی خیر القرون میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے ایک ہونے کا ثبوت کہیں ہے ہی نہیں نہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نہ تابعین نہ تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ ہی محدثین نے یہ فتویٰ دیا یہ بدعتِ صریح و کبی ثبیل اہلحدیثوں کی ایجاد کردہ ہے نام تو اہلحدیث رکھا لیا لیکن عبادات، معاملات — بلکہ ہر قانون شرعی کو قرآن و احادیث اہل اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اُلٹ کر حرمتِ خداوندی اور نجاستِ غلیظہ کا عادی بنا کر مسلمانوں کو روحانیت سے عادی کر کے اسلام سے دور بنا دیا جو عبادتِ خداوندی کو بدعت کہے نفی عبادۃ سے گریز کرے اس جیسا خداوند کریم سے دور افتادہ کون ہو سکتا ہے انہی بنا پر اس فرقہ و طایفہ غیر مقلدہ میں ایک ولی اللہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہو گا اور نہ ہی ممکن ہے تمام اولیاء اللہ اغیاث و انتظام میں رکعات تراویح پڑھتے رہے۔

وہا بیو! اب بھی وقت ہے اپنی زندگی برباد نہ کرو اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تابعین تبع تابعین اور محدثین

کی مخالفت نہ کرو اپنے مولویوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ نہ دو
بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع
تابعین اور اولیاء اللہ اغیاث و اقطاب کی اتباع میں سب سے رکعت تراویح
پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کر لو یہ تمہارے دہائی طاق کل کو تمہارے کام نہ آئیں گے
اور تمہیں عبادۃ خداوندی سے عداً محروم رکھ رہے ہیں لیکن تم بیچارے ایسے سادے
ہو کہ ان کی ظاہریت کو دیکھ کر بھنس جاتے ہو افسوس ہے ایک ٹیڈی پیسہ گم
ہو جائے فکر مند ہوتے ہو تمہارے طاق دن رات دنیا کے چندے کے پیچھے
مارے مارے پھر رہے ہیں اور بغیر کمائی کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں اور تم ان
کی اقتدا میں اپنے دین و دنیا میں خسارے کھا رہے ہو فرمان خداوندی فَاَسْتَبِقُوا
الْخَيْرَاتِ کو قبول کر کے عبادت میں ترقی کی طرف بڑھو سوائے دہائیوں کے
دینی خسارے کو کئی پسند نہیں کرتا فَتَتَوَبُّوْا اِلٰی اللّٰهِ جمیعاً ایہا السّٰعٰیون
اب اغیاث و اولیاء اللہ سے مروت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے عقیدے کو عرض کر دیتا ہوں۔

صلوة التراويح اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰۔ غنیۃ الطالبین ۵۴۳ { وَصَلُوهُ السَّادِیْخُ سَنَۃُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَٰتُهَا لَیْلَةٌ وَقِيلَ لِبَکَشَیْنٍ وَقِيلَ ثَلَاثًا ثُمَّ انْتَحَرَهُ وَلَمْ یُجَاجِجْ وَقَالَ کَوْخَرَجْتُ لَهْرِ مَنّتْ عَلَیْکُمْ ثُمَّ اِنْتَهَا اُسْتَدِیْتُ فِیْ اَیَّامِ رَعْمَۃٍ فُلْذَ الْاِلَکْ اَضِیْفَ اِلَیْهِ لِاَنَّهُ اِبْتَدُهَا فَتَوَّ فِی رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالْاَمْرُ عَلٰی ذَا الْاِلَکْ فِیْ اَیَّامِ رَحْلَانَتْ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِیْقُ وَصَدْرِ مِّنْ خِلَافَتِهِ عَمْرٌ وَدَرِی عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عَمْرٌ بِنُ الْحَطَّابِ هَذِهِ السَّادِیْخُ مِنْ حَدِیْثِ سَمِیْعَةَ مِیْنِی تَا لَوْ اَوْ مَا هُوَ یَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی حَوَّلَ الْقُرْشِ مَوْضِعًا لِّیْنِیْ حَضِیْرَةُ الْقُدُسِ وَهِيَ مِنَ النُّوْرِ فِیْهَا مَلَائِکَتُهُ لَا یُحْصِی عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یُعْبُدُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی عِبَادَةً لَا یَفْتَرُوْنَ سَاعَةً فَاِذَا کَانَ لَیَالِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَسْتَاذُہُ رَبُّہُمْ اَنْ یَّسْنُوْا اِلَی الْاَرْضِ فِیُصَلُّوْنَ مَعِ یَعِیْ اَدَمَ فَاکُلُ مِنْ مَّہْمٌ مِنْ اُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَسْرُوْہُ سَعَادَةً لَا یُشْفِیْ بَعْدَہَا اَبَدًا فَقَالَ عَمْرٌ اِذَا ذَاکَ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِهَذَا الْجَمْعِ الْعَوَارِیْخُ وَیَسْنُوْہَا وَدَرِی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَنَّهُ اِذَا خَرَجَ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَتِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ کَسَبَحَ الْقُرْآنَ فِی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ نُوْدَ اللّٰهُ فَبَرَعَمْرٌ کَمَا لَمَدَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْآنِ

كَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي لَفْظٍ آخَرَ أَنَّ عَلِيًّا إِحْتَاذَ
 بِالسَّاجِدِ وَهِيَ تَزَهْرُ بِالْفَتَاوِيلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ التَّزَادِيحَ فَقَالَ
 مُوَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَمَلٍ قَبِيحٍ كَمَا تَوَزَّعَ مَسَاجِدُنَا رُويَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَلَّقَ فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتَاتِ اللَّهِ تَقْدِيرًا لَمْ
 يَنْزِلْ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ وَكَصَلَّ عَلَيْهِ وَهُمْ يُسَبِّحُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى
 يُطْفِئَ ذَلِكَ الْقَتْدِيلَ وَهِيَ عِشْرُونَ دَكْعَةً يَجْلِسُ
 عَقَبَ كُلِّ دَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ فِيهِ خَمْسَ تَزَوِيجَاتٍ كُلُّ أَرْبَعَةٍ
 مِنْهَا تَزَوِيجَةٌ وَيَنْوِي فِي كُلِّ دَكْعَتَيْنِ أُصْلَى رَكْعَتِي التَّزَادِيحِ الْمُسَوَّاةِ
 إِذَا كَانَ فَرْدًا إِذَا كَانَ أَمَامًا أَوْ مَأْمُومًا .

حضرت پیر پیران غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز تزاویح نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جنہیں اپنے ایک رات کو پڑھا بعض نے کہا
 ہے کہ دو راتیں بعض نے کہا ہے تین راتیں پڑھیں پھر صحابہ کرام رضوان اللہ
 علیہم اجمعین نے آپ کی انتظار کی آپ تشریف نہ لائے اودا آپ نے فرمایا اگر
 میں آجاتا تو تم پر صلوٰۃ تزاویح فرض ہو جاتی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ
 میں شروع کی گئیں اسی لئے حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کی گئیں کیونکہ آپ نے ان کو
 شروع کیا۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دمال ہوا اور مکہ ہی ہا
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اور شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ میں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ
 کوئی بات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تزاویح کے متعلق مجھ سے حدیث سنی رسول

نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کوئی حدیث ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک مقام عرش کے قریب حفیظۃ القدس ہے اودھ نوری مقام ہے۔ ملائکہ کی رہائش گاہ ہے۔ جن کا اندازہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عباد کرتے ہیں۔ جو ایک آن بھی کوتاہی نہیں کرتے پھر جب رمضان شریف کی رات آتی ہے تو تمام ملائکہ اپنے رب کریم سے زمین پر اترنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انہیں ملتا ہے یا وہ اسے ملتے ہیں تو وہ انسان ایسا یک بخت ہوتا کہ اس کے بعد بد بخت ہو سکتا ہی نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ سنت ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ کو جمع فرمایا اور تراویح کی سنت کو جدی کر دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ اول رات تشریف لائے۔ تو آپ نے مساجد میں قرآن کرنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے روشن فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اسد سر سے الفاظ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزے اودھ مسجد قندیلوں سے منور تھی اور لوگ نماز تراویح پڑھ رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ اس نے عباد کی مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اٹھ قضاے کے گھروں سے کسی گھر کی قذیلوں سے سجایا تو فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس پر رخصت بھیجتے رہتے ہیں اور اُن ملائکہ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ جب تک یہ قذیل لگی نہیں ہوتی ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگتے ہی رہتے ہیں۔ . . . اور صلوٰۃ تراویح کی گنتی میں رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے پیچھے بیٹھے اور سلام پھیرے تو یہ پانچ تراویح ہیں اور ایک تراویح چار رکعت کا ہوتا ہے اور ہر دو رکعتوں میں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں اکیلا ہر یا امام یا معتدی۔

یہ سنو اب ترمذی اب زبئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور چاروں ائمہ کرام کا بھی سنت تراویح کے متعلق یہی ثابت ہوا کہ تمام میں رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھتے رہتے تھے اب تمہاری مرضی پر ہے عمل کرو یا نہ

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

باب الدعاء

دُعَا کا حکم قرآن کریم سے

۱- الاعتراف ہے { اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ -

اپنے رب سے دُعا مانگو عاجز ہر کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اَدْعُوا صیغہ امر ہے اور تقاضہ ہے اَلَا تَرَ لِلْوَجُوْبِ امر اکثر و جوب کا حکم رکھتا ہے تو خدا سے دُعا مانگنا فرض ثابت ہوا جیسے حکم نداء ویسے حکم دُعا کا۔

اس ارشاد الہی نے اپنے رب سے دُعا مانگنے کا اعلان فرمایا اگر نماز کی دُعا ہی کافی ہوتی تو نماز کا حکم ٹیکڑوں دفعہ ہر چپکا پھر دُعا کی خصوصیت کیوں؟ ثابت ہوا کہ یہ دُعا مانگنا ارشاد الہی نماز کے علاوہ بھی ہے اب جو شخص نماز ادا کر کے بعد میں اس حکم الہی کو ادا کرنے کے لئے دُعا مانگتا ہے تو ایسے شخص نے ارشاد الہی اَدْعُوا رَبَّكُمْ ذکر ٹکڑی سے نبول کیا تو ارشاد الہی ہے۔

اِذْ تَاَذَنَ رَبُّكُمْ لَنْ يَسْكُرَنَّكُمْ لَا زِيْدَ لَكُمْ وَلَنْ يَكْفُرَنَّكُمْ
اِنَّ عَذَابَ اِيْهَا لَشَدِيْدٌ -

جب تنہا سے رب نے اعلان فرمایا البتہ اگر تم نے میرا شکر یہ ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ
دول کا امداد اگر تم نے انکار کر دیا بے شک میرا عذاب البتہ سخت ہے۔

اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ شکریہ کا اعلان بھی خداوندی ہے۔ اگر اعلان خداوندی
دعا کو ہم نے عملاً قبل کر لیا۔ یعنی دعا مانگ لی تو یہ عمل دعا بھی اس کا شکر یہ ہے کہ یا اللہ ہم گناہوں
کی وجہ سے میرے دربار میں دعا کا منہ تو پیش نہ کر سکتے تھے۔ لیکن حیرے اعلان نے ہماری حوصلہ افزائی
فرما کر مانگنے کے لائق بنا دیا۔ اس لئے ہم دعا مانگتے ہیں۔ اب اگر عملاً دعا سے رکستے ہیں تو وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ
إِنَّ عَذَابَ اللَّهِ لَئِيْلٌ يُرْسَلُ میں گرفتار ہوتے ہیں۔

۲۲) بقرہ ۲۳ | اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَلَا تَقْرُبْهُ اِحْبَبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَا فَلْيَسْتَجِيبْ لَهُ اِنْ وَّكُنْ مِنْ اُولٰٓئِیْنَ اِلَیْهِمْ
یَرْشُدُوْنَ -

اور جب آپ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق تو میں قریب ہوں جواب
دیتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیے کہ وہ
دعا مانگنے والے میرے حکم کو بھی قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تاکہ وہ
ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کئی ارشادات خاصہ فرماتے ہیں سے چند عرض کر
دیتا ہوں۔

(۱) اپنے ساتھیوں کو نگاہِ جدیت سے ملاحظہ فرما کر عبادی سے خطاب فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے
کہ جو میرا سوالی ہے تو کسی حاسد کو کیا مطلب عباد اپنے معبود سے سوال کیا ہی کرتا ہے مسائل
عبد ہے مسئلہ عن معبود ہے تو حاسد تجھے کیا یہ تو سامع جب دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا

Click For More Books
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس آیت کریمہ میں چند ارشادات خداوندی کا اظہار کرتا ہوں۔

(۱) قَالَ رَبِّكُمْ اذْعُوْنِيْ نے ثابت کر دیا کہ دعاء مانگنا علاوہ نماز کے حکم خداوندی ہے اور رَبِّكُمْ ارشاد خداوندی نے ظاہر فرمادیا کہ جو تہارا ہر لحظہ پروردہ کا رہے۔ وہ لٹا فرما رہا ہے کہ اگر تمہیں میری ربوبیت کا اقرار ہے تو بھلا مجھ سے کچھ مانگو تو میں تم نے دست سوال مہلا رکھے تو تم نے میری ربوبیت کا ہی اقرار نہیں کیا تو رب العزت سے دست مہلا کے لئے مانگا کہ ربوبیت کو علماً تسلیم کرنا ہے جیسا کہ پہلی آیت میں عبودیت کا اقرار کیا۔

(۲) اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِذَا دَعَاكُمْ تَقَبَّلُ کر دوں گا۔ ورنہ تمہیں جیسا کہ کہا جائے اگر لینا ہے تو ہدف پھیلے۔ جب لینے والا ہدف پھیلا تا ہی نہیں بلکہ حار بجھتا ہے۔ تو لینے والا کب دیتا ہے اُس کی ذات تو عَنِّيْ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ہے تو فرمایا اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں قبول کر دوں گا جب دعا مانگ کر اُنْ عَنِّيْ پر عمل کر دے تو وہ نہیں۔

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ وَاٰخِرِيْنَ نے اعلان فرمایا ہے کہ جو اپنے رب کریم سے دعا مانگنے سے دور ہے۔

(۴) وہ ٹکڑے۔

(ب) اپنے رب سے دعا مانگنے والے کی سزا جہنم ہے۔

(ج) دعا مانگنے والا میرے دربار سے تکبر میں رہا تو سزا رب العزت سے جہنم میں ایسے ہوگی کہ جہنم میں ہی ذیل کے کے ڈالا جائے گا دنیا میں میرے دربار میں ہاتھ پیر کر دعا مانگ کر تَضَوُّعًا وَخَفِيَّةً پر تم نے عمل نہیں کیا لہذا آج تمہاری سزا جہنم کا اخیرین ہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نماز سے فارغ ہو کر دعا خداوندی میں مشغول ہو جاؤ دل

چاہے تو نماز سے فارغ ہو کر متکبروں کی طرح اٹھ جاؤ۔

(۴) اس آیتِ کریمہ میں رب العزت نے عَنِ عِبَادَتِي فرمایا مقام دعائیں دعا کو عبادت کا مترادف بنا دیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو شخص دعا کا منکر ہے وہ عبادتِ خداوندی کا بھی منکر ہے تو یہ دلیل اس امر کی ہوئی کہ جس نے نماز کے بعد دعائیں مانگی اس کی عبادتِ نماز بھی قبول نہیں ہوئی۔

(۵) خداوندِ کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والا بعدِ بارِ خداوندی میں محکوم لکھا جاتا ہے۔

دعا سے منع کرنے والے کو بلاِ اِسلِ جہنم میں ڈالا جائے گا،

۴- مومنون ۱۹ { وَقَالَ اخْشَوْا يَنْفَعُكُمْ وَلَا تَكْفُرُوا إِنَّهُ كَانَ نَرِيْقًا
مِنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا غُفِرَ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَأَنْتَ خَيْرُ الْمَرَّاحِينَ فَأَخَذْتُمُوهُمْ سِحْرِيَا حَتَّى أَنْتَوْكُمْ
يَا كُفْرِي دَكْنْتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ }۔

اور فرمائے گا ربِ کریم (قیامت کے دن) ذیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور
مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے
ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے
والوں کا تو تم نے ان کو عناق بنایا حسیٰ کا نہیں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا۔
حالانکہ تم اُن سے ہنستے تھے۔

دُعا کا حکم حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) ابوداؤد $\frac{1}{15}$ { حدیثنا حفص بن عمر نا شعبہ عن منصور
عن ذر عن یسیع المحضوی عن النعمان بن
بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدُّعَاءُ مَتَّعَ الْعِبَادَةَ
قَالَ رَبُّكُمْ اذْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے رب سے
فرمایا مجھ سے دعا اگر میں قبول کروں گا۔

(۲) کنز العمال $\frac{1}{15}$ { الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ عَنِ الْبَدَاءِ۔
برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دعا وہ عبادت ہے۔

معلوم ہوا کہ جو شخص دُعا کا تارک ہوگا وہ عبادت خداوندی کا سرکتابت ہوگا۔
(۳) ترمذی شریف $\frac{2}{15}$ { حدیثنا احمد بن منیع نا مراد بن معاویہ
عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان
بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ
ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ اذْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ مَسِيْدٌ خُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هَذَا
حدیث حسن صحیح۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بے شک جو کہ مجھ سے دعا مانگنے سے بکھر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے معنی عبادت کے فرمائے اور رب کریم نے فرمایا کہ جو میری عبادت سے بکھر کرتا ہے وہ ذلیل کہے جہنم میں ڈالا جائے گا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوتا کہ جو شخص خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنے سے بکھر کرتا ہے وہ نہیں مانگتا وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائے گا۔

اے محمدین دعا! آیت قرآنی اند ترجمہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مکرین دعا کو جہنم کا اندھن فرما رہے ہیں اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے خداوند کریم سے دعا مانگنے پر اگر کھاجاؤ اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی کو چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کر کے خداوند کریم سے دعا مانگ لو اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا گاہن کر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے۔

حدثنا علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن { ۴- ترمذی شریف ۱۶۳ }
ابی لہیعہ عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن
ابان بن ابی صالح عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَتَّحُ الْعِبَادَةِ۔

{ ۵- کنز العمال ۱۶۴ } (۱) الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

(عن البراء بن عازب)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے

(۶) الدَّعَاءُ هُمُّ الْعِبَادَةِ (عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً
کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

تو اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہر عبادت کے
بعد دعائیں مانگا اس کی عبادت بے سربے بیا کہ ہڈی بغیر مغز کے بے سود ہے۔
(۷) اشْكُوتُ الْعِبَادَةَ الدَّعَاءُ (عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشر
عبادت دعا ہے۔

(۸) الدَّعَاءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِينَ وَعِمَادُ الَّذِينَ دَعَا اسْمُوتِ
كَالْأَرْضِ (عن علی)

دُعَاؤِ مومن کا ہتھیار ہے و دعائین کا ستون ہے۔ دُعَا سمانوں اور زمین کا
نہ ہے۔

(۹) الدَّعَاءُ سِرْدٌ انْقِصَاءُ الْخِ (عن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ دعا تقدیر الہی کی پٹ دیتی ہے۔

(۱۰) أَكْثَرُ مَوْنٍ الدَّعَاءُ فَإِنَّ الدَّعَاءَ سِرْدٌ انْقِصَاءُ الْمُبْتَدَأِ (عن انس)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔

کہ خدا سے دعا زیادہ کرو اس لئے کہ دعا تقدیر برہم کو الٹ دیتی ہے۔

(۱۱) اللّٰهُ عَاوِیَسِرُّ ابْسَلَاوِی (من ابی ہریرہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا بلا کر پھر دیتی ہے۔

(۱۲) اِنَّهُ مَن لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰهَ یَغْضِبْ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں خداوند اس پر غضب کرتا ہے۔

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَن لَّا یَدْعُوْهُ فِیْ اَغْضَبِ عَلَیْهِ

حدیث قوی ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں مانگتا میں اس پر غضب کرتا ہوں۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ مغضوب علیہم کا مصداق ہے۔

۱۴- اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ

افضل عبادت دعا ہے۔ جو شخص دعا نہیں مانگتا اس نے انصافیت کو چھوڑ دیا۔

۱۵- لَبِیْسٌ شَیْئٌ اَکْثَرُ مَعَالِی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر دعا سے زیادہ اچھی چیز اور کئی نہیں۔

۱۶- لَا تَجْزُوْا عَنِ الدُّعَاوِ فَانَّهُ لَنْ یَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاوِ اَحَدٌ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ دعا کے

ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں کیا جاوے گا۔

معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والے کو ہلاکت نہیں آئے گی۔

۱۷۔ إِذَا أَسَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ لِعَبْدٍ أَدْرَنَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ أَحَدًا۔

جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

تو اس کو دعا مانگنے کی اجازت فرماتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگا وہ جھوٹا خداوند نہیں ہے بلکہ

مردود ہے۔

۱۸۔ ابن ماجہ ۲۸۰ | حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعلي بن محمد قالا | ثنا وكيع ثنا مليم المديني سمعت أبا صالح عن

أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ سَجَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے جس شخص نے اللہ سبحانہ سے دعا نہیں مانگی اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوتا

۱۹۔ ترمذی شریف ۳۰۰ | حدثنا أبو داود وصليان بن الأشعث | استجيري ثنا قطن البصري نا جعفر بن

سليان عن ثابت عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم لَيْسَ أَلْ أَحَدٌ كَرِهَ رَبَّهُ حُلَّتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ سَعَتَهُ لَعَلَّهُ

إِذَا انْقَطَعَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے

کہ تمہارا کوئی بھی ہوا اپنی تمام حاجتیں اپنے رب سے مانگے حتیٰ کہ جب اس کے جوتے کا تہبہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگے۔

۲۰۔ ترمذی شریف ۲۰۰۳ { حدیثنا صالح بن عبد اللہ ناجع بن سلیمان عن ثابت البنانی أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَّتَهُ حَتَّى يَسْأَلَ الْمِسْمُودَ حَتَّى يَسْأَلَهُ شَعْسَعَهُ لَعَلَّهُ إِذَا نَقَطَ وَهَذَا اصم من حديث قطن عن جعفر بن سليمان -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چاہیے ہر مرد سوال کرے اپنے رب سے خواہ کوئی بھی تمہارا ہو حتیٰ کہ ٹنگ کا بھی سوال کرے اور یہاں تک کہ جوتے کا ٹنگ اڑ ٹوٹ جائے تو خدا سے سوال کرے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دلوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ہر وقت خدا کا سوالی ہے حتیٰ کہ جوتا ٹوٹ جائے تو اس کو گھڑانا موچی سے ہو لیکن پہلے خدا سے دعا کر کے اس کے مانگنے والوں میں شامل ہو جائے پھر موچی سے گھڑا لے اور جھٹیا کے لئے ٹنگ دعا کر پھر غریبانا ہو جائے لیکن پہلے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے ٹنگ عطا کر پھر بازار سے غریب سے تاکہ خداوند کریم کے سوالیوں میں ہر وقت شامل رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو خداوند تعالیٰ کا ہر وقت سوالی بنادیں اور تم میں سے ہر ایک کے بعد بھی دعا سے روکتے ہو جو افضل العباد ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کے خداوند کریم کے سوالیوں میں شامل کرے۔ اور اپنی ذرہ حاجت ہر وقت خداوند کریم سے مانگتا ہے۔ مسلمانو! بعض تمہیں دعا سے روکتے رہیں تم اپنے خداوند کریم سے دعا مانگتے رہو باقی رہی

یہ بات کر کیے مانگے۔ تو اس کا طریقہ احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کرتا ہوں۔

دو نوہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا از احادیث

اپنے دو نوہاتھ پھیلا کر ہکھیاری بن کر برابر خداوندی میں دعا مانگنا

۱۱۔ مسلم شریف ۲۹۳ { حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا یحیی بن ابی
بکر عن سفیۃ عن ثابت عن انس قال لَأُثَبِّتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَمَ يَدِيهِ فِي الدُّعَاءِ
حَتَّى يَبْزِي بَيَاضَ إِبْطَيْهِ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اپنے میں نے دیکھا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ
کہ آپ کی دونوں بندوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

اس حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھ اٹھالٹا
کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۱۲۔ بخاری شریف ۹۳۸ { وَ قَالَ الْاَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ شُرَيْكٍ سَمَعَا اُنْثَا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى لَا يُبْصَرُ
بَيَاضَ إِبْطَيْهِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی۔

۲۳ متدرک ۱۵۳۵ { حدیثی علی بن عیسیٰ الجری حدیثنا الحسن بن محمد القبا فی ثنا جمیل بن الحسن البجہنی

ثنا ابو ہمام محمد بن الزبیر بن الہوازی ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَفِیْ مِنَ الْعَبْدِ اِنْ یُرَفَعْ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَاَیُّ ذَہَا بَیْنَیْنِ هَذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْمُتَحَقِّقِیْنَ وَلَمْ یُخْرَجَ جَاہٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے سے حیا کرتا ہے کہ اس کے اگے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں تو وہ ان دونوں کو خالی پھیرے۔

۲۵ کتاب الاسماء والصفات { اخبرنا ابو علی السمری باری قال انا ابو بکر بن ناسہ قال نا ابو داؤد قال ثنا مومل من افضل البیہقی ۶۹

الحرفی قال ثنا عیسیٰ بن یونس قال ثنا جعفر یعنی بن میمون صاحب الاما ط قال حدیثی ابو عثمان عن سلمان قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ

حَتَّىٰ كَرِيْمٌ يَتَّقِي مِن عَبْدِهِ إِذَا دَفَعَ يَدِيهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هَذَا صِفْرًا
كذالما دعا الانطاقي -

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک تمہارا رب عزوجل ہی ہے کریم ہے - اپنے بندے سے چاکرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دے تو وہ ان کو خالی پھیر دے -

۲۶- المتذکر { ۱/۵۳۶ } أخبرني ابو الحسن محمد بن الحسن ثنا
عبد الله بن محمد بن ناجيه ثنا نصير بن علي ومحمد بن موسى القرشي قال لا شاحدا بن عيسى ثنا حفصه بن ابي سفيان قال سمعت سائر بن عبد الله يحدث عن ابيه عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا مَدَّ يَدِي فِي الدَّعَا لَكَرِيْمٌ دَفَعْتُ يَدِي عَنْ وَجْهِهِ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعائیں دے گا تو پھیلا دے ان کو نہ پھیرے جب تک کہ ان کو اپنے من پر نہ پھیر لیتے -

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعائیں پڑھنا اٹھانا اور من پر پھیرنا بھی ثابت ہو گیا -

۲۷- البراء وشریف { ۱/۲۱۷ } حدثنا عقبه بن مكرمنا صلح بن قتيبة عن عيسى بن بنهان عن

مقاومة عن انس بن مالك قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُوا هَكَذَا أَبْطُنِ كَفْيَيْهِ وَظَاهِرِهِمَا -
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح دعا فرماتے تھے اپنے
دونوں ہاتھوں کی اندر کی پٹیلیوں کے ساتھ دعا فرماتے اور ان دونوں کے
ظاہر طرف سے ۔

حدثنا مؤمل بن الفضل الحماني { ۲۸- ابو داؤد شریف $\frac{1}{214}$
نا عيسى يعني ابن يونس نا جعفر يعني
۲۹- كنز العمال $\frac{1}{146}$ ابن ميمون صاحب الانباط حدثني ابو
عثمان عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وَسَلِّمُوا رَبَّكُمْ حَتَّى كَرِّمُوا لِيَسْقِيَنَّ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ
إِنْ يَرُدُّهُمَا صِفْرًا -

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نہ بے شک تمہارا رب زندہ ہے ۔ کریم ہے اپنے بندے سے حیا
کرتا ہے جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے یہ کہ ان کو خالی ہاتھ نہ رکھے ۔

حدثنا محمد بن الصباح ثنا عائذ بن جبیب { ۳۰- ابن ماجہ $\frac{1}{284}$
عن صالح بن حسان عن محمد بن كعب القرظي
عن ابن عباس قال قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَعَاكَ اللَّهُ فَادْعْ بِطُورِنِ كَفْيِكَ وَلَا تَدْعَ بِظُهُورِهِمَا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهَمَا وَجْهَكَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا مانگو اور دونوں ہاتھوں کی پشتوں سے دعا نہ مانگو پھر جب نوافل ہو جائے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لے۔ اس حدیث شریف سے چار امدادات ثابت ہوئے۔

(۱) دعا سید سے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملانے اٹھا کر ہی دعا مانگی جائے۔ کیونکہ اِذَا احْرُتْ شَرْطُہ ہے۔ تو جب دعا مانگی جائے سید سے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی مانگی جائے۔

(۲) جب خداوند کریم سے دعا مانگے تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف نہ ہوں بلکہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں تو جو لوگ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رانوں پر رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَا مَا نَعْلَمُ اَعْلَیْتَ اِنْ شَرُوع کر دیتے ہیں وہ مکبر ہیں اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب ہیں۔

(۳) جب دعا سے فاسخ ہو تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر لے۔

(۴) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جن ہاتھوں سے دعا مانگی جائے ان میں رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے وہ متبرک ہو جاتے ہیں تو برکت کس لئے ان کو اپنے مونہوں پر ملنا سنت ہے اگر اپنے ہاتھ دعا مانگنے سے متبرک ہو جاتے ہیں۔ اور تبرکاً ان کو منہ پر ملنا سنت ہے تو اولیاء اللہ کے ہاتھوں کو اگر تبرکاً چوما جائے یا منہ پر ملا جائے جو ہاتھ ہر وقت تسبیح و تحمید میں ملاتے رہتے ہیں تو یہ بھی تبرکاً جائز ثابت ہوا۔

ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا از کتب تفاسیر و احادیث

۳۱۔ تفسیر خازن ۲۱۵ | عن عبد الله بن عمر بن العاص
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ أَمْتِي أَمْتِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جَبْرِئِيلُ

تفسیر معالم التنزیل ۲۱۵
 ۳۲۔ خصائص کبریٰ ۲۲۳

إِذْ هَبْتَ إِلَى مُحَمَّدٍ وَاسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَاتَى جِبْرِئِيلُ وَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ يَا جَبْرِئِيلُ إِذْ هَبْتَ إِلَى مُحَمَّدٍ وَقُلْ لَهُ أَنَا سَرَضِيكَ فِي أَمْتِكَ وَلَا تَسْؤُلْكَ۔

عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا میری امت میری امت اور روئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور ان سے دریافت کر کہ آپ کو کس نے رو لایا حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا جو اس نے کہا اسدوہ زیادہ اعظم ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور آپ کو کہہ دے کہ میں آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کروں گا۔ اسد بُرا بدلہ نہ دے گا۔

(۳۳) بخاری شریف ۲۸۹۸ { وقال الاويسى حدثني محمد بن جعفر

عن یحییٰ بن سعید وشريك سمعنا انساً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَتْ بَيَاضَ إِبْطِيئِهِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی ۔

۳۴۔ ترمذی شریف ۲۱۳۱ } حدثنای یحییٰ بن عبد بن عبد مال

ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَسْمَعَ وَابْطِيئِهِ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يُجِبْ -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جہاں اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں ظاہر ہوجائیں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال مگر اس کو اللہ تعالیٰ عطا کر دیتا ہے جب تک جلدی نہ کرے ۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں اور اگر جلدی سے دعا مانگے تو بھی قبول نہیں ہوگی ۔

اے مسلمانو! مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی پاک سے تمہیں ثابت ہو گیا کہ جو شخص رُبَد

خداوندی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا نہیں مانگنا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ہاتھ
اٹھا کر دعا کرے تو مردود نہیں ہوتی اور جلدی کرے تو بھی مقبول نہیں اب تمہاری عزت
پر منحصر ہے اگر تمہیں دعا کی منظوری مطلوب ہے تو دوبارہ خداوندی میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگو
اگر تمہیں ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں تو رب العزت تمہاری دعا قبول کرنے پر مجبور نہیں ہے
اس کی ذات ہی ہاتھ پھیلائے بے پرواہ ہے۔

۳۵۔ کنز العمال ۱/۱۶ { مَا رَفَعَ قَوْمٌ أَيْدِيَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
لِيَسْأَلُوهُ شَيْئًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى

اللَّهِ أَنْ يَضَعَ فِي أَيْدِيهِمُ الَّذِي سَأَلُوا
یعنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف
اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کسی شے کے متعلق گمراہی سے پرلازمی ہے کجا انہوں
نے طلب کیا ہے اسی کے ہاتھوں میں رکھے۔

۳۶۔ ابن ماجہ ۲۸۳ { (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدَّعَاءِ) حَدَّثَنَا
أَبُو بَشَرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفِ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مِجْرَنَ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ سُلْطَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَجِبُ مِنْ
عَبْدِهِ أَنْ يُؤَفِّعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيُرَدَّ هَذَا صِفْرًا وَ
قَالَ خَاتَمُ السُّنَنِ -

سلطان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہارا رب حیات ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے جفا

کہتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے دست دعا اٹھائے تو وہ ان کو خالی ہاتھ پھیرے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ابن ماجہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا اسی لئے باب مقرر کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۷۔ بخاری شریف $\frac{2}{938}$ { بَابُ دَفْعِ الْاَيْدِي فِي الدُّعَاءِ -

ابو موسیٰ اشعریؓ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا

۳۸۔ بخاری شریف $\frac{2}{938}$ { وَقَالَ ابُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَدَايْتُ بِيَاضِ الْبَطِيَّةِ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۹۔ بخاری شریف $\frac{2}{938}$ { وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا فرماتے

۴۸۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{111}$ { حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْحَلْبِيُّ نَاخَلْتُ بَنَ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ لَيْعَى ابْنِ أَخِي أَنَّهُ عَنْ
 أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 حَائِلاً وَرَجُلٌ يَصْنَعُ ثَمَرَةً دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 قَالُوا كُمْ أَمْرِيَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي دُعِيَ
 بِهِ أُجِيبَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ایک آدمی نماز پڑھتا تھا پھر دعا مانگتا
 تھا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ سب حمدیں تیرے لائق ہیں تیرے
 سوا کوئی معبود نہیں۔ تیر ہی شان ہے زمین اور آسمانوں کو تو پیدا کرنے والا
 ہے۔ اے جلال و اکرام والے اے قیوم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ضرور اللہ تعالیٰ کے اسم عظیم کے ساتھ دعا مانگئے تو قبول کی جاتی ہے
 اور جب اسم اعظم کے ویسے سے سوال کیا جاوے تو عطا کیا جاتا ہے۔

حدیث شریف ۱۲۱۸ { حدیث شریف ۱۲۱۸ } حدیث شریف ۱۲۱۸
 العتق و هذا حديث مسند

قَالَ ابْنُ الْمَعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ إِظْفَادِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
 مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي خَاصًّا
لَكَ وَاهْلِيَّ فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَ الْاِكْرَامِ اِهْرِ سَمْعَهُ وَاسْمِعْهُ اللهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ
نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبِّ
السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اللهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَبِىُّ اللهُ
وَيَعْنِي اَنْوَكَيلُ اللهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اور سلیمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی نماز ادا کرنے کے بعد دعا اور اکتما
دعا پڑھی، الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے،

۴۶۔ ابو داؤد شریف ۴۱۹ {حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی
نا عبید العزیز بن ابی سلمہ عن عہ

المباحثون ابن ابی سلمہ عن عبد الرحمن الاعرج عن عبید اللہ
بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا سلم من الصلوة قال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا

قَدْ مَتُّ دَمَا أَخْرُتُ وَدَمَا أَسْرُدْتُ دَمَا أَعْلَنْتُ وَدَمَا مَأْسُودْتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّرُ وَالتَّوَحُّدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو بعد ازاں ہمیشہ یہ دعا فرماتے
(آخر تک دعا پڑھ لیں)،

۴۳۔ ابو داؤد و شریف $\frac{1}{۲۱۹}$ { حدیثنا مسلم بن ابراہیم نا شعبہ
عن عاصم الاحول و خالد الحذاء عن

عبد اللہ بن الحارث عن عائشةؓ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ أَتُحَمَّأَنْتَ اسَّلَامُ وَمِنْكَ اسَّلَامُ تَبَارَكْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جب بھی سلام پھیرتے فرماتے اے اللہ تو سلامت ہے اور غیرِی طرف سے سلامتی
ہے بابرکت ہے تو اے جلال و اکرام والے -

ہر نماز کے بعد دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے

۴۴۔ ابو داؤد و شریف $\frac{1}{۲۲۰}$ { حدیثنا عبید اللہ عن عمر بن میسرہ
نا عبد اللہ بن یزید المقرئ ناجیۃ
۴۵۔ متدرک شریف $\frac{۳}{۲۴۳}$ { بن شریح حدیثی عقبہ بن مسلم یقول

حدیثی ابو عبد الرحمن الجبلی عن الصنابجی عن معاذ بن جبل ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذَ بِیَدِهِ وَقَالَ يَا مَعْزُ
وَاللّٰهُ اِنِّيْ لَاحْتِكُ فَقَالَ اُوْحِيْكَ يَا مَعْزُ لَا تَدْعُنِيْ فِيْ دُبُرِكُلِّ
صَلٰوةٍ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ وَ اَوْحِيْ بِذٰلِكَ مَعَاذَ الصَّنَابِجِيْ دَاوُحِيْ بِهٖ الصَّنَابِجِيْ
اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا میں تجھے اے معاذ وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد نفل ہر یا فریضی، اس دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں۔ دُعا فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنے کی حشر معاذ نے صنابجی کو وصیت فرمائی اور صنابجی نے ابو عبد الرحمن کو وصیت فرمائی۔
متذکرہ کی حدیث کی سند یہ ہے۔

اخبونا الحسين بن الحسن بن ايوب ثنا ابو يحيى بن ابي ميسرة
ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ ثنا حصة بن شريح سمعت
عنه بن مسهر يقول حدثني ابو عبد الرحمن عن الصنابجی
عن معاذ بن جبل الخ

کیوں جانی عامل بالحدیث کھلانے والو! جی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن ارشاد ہر نماز کے بعد دعا مانگنا ضروری ہے۔ خواہ سنتیں ہوں یا نوافل یا فراتس۔ یہ دُعا

ماگنا ضروری سنت ثابت ہو اور تم کہو کہ کسی دعا کی ضرورت نہیں اب فیصلہ تم کو ہو کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل ہو یا تارک۔ بعد ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وصیت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے

۴۶۔ کنز العمال ۱۸۳ { مَنْ دَعَا جَهْلًا لِّلَّذِیْنَ دَعَا ابْنُ دُرُیْجٍ }
 صَلَوةٌ مَّكْتُوبَةٌ حَلَّتْ لَهَا الشَّافَعَةُ
 مِیْیَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ عَتَدَیْ اَلْمَوْسِلَةَ وَاجْعَلْ
 فِی الْمُصْطَفِیْنَ حُجَّتَهُ فِی الْعَالِیِّیْنَ دَرَجَتَهُ اَوْ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ
 دَرَجَتَهُ دَارِیْم (طبرانی عن ابی امامہ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ہر نماز فرضی کے بعد میں اس کے لئے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوگئی۔ (دعا مذکورہ بالا پڑھ لے۔

۴۷۔ کنز العمال ۱۸۳ { مَنْ قَالَ دُبْرَ كُلِّ صَلَوةٍ سُبْحَانَ رَبِّكَ
 رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی
 الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 نَقَدْتُ الْكَفَالَ بِالنَّجْرِ یَبِ الْاَوْفٰی مِنَ الْاَجْرِ دُحْبِ عَمْرِیْ بِرَقَم }

نید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص نے ہر غانکے بعد نین و فخر پڑھا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
تو اس کو جہنم کے ساتھ ثواب پیمائش کر کے ملے گا۔ (یعنی ثواب کثیر ملے گا،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے دونوں
دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے

۳۸۔ ابو داؤد و شریف ۲۱۶۱ | احمد ثنا قتبہ بن سعید نا ابن لہیقہ
عن حفص بن ہاشم بن عتبہ بن

ابی وقاص عن اسائب بن یزید عن ابيہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَزَعَفَ يَدَيْهِ مَسْمُومًا
وَجَهَّهُ بِيَدَيْهِ۔

اسباب بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے
دونوں دست پاک کو اپنے رخ انور پر پھیرتے۔

اے دوستو! اب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بصیٹہ ماضی استراری ہمیشہ دست پاک اٹھا کر دعا مانگا ثابت ہوا اب بھی اگر تم انکار کرو تو تمہیں خداوند صفت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور نیچے۔

۴۹۔ کنز العمال ۲۸۹ { عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا دَفَعَهُ يَدَيْهِ وَ إِذَا فَرَعَ نَحَّاهُمَا عَلَى وَجْهِهِ (دک،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں کو منہ پر پھیر لیتے۔

۵۰۔ کنز العمال ۲۹۱ { رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَلَاةٍ فِي الدَّعَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِجَبَاهُ وَجْهَهُ (حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعائیں اپنے سینہ کے برابر اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے تھے۔

۵۱۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ { عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدَّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ الْبَطْنِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعائیں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے کہ آپ کی بطنوں کی سفیدی

نظر آتے۔

عن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبي
 ۵۲۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ ﴿صلى الله عليه وسلم كان إذا دعاه فرفع
 يده يده مسمّ وجّهه يديه يده يده البیهقی الاحادیث الثلاثہ
 فی الدعوات الکبیر (ترجمہ گزر چکا ہے،

۵۳۔ ابن عساکر ۶ ﴿اخراج الحافظ عن ابيه عن جده أنه قال
 كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا
 دعا رفع يديه وإذا فرغ ردها على وجهه وفي لفظ إذا
 مد يديه في الدعاء لم يزلها حتى يسمّ بهما وجهه
 رسول الله صلى الله عليه وسلم۔
 جب بھی دعا کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اور جب فارغ ہو جاتے
 تو ان کو اپنے رخ اندر پر پھیر لیتے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب بھی تم دعا پڑھو اپنے
 دونوں ہاتھ کی پتھیلیاں اٹھا کر مٹھا پڑھو

۵۴۔ کنز العمال ۱۱۱ ﴿سَلُوا اللَّهَ بِطَلُونِ الْكَفِّكُمْ وَلَا تَلْتَمُوا
 بِظُهُورِكُمْ﴾۔ (طب عن ابی بکر)
 ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں سے اور اس کو نہ سوال کرو اٹھے ہاتھوں سے۔

۵۵۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { سَلُوا اللَّهَ بِبَطْنِ الْكَفِّمْ وَلَا تَسْلُوا بِظُهُورِهِمْ فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَاَسْحُوا بِهَا وَجْوهَكُمْ (دعوت ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سیدھے ہاتھوں سے اللہ کو سوال کرو اٹھے ہاتھوں سے سوال نہ کرو تو جب تم نارغ ہو جاؤ تو اپنے مونہوں کو ملو۔

۵۶۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعْ بِبَطْنِ كَفَيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا۔ (دعوت ابن عباس)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں کے اندر کی جانب سے دعا مانگ اور ان کی پشتوں سے دعا نہ مانگ۔

۵۷۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبَطْنِ الْكَفِّمْ تَسْلُوا بِظُهُورِهِمَا۔ (دعوت ابن عباس)

ماک بن یار سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اللہ سے مانگو اپنے ہاتھوں کی سیدھی پتیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو۔

۵۸۔ المستدرک ۱/۳۴ { وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مَرْوَنِ ثَنَا

ابوالموجہ ثنا سعید بن ہبیہ ثنا وہیب بن خالد عن صالح بن حیان عن محمد بن کعب القزلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا سألتم الله فاسئلوه ببطون اكمكم ولا تسئلوه بظهورها فاستجروا بها الى وجوهكم۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ اس نے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے مانگو اور پیراں کو اپنے منہ پر لٹو۔

۵۹۔ ابوداؤد شریف ۲۱۴ { حدیثنا سلیمان بن عبد الحمید البصری قال قراۃ فی اہل اسمعیل یعنی ابن

عیاش حدیثی صفحہ ۳۴ عن شریحنا ابوطیبیۃ ان ابابکر بن عمار السکونی حدیثہ عن مالک بن یسار السکونی ثنا العوفی ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا سألتم الله فاسئلوه ببطون اكمكم ولا تسئلوه بظهورها قال ابو داؤد قال سليمان بن عبد الحميد له عندنا صحيحنا يعني مالك بن يسار رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کرو اور ان کی پشتوں سے نہ کرو۔

اب تم اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ تم خداوند کریم سے دعا کرتے ہی نہیں اس لئے بعض لوگ دعا پڑھتے ہیں تو ان کے دوزخ ہاتھوں پر پڑے ہوتے ہیں اور اہم مغربی ان پڑھ

جب بھی دعا مانگے ہاتھ اٹھا کر مانگے

۳۳۰

مقیاس صلوٰۃ

ہے پی۔ تو تم نے ہاتھوں کی پٹھوں سے سوال کیا اور منکر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثبات ہوئے۔

۶۰۔ کنز العمال ۱/۱۷۲ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاَسْأَلُوْهُ بِطُوْنِ اَكْفِكُمْ
ثُمَّ لَا تَرْدُّوْهَا حَتّٰی تَمْسُكُوْا بِهَا وَجْهَكُمْ

فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لِّهَا سِرْكَةً اِبْنِ نَصْرٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اَبِي مَخِيْثٍ ۔

۶۱۔ کنز العمال ۱/۱۷۲ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاَسْأَلُوْهُ بِطُوْنِ اَكْفِكُمْ وَلَا تَرْدُّوْهَا
بِظَهْرِهَا وَاسْكُودُ اِيْهَا وَجْهَكُمْ رَدِّهِ ط

لک عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے ملکر ادا لے ہاتھوں سے نہ دعا کرو اور دونوں ہاتھوں کو اپنے مونہوں پر نہ رکھو۔

دعا دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے

۶۲۔ ابوداؤد شریف ۴/۴۱۴ { حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاوْهِيْبٌ يَّعْنِيْ
ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

رَ اِبْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اَلَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذُّ وَ مَنِيْنِكَ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا سوال کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کدھوں کے برابر اٹھائے۔
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم سے سوال کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اپنے دونوں کدھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (دوسرا سوال نہیں)
 اس حدیث شریف سے صاف واضح ہوا کہ خداوند کریم سے سوال بغیر دونوں ہاتھ اٹھانے کے ہوتا ہی نہیں۔

نوافل کے بعد دعا

۴۳۔ ترمذی شریف ۵۰ { حدیثنا سوید بن نصونہ عبد اللہ بن ابی الدرداء

عن عمران بن ابی اوفی عن عبد اللہ بن نافع بن العیاض عن ربیعہ بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة مثنی تشهد فی کل رکعة وتخشع وتضرع وتمسک وتضع یدیک یقول ترفعہا الی ربک مستقیلاً بیطوخیما وجہک وتقول یارب یرب ومن لم یفعل ذالک فهو کذا او کذا۔

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے اور ہر جڑے پر تشہد ہے اور خشوع کرنا ہے اور عاجزی کرنا ہے اور سکوٹ کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ

کو اپنے رب کریم کی طرف اٹھائے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کی انحر کی جانب کو سیدھا کر کے اپنے مونہ کی طرف کرے اور دعا کرے اے میرے پالنے والے اے میرے پالنے والے اے میرے پالنے والے اور جس شخص نے ہاتھ نہیں اٹھائے محروم ہے محروم ہے۔
(۱) اور جس شخص نے ہر دو رکعت کے بعد التحیات نہیں پڑھا تو اس کی نماز بھی بچی ہے
(۲) جو خشوع اور عاجزی نہیں کرتا بلکہ وہ بار خداوندی میں اکر کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نماز بھی بچی ہے۔

(۳) اور جس کو نماز میں سکون نہیں کبھی ادھر ہاتھ ہلاتا ہے کبھی واڑھی نوچتا ہے کبھی سر کھلاتا ہے کبھی کپڑوں کو درست کرتا ہے کبھی مزہ ہاتھ پھیرتا ہے اس کی نماز بھی ناقص ہے ایسے ہی۔

(۴) جس شخص نے نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے خداوند سے دعا نہیں مانگی اس کی نماز بھی کامل نہیں اور صریح ہے۔ اسد رحمت خداوندی سے محروم ہے۔

ہر ذکر کے بعد دعا اور ورد و شریف

۶۴- جلاء الافہام ۲۹۳ { الحدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهُ قَالَ وَ اِنَّهُ قَالَ وَ

اِنَّ لِلّٰهِ سَيِّمَةً مِنْ اَمْلَئِكَۃٍ اِذَا مَرُّوْا بِحَلَقِ الدَّكْرِ
قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی
دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلٰی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلُّوْا
مَعَهُمْ حَتّٰی یَضَعُوْا ثَمَّ یَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِحَوْلَمُ

لَا يَرْجِعُونَ مَخْفُورًا هُمْ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ فِي مُسْلِمٍ وَ
هَذَا سِيَاقُ مُسْلِمٍ ابْنِ أَبِي هَالِيمٍ الْكُتُبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَجَلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ السَّهْمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيُّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدَّيْتُ كَيْ هُوَ - كَمْ
مُصَلِّيًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْكُلُ اللَّهُ لَعْنَةُ الْفَرَسَةِ هِيَ - يَكُونُ دَائِلًا
جَبَّ وَهُوَ ذَكَرُ الْهَيْكَلِ الْبَاسِ سَاطِعًا هِيَ انْ كَالْبَعْضِ بَعْضًا كَقَبْتِ هِيَ مِثْلُ جَاوِ
تَوَجَّاهُ ذَكَرُ كَرْنِ دَاوُلٍ كِي مَكَرْتِ هِيَ تَوَفَّرْتِ انْ كِي دَعَا بِرَأْسِ كَيْ هِيَ بِرَبِّ
بَنِي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلْمَةٍ بِرَحْمَةِ هِيَ تَرَانِ كِي سَلْمَةُ فَرَشَتِ هِيَ مَلَكَةُ فَرَشَتِ
هِيَ حَتَّى كَمْ فَارِغٌ هُوَ جَاتِ هِيَ - بِرَفَرَشَتِ بَعْضُ بَعْضًا كَقَبْتِ هِيَ - انْ جَاعَتِ
ذَا كَرْنِ كَوْنُ شَجَرِي هِيَ بِرَبِّ كِي طَرَفِ بَخْشَتِ هِيَ لَوْشَتِ كِي دَه -

نماز کے بعد رود و شریف اور دعا

۴۵۔ ابوداؤد شریف {۱۵۸} حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ
يُزَيْدَ تَائِيَّةَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَالِيمٍ
حَمِيدُ بْنُ هَالِفٍ انْ اِبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ مُضَالَ
بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْفِ صَلَوَاتِهِ
لَمْ يُجْعَلِ اللَّهُ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْعَلُ هَذَا لَكُمْ

دَعَا فَقَالَ لَهُ أَوْ لَعْنَةُ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ
رَبِّهِ وَالْتِمَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ يَدْعُو بِدَعَا
مَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سے روایت ہے اس
نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک شخص کے متعلق
جو نماز کے بعد دعا مانگتا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کی اور نبی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر آپ نے اُسے بلایا تو اس کو فرمایا امد اُس کے علاوہ
جب بھی تمہارا کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی کے ساتھ شریعہ کرے اور
اللہ پڑھتا پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر درود شریف
کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۶۶- کتاب الاذکار للنفوس ۲۶ { عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ تَعَالَى
وَالْتِمَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو بِمَا شَاءَ - ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۶۷- ترمذی شریف ۱۸۶ { حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمَقْرِيُّ
نَا حَبِيبُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَاشِمٍ ابْنَ عَمْرِو
بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِي أَيْ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

فضائل بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ اپنی
مانا کے بعد دعا مانگتا ہے۔ لیکن اس نے مدد شریف نہیں پڑھا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اس کو بلایا اسے فرمایا ادرک
کو سمجھایا کہ جب تمہارا کرتی بھی ناسد ادا کرے پھر چاہیے خداوند کریم کی حمد و ثنا کہ پھر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مدد شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں **يَذْعَرُ إِلَى صَلَاتِهِ** کا جملہ ہے جس سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا نماز میں شامل ہے جس نے نماز پڑھ کر دعا نہیں مانگی اس کی نماز مکمل ادا نہیں ہوئی جیسا کہ اس کے بعد والی دوسری حدیث میں صاف الفاظ مذکور ہیں۔

۶۸- ترمذی شریف ۱۸۶ { حدیثنا قتیبة ناسر شمدین بن سعد عن ابی
هانی الخدرانی عن علی الجبیتی عن فضالة
بن عبید قال بَیْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَاعِدُ
إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ عِزِّي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَجَلَتْ اَیْمَہَا الْمُصَلِّی اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعْدَتْ
فَاَحْمَدُ اللہَ بِمَا هُوَ اَہْلُہُ وَصَلَّی عَلَی لُحْمِ اِدْعَہُ قَالَ ثُمَّ صَلَّی بِجُلِّ
اٰخِرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فُحْمِدَ اللہُ وَصَلَّی عَلَی الْاِیْمَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
فَقَالَ لَہُ الْاِیْمَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمُ اَیْمَہَا الْمُصَلِّی اِدْعُ تُحِبُّ
ہذا حدیث حسن -

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا پھر اس نے
نماز ادا کی تو پڑھا اللھُمَّ اغفر لی وادھبنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اسے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے؟ جب تو نماز پڑھے تو تجھے
بھیٹنا چاہیے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کہ کیونکہ وہ حمد کے لائق ہے۔ رکہ اس نے تمہیں
عبادت کی توفیق دی، اور مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ اللہ تعالیٰ سے کہا فضالہ
راوی نے کہ آدمی نے نماز اس کے بعد امد پڑھی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو اس شخص کو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسے نمازی دعا مانگ (اب) تیری دعا قبول کی جائے گی۔ یہ
حدیث حسن ہے۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱ : میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

۶۹- جلالہ لا فہام ۳۵ { من حدیث عن عمرؓ فی الباب مارواہ
الترمذی فی جامعہ من حدیث نصر بن

شمیل عن ابی قراۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اِنَّ الدَّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تَصْلِيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے۔ ایک ذرہ دعا سے اللہ کی طرف نہیں پہنچتا۔ حتیٰ کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۴۰

۴۰۔ جلاء الافہام لابن قیم ۲۹۵ { وقال ابراہیم بن جلید حدثنا اسماعیل بن حریج بن معاویہ بن ابی اسحق عن ابی عبدیہ بن مجمع الزوائد ۱۰/۱۵۵ ابن مسعود قال اذا انذرت ان تسأل حاجة فابدا بالثناء والتحميد والتثنا على الله عز وجل بما هدا اهلنا ثم صل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ادع بعد فاق ذلك احرص ان تصيب حاجتك۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے لئے سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی مدح سے شروع کرے اور حمد بیان کرے اور ثنا کہے اللہ تعالیٰ کی جو اس کا اہل ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں دعا مانگے تو

بے شک زیادہ لائق ہے کہ تو اپنی حاجت کو پہنچے۔ یعنی قبول ہو جائے۔
 اس حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ دعائیں جب تک درود
 شریف نہ پڑھے دعا خداوند کریم کی طرف سے مردود ہوتی ہے اور جب درود شریف پڑھے
 تو مقبول ہوتی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۱۔ فتح الکبیر للسیوطی ۱۱۵ { عَنْ عَلِيٍّ الدَّعَاءُ مُجْتَوِبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى
 يَصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاهْلِ بَيْتِهِ۔
 حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا
 داخل و قذر رہتی ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت
 پر درود شریف نہ پڑھے۔

دُعَائِي إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ پورا پورا ہکرو درود شریف پڑھنے کا ثبوت
 ”سوال“ بعض مقامات پر لوگ دعائیں درود شریف پڑھنے سے پہلے اِنَّ اللّٰهَ وَ
 مَلَائِكَتَهُ پورا پڑھتے ہیں پھر تمام درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کا ثبوت
 ہے۔

”محمد عمر“ جناب آپ کے سب سے بڑے کی کتاب حدیث سے فقیر ثبوت پیش کر
 دیتا ہے۔ - سنیے۔

۲۔ جلاء الافہام مصنفہ ابن قیم ۲۹۴ { قال احمد بن موسى الحافظ

حد ثنا عبد الرحیم بن محمد مسلم قال عبد الله بن احمد بن محمد
بن اسيد حد ثنا اسمعيل بن يزيد حد ثنا ابراهيم بن الاشعث
الخراساني حد ثنا عبد الله بن سنان بن عقبة بن ابی عائشة المدني
عن ابی سهل بن مالك عن جابر بن عبد الله قال قال رَسُولُ الله صلى
الله عليه وسلم مَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةِ صَلَوةٍ حِينَ يُصَلِّي الْقَبْرَ قَبْلَ
أَنْ يُكَلِّمَهُ قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ عَجَلُ لَهُ ثَلَاثِينَ حَاجَةً وَآخَرَ
لَهُ سَبْعِينَ وَفِي الْمَغْزُوبِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالُوا أَوْ كَيْفَ الصَّلَوةُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
حَتَّى لَعْدًا مِائَةً -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تودہ درود شریف پڑھا جس
کی نماز کے بعد پہلے اس کے کہ کلام کرے اللہ تعالیٰ اس کی سوجاوت پوری
کرنا ہے تیسرے پوری پوری کرتا ہے اور ستر حاجتیں آخر سے پوری کرتا ہے۔
اور اس کی شل منزل کے بعد تودہ درود شریف پڑھے لوگوں نے عرض کیا
آپ پر صلوٰۃ کیجیے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا إِنَّ اللهَ
وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ حَتَّى كُودَفَهُ پڑھے۔

کیوں جی آپ کو ثابت ہوا کہ دعا و شریف کے پہلے دعا و شریف کی آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ الْخَاشِعُونَ لِرِجْلَيْهِ تَسْتَغْفِرُونَ لَكُمُ الْاَسْخَافَ وَالْاَشْجَارَ اِنْ كُنَّ لَهَا بِلْسَانَ فَقُلُوبٌ صَالِحَةٌ لَّيَشْفَعَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

۴۲۔ کنز العمال ۱/۱۱۱ { فَبِحَبْلِ خِرَاجٍ } (ابو شیخ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا نہیں کی گئی تو وہ غیر مکمل ہے یعنی پُتھی ہے۔

ابتدائی احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگنے کے فضائل اور درجات بیان کئے گئے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے فائدے بیان فرمائیے تاکہ دعا سے کوئی محروم نہ رہ جائے اور کوئی مکر خداوند کریم دعا سے نہ روکے اور مخلوق خدا کو خدا سے مانگنے سے بھی محروم نہ بنا دے اور مسلمانوں کو دعا کا مرتبہ معلوم ہو جائے۔ اور دعا غلاب الہی سے محفوظ رکھتی ہے اب بھی اگر کوئی مسلمان دعا نہ مانگے تو بد نصیب ہے پھر اس کے بعد ایسی حدیثیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئیں جی میں اس لہر کا ثبوت ہے کہ خداوند کریم سے دعا مانگنا اٹھا کر بھکاری بن کر مانگنے سنت یہی ہے جو بعد نماز اللہ تعالیٰ سے مانگا اٹھا کر دعا نہیں مانگتا وہ ناک سنت ہے حکیم ہے اور خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا اللہ رب العزت کو بندے کے ہاتھوں کو خالی پھیرنے سے شرم دجیا آتا ہے ہر دعا خیر سے بندے کے ہاتھ پھیلے ہوئے دیکھ کر وہ غمزدار و ریم بندے کی دعا قبول فرماتا ہے اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ خداوند کریم کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اس کو بندے کے ہاتھ واپس لوٹنے سے شرم آتی ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے وہ تو آپ

کے فرمانِ تسلیم کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا اے من مطلق الرسول فَقَدْ اطاع
اللہ فرمانِ الہی کا تسلیم کرنے والا کہلائے گا اور دوبارہ خداوندی سے دونوں ہاتھ قبولیت
درحمت خداوندی سے بھر لائے گا۔ اور جس نے ہاتھ پھیلائے ہی نہیں اسے غنا ہی کیسے
اور یہ سہرا ہے کہ جس سائل کو مسئلِ عنہ سے مطلب آوری کا یقین ہوتا ہے وہ پہلے ہاتھ
پھیل کر ہی سوال کرتا ہے اور جب یقین نہیں ہوتا بلکہ تردد ہوتا ہے وہ صرف زبان پہلے سوال کرتا
ہے ہاتھ نہیں پھیلاتا کہ شاید نامنظور ہو تو شرمندگی نہ ہو ایسے ہی جو خداوند کریم کے دربار میں
ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے ہمیں یقین ہوتا کہ ان کو قبولیت میں تردد ہے کہ شاید رب العزت
نہ قبول فرمائے اور جو شخص مبارک الہی میں دعا کے ہاتھ نہیں پھیلتا خداوند کریم بھی ان کو تردد
بنا کر اپنے مبارک سے نکالتا ہے کیونکہ قانون خداوندی ہے۔ اِنَّ اللہَ لَا يُحِبُّ اَکْثَالَ
خَفِیٍّ مِّنْہَا۔ اور پھر ہاتھ پھیلانے والوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والوں کے ہاتھوں کو رب العزت رحمت سے پر کرتا ہے۔
رب العزت کی اجابت کے شکریہ کا ثروت دیتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لے کر
حاصلِ عمل جلے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دونوں ہاتھ اپنی رحمت سے پر کر دیے ہیں اسی لئے وہ
منہ پر پھیر رہا ہے اور میں نے رب العزت کے دربار میں پھیلائے نہیں تو خدائے سے لوٹ
سہا ہوں۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والا منہ پر ہاتھ پھر کر دعا کی قبولیت و رحمت کا ثروت
میں سے رہا ہے اور مذہبانِ حال سے منکر کرتا رہا ہے کہ دیکھا اے منکر خداوند کی کرنے عباد
کی وقت ضائع کیا کرنے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا دوبارہ خداوندی سے محروم جا رہا ہے اور وہ
تہیں مردود بنا کر غائب و غائر بھیج رہا ہے جس سے عجب یہ نکلا کہ تیری عبادت بھی اسے منظور
نہیں اور رب العزت نے میری عبادت منظور فرمائی ہے۔ کیونکہ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نازک کے بعد خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر مانگ لے جو مانگنا ہے میں نے ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے۔ مجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے خداوند کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس نے میرے ہاتھوں کو بھر دیا منہ پر پھیرے میں نے پھیر لئے مجھے دربار خداوندی سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی نصیب ہوئی رحمتِ الہیہ کے دونوں ہاتھ میں گنہگار نے منہ پر پھیرے میرے دونوں ہاتھوں نے میرے پھرے کے دونوں پہلوؤں کو منور کر دیا ہے اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آئندہ بھی وہ مجھے دنیا میں قبر و حشر میں بھی بھلائے گا۔ بلکہ اپنی رحمت سے مرثا فرمائے گا۔ اِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةِ وَالْاُولٰٓئِیْ مَبَارِکَ مَرَّةً رَّحْمَةً اور تمہاری عبادت کی ناشکری کی دلیل یہیں معلوم ہو گئی کہ تم دربار خداوندی سے خالی ہاتھ واپس لوٹے اور تمہارے چہرہ کی سیاہی رحمت خداوندی سے محرومی ثابت کر رہی ہے اور تمہیں یہ آنکھ کے لئے بھی بے امید بنا رہی ہے کہ جس کو یہاں کچھ نہیں مل رہا ہے آئندہ بھی رحمتِ الہیہ سے انشاء اللہ محروم رہے گا۔

اے نازک کے بعد محروم جانے والو! اب بھی وقت ہے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر مغفرت و نجات رحمتِ حاصل کرو اور جو دھڑے بندی تمہیں خداوند کریم سے ملنے کو بھی بدعت کہہ کہہ کر رحمتِ الہیہ سے محروم کر رہی ہے اس کو ترک کرو اور تمہیں اس سے ہی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اگر یہ تمہیں توحید کا متجسّم سکھاتے تو تمہیں مبارک خداوندی سے پیچھے کیوں ہٹاتے وَمَا عَلَيْنَا الْاَبْلَاغُ الْمُبِیْن -

جب دربار خداوندی میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی احوالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سننے کے بعد فقیر نے وہ حدیثیں پیش کیں جن سے ثابت ہوتا

کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پیش کی گئی جس میں آپ نے ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کی وصیت فرمائی پھر وہ حدیث بھی لکھی گئی جس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ثابت کیا گیا کہ آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فعل سے روکا کہ ہاتھ اٹھائیں اور مہرے دعا پڑھ رہے ہیں کہ فرمایا کہ اگر دعا مانگنی ہے تو خدا کے روبرو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا کر کے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنی برکت ہاتھ کی ہتھیلیوں پر رکھتا ہے نہ پشتوں پر پھر حدیث سے ثابت کیا گیا کہ سوال ہاتھ اٹھا کر ہی کہنا ہے جو شخص ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دعوت دعائیں شامل ہی نہیں ہوتی۔

پھر اخیر میں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا بعد الصلوٰۃ کی ترویج میں ثابت کی گئی کہ دعا بعد الصلوٰۃ کی ترویج یہ ہے کہ سلام کے بعد حمد و ثنا خداوندی پڑھے بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مدد و شریف پڑھے پھر دعا مانگے تو رب العزت قبول فرمائے گا ورنہ نہیں۔

تین دفعہ دعا مانگنا

۸۱۔ مسلم شریف { ۲۹۳ } عن انس بن مالك . . . قَالَ فَتَوَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا .

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر تین

دفعہ فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَعْنِنَا۔ اَللّٰهُمَّ اَعْنِنَا۔ اَللّٰهُمَّ اَعْنِنَا۔

(نودی) فُفِيهِ اسْتِحْبَابُ تَكْرَارِ الدُّعَاءِ ثَلَاثًا

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین منہ دعا مانگنا مستحب ثابت ہوا۔

۸۲۔ مسلم شریف {۳۱۳} عَنْ عَائِشَةَ . . . حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَةَ فَظَلَّ

فَاطَالَ الْإِقْبَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم بقیع کو تشریف لائے تو ٹھہر گئے اور لمبا قیام فرمایا پھر آپ نے

دو زباناں تھ یٰن دفعہ اٹھائے ۔

—————: خورش: —————

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئیں ۔

(۱) تین منہ دعا مانگنا اور تین ہی دفعہ دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۸۳۔ مسند امام احمد بن حنبل {۳۹۴} حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي شَالِحِي

ثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَالَ ابْرَاهِمُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں

۸۴۔ مسند امام احمد بن حنبل {۳۹۴} حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي شَالِحِي

ثَنَا اسْرَائِيلُ ثَنَا ابْرَاهِمُ بْنُ مُسْعُودٍ

بن میمون عن عبد الله قال قال رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم
يُجِبُّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا
حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کریم بات چلی
معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں۔

۸۵۔ منہ نام احمد بن حنبل ۴/۴۷۱ {حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا ابو سعيد
اشنا اسرا ئيل ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن

بن يزيد عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال كَانَ رَسُولُ
الله صلى الله عليه وسلم يُجِبُّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا.
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ تین بار دعا مانگیں اور تین بار استغفار پڑھیں۔

۸۶۔ کتاب الاذکار {روينا في سنن أبي داود عن ابن مسعود رضى الله
تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كَانَ يُجِبُّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا.

۸۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۸۱ {عن عبد الله بن مسعود قال كَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ
إِلَى رَسُولِ الله صلى الله عليه وسلم أَنْ يَدْعُوَ
ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُطْنَانِي فِي الْأَوْسَطِ وَدَجَّالُهُ لُفَاتُ الْأَبَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ مِنْ أَبِيهِ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک بہت محبوب عمارت تھی کہ تین دفعہ دعا مانگیں۔

نماز جنازے کے بعد کھڑے ہو کر دعا

(۱) بہیقی شریف ۴/۲ | اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ وابو سعید بن ابی عمرا و
(۲) فتح ربانی ۳/۱۱ | قال ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا ابو اھیم
بن مرزوق ثنا وھب بن جریر ثنا شعبۃ عن المجری یعنی ابراھیم
عن عبد اللہ بن ابی اؤنی قال ماتت ابنتہ لہ فخر ج فی جنازتها علی
بغلۃ خلعت الجنازة فجعل النساء یسرنین فقال عبد اللہ بن ابی اؤنی
لا تترین فاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المرائی ولكن
لتفین احدا کن من عبرتہا ما شاءت قال ثم صلی علیہا فکبر اربعاً
فقام بعد التکبیرۃ الثالثة لقد رما بین التکبیر شین یستغفر لہا
ویدعو ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع هكذا۔

عبد اللہ بن ابی اؤنی سے روایت ہے فرمایا اس کی ایک بیٹی فوت ہو گئی تو وہ لڑکی
کے جنازے میں جنازے کے چھپے پھر پھلے تو عورتوں نے مرثیہ پڑھنا شروع کر دیا تو عبد اللہ
بن ابی اؤنی نے مرثیہ پڑھنے سے عورتوں کو منع کیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ
سے منع فرمایا لیکن قہار کی کوئی ایک بھی ہرج چا ہے اپنے آنسو بہا سکتی ہیں عبد اللہ بن ابی اؤنی
نے کہا پھر لڑکی پر آپ نے جنازہ پڑھا تو اُس نے چار تکبیریں پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیریں
کے مابین اندازے کے مطابق کھڑے ہے لڑکی کے لئے استغفار پڑھتے رہے اور فرماتے
رہے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے۔

۳۔ ہندام احمد بن حنبل { حدیثنا عبد اللہ حدیثی ابی شراحین بن محمد ثنا
شعبۃ عن ابراہیم الجعفی عن عبد اللہ بن ابی
اوفیٰ وکان من اصحاب السجریۃ ثانیۃ لہ وکان
یسمع جنازۃہا علی بغلۃ حلفہا فجعل النساء یمکین فقال لا ترشین فان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المرأۃ ان یتفیض احد اکن من
عبرتہا ما شاء ثم کبر علیہا اربعۃ ثم قام بعد الرابۃ قد رابین
الکبریٰ تین یدعو ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصفہ فی الجنائزۃ هكذا -

۴۔ غنیۃ المستمل ۵۳۹ { فقال علیہ السلام اخذ الراۃ زید بن حازمۃ
فمضى حتى استشهد وصلى علیہ ودعاه و قال
سعیفوا لہ دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الراۃ جعفر بن ابی
طالب فمضى حتى استشهد وصلى علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ودعاه -

تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا تو چلا حتیٰ
کہ شہید ہو گیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی
اور دعا فرمائی اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جلدی معاف فرما دے گا اور وہ وہاں ہوا
جنت میں داخل ہو گیا پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لیا تو وہ بھی جنگ میں مصطل ہوا حتیٰ کہ شہید
ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔

مومنوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھنے کا خدائی ارشاد
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
 عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
 پڑھتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھو اور سلام پڑھو
 حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے چند ارشادات فرمائے۔

(۱) اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھتا رہتا ہے کب سے جب سے مومن ہے
 کب تک جب تک ہے اور رب کریم بغیر ابتداء و انتہا کے جس پر صلوة پڑھتا ہی رہتا ہے
 تو جب صلوة پڑھنے والا غیر مقابلی صلوة پڑھتا ہے تو جس پر صلوة پڑھے اس کے شان غیر متکبرہ
 کو خلق متناہی کی قوتِ فہم و ادراک و بیان سے وراہ اور اراہ ہے۔

(۲) ارشاد خداوندی صرف تمام ایمانداروں کو مخاطب ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 تمام ایمان رکھنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام پڑھیں بلکہ ثابت ہو جائے
 جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس آیت کریمہ کا مخاطب نہیں اور
 نہ ہی اس پر درود شریف فرض ہے۔

(۳) خداوند کریم کی طرف سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھنا فرض ثابت ہو کر کب؟
 جب چاہو کیسے؟ مودب ہو کر۔ کہاں سے؟

(۴) جہاں جہاں ایماندار موجود ہے مدینہ طیبہ میں ہو یا مدینہ طیبہ سے دور شرق سے غرب

ملکِ جذب سے شمال تک از زولِ قرآن تا ابد الاباد کسی ملک کا باشندہ ہو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھنے والوں پر صلوة و سلام پڑھنا فرض ہے خداوندِ کریم نے یہ تمیز نہیں فرمائی کہ مدینہ طیبہ والے ہی پڑھیں و ورواے نہ پڑھیں تا وصال پڑھیں بعد از وصال نہ پڑھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ آپ کی رہائش دنیا ہی میں صلوة و سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی عام ہے ایسے ہی رہائشِ برزخی میں بھی آپ پر صلوة و سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی فرض ہے۔ خداوندی صلوة اگر بلا واسطہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود سنائی دیتا ہے۔ ملائکہ کا صلوة و سلام بلا قید ارسال آپ کو سنائی دیتا ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا صلوة و سلام جہاں بھی مکین ہو کیونکر سنائی نہیں دے سکتا۔ خداوندِ کریم اور ملائکہ اور جنات کا صلوة و سلام بلا ارسال تا صدیق پہنچتا ہے اور آپ کی امت انسانیہ کا صلوة و سلام انسانی عجز و انکساری کے سبب فرشتوں کے واسطے سے پہنچتا ہے۔ ورنہ کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ جس میں لکھا ہو کہ خداوندِ کریم کا درود شریف اور ملائکہ اور جنات کے درود شریف کے حاملین بھی آپ پر صلوة و سلام پہنچاتے ہیں یہ احترام صرف انسانی ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں صلوة و سلام دو حکم فرض ہوئے اور سلام کے ساتھ تسلیما مصدر سے مفعول مطلق کی قید پڑھائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ ایماندار سلام پڑھے جیسا کہ حق سلام پڑھنے کا ہے یعنی مؤدب ہو کر سلام پڑھنا ہے ادبی سے سلام نہ پڑھا جائے۔

جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتا ہے اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

۴۵۔ جلالہ الافہام ۲۹۸ { وَقَدْ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّهُ كَانَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَهُ فَوَجَدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
سَاجِدًا فَوَقَفَ يَخْتَضِرُهُ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ بَقِصَ رَحَلٍ فِي سَجْدٍ لَكَ
فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنِّي لَمَّا كُنْتُ حَيْثُ رَأَيْتُ بَهِيمِي جَبْرِيْلَ
فَأَخْبَرَنِي مِنَ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَجَدْتُ
لِلَّهِ شَاكِرًا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ الصَّلَاةَ
عَلَى خَطِيئٍ طَرِيقَ الْجَنَّةِ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو الگ کیا پھر آپ اس کے پیچھے ہو گئے تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آپ کو پایا کہ آپ سجدے میں گرے ہوئے ہیں تو عبد الرحمن ٹھیر گیا آپ کی انتظار کرتا رہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ لمبا کیا پھر سر کو اٹھایا تو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ حضور میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے روح مبارک کو آپ کے سجدے میں ہی قبض کر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد الرحمن بے شک میں نے جہاں دیکھا تھا مجھے جبریل ملا تو اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود شریف پڑھا اس پر عیسیٰ عت
بجما ہوں تو میں نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس نے مجھ پر درود کو ترک کیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

درود شریف پڑھا جائے تو نکل جانے والوں کو جنت نصیب نہیں ہوگا

• سوال: مولوی صاحب کئی مسلمان جب درود شریف پڑھنے لگتے ہیں تو بعض نکل
جاتے ہیں ان کو کوئی گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

• محمد عمر: بیشک! جب مسلمان مسجد میں بعد از نماز ذکر درود شریف پڑھنا شروع کر دیں
تو مسلمانوں کو ان سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی نکلنا چاہیے۔ تاکہ کراماتِ اکابرین اس کو
تارکِ صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھ لیں۔ اب تارکِ صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سزا میں پہنچے۔

۶۶۔ جلاۃ الافہام ۶۷ { فَقَالَ ابْنُ ابِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدَهُ فَتَنِي الصَّلَاةُ عَلَى خَطِيئَةٍ طَرِيقَ
الْجَنَّةِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے
مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اسے قیامت میں جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۶۷۔ جلاۃ الافہام ۶۸ { حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بن بلال عن جعفر عن ابيه رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم من نبي الصلوة على خطي طريق الجنة -
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جس شخص نے مجھ پر درود شریف پڑھا
دیا جنت کا راستہ اس کو بھلا دیا جائے گا۔

۷۸۔ جلال الاہام ۷۶ { حدیثنا ابو اہیم بن الجراح حدیثنا وہیب
عن جعفر عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
من ذكرنا عندك فلم يصل على فقد خطي طريق الجنة
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تھا اس نے
مجھ پر درود نہیں پڑھا تو ضرور اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۹۔ جلال الاہام ۷۶ { حدیثنا سليمان بن حرب وعامر قال حدیثنا
حماد بن زيد عن عمرو بن محمد بن علي يرفعه عن نبي الصلوة
على خطي طريق الجنة -

محمد بن علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر صلوة کو ترک کر دیا اس کو جنت کا
راستہ بھلا دیا جائے گا۔

جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درو شریف نہیں پڑھا وہ

بے دین ہے

۸۰۔ جلاء الافہام {۲۵} ومن حدیث ابن مسعود ایضا ما رواه محمد بن

حمدان المرزنی حدثنا عبد اللہ بن خبیب حدثنا یوسف بن اسباط

عن سفیان الثوری عن رجل عن زر عن عبد اللہ بن مسعود رضی

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم

یصل علی فلا دین له۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر درو شریف نہیں

پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔

سوال ”مولوی صاحب لوگ نین بار دعا مانگتے ہیں کیا اس کا بھی کوئی ثبوت ہے۔

”محمد عمر“ جی ہاں۔

”سائل“۔ باقی سب مسائل کی توفیق قرآن و حدیث سے تسلی ہو گئی لیکن بعض

حدیثیں پر لوگ ضعف کا شک کرنے ہیں۔

”محمد عمر“۔ بجائی اصول یہ ہے کہ اعلیٰ و عقائد اور واقعات کے متعلق جرح و تعدیل سے حدیث

شریف پر عمل کیا جاتا ہے۔ من ارزائل میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے کیونکہ قرآن الہی و ما

خلقت الجن والانس الا ليعبدون کا معنی صدق ہوتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف منسوب ہے نفلِ عبادت کے لئے وہ سنت کا درجہ رکھتی ہے دیکھ لیجئے محدثین کا طرزِ عمل بھی اسی پر ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں اکثر مقامات پر حدیث کو ضعیف لکھ کر پھر بھی امام ترمذی غیر لکھ دیتے ہیں وَ عَلَیْهِ اَتَمُّ الْعَمَلِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام محدثین اور متقدمین کے نزدیک نفلِ عبادت کے لئے ضعیف حدیث بھی حجت ہے اور قابلِ عمل ہے اور نوافل اور سنن کو جو شخص ضعیف کی جرح کر کے اس سے عمل میں گریز کرتا ہے مسلمانوں کو اس کے ایمان کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ شخص عبادتِ خداوندی سے متنفر ہے درجہ نفلِ عبادت جس کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہر چکی ہے اس کو بلا تنازع عمل پیرا ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث سے عبادتِ خداوندی میں ہی تو زیادتی کر رہا ہے شرک و کفر و بدعت میں تو زیادتی نہیں ہو رہی ہاں وہ حدیث ضعیف بھی اصولاً حجت ہوگی جو قرآن کریم کی آیت کی موید ہوگی۔ تو احسان کے نزدیک اپنی دونوں وجوہات کی بنا پر حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے نہ اصولِ اسلامی اور واقعات اور عقائد میں یا جو حدیث حکمِ قرآنی کریم کے خلاف ہو اسی کو ہم جرح و قدح سے تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ قرآنی کریم کے خلاف حدیث ہمارے احسان کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہترین امتی قیامت کے دن

کنز العمال { اِنَّ اَدْنٰی النَّاسِ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ
(تخت حب عن ابن مسعود)

۱۲۳ بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس تیا
کے دن سب لوگوں سے بہتر وہ ہوگا جو ان سے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

کنز العمال { اِنَّا نَايِ آتٍ مِنْ رَبِّ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ
اَمَّتِكَ صَلَوةٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِي
عَنْهُ عَشْرَ مِثْيَآتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا
(حم ص عن ابی طلحة)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب عزوجل کی طرف سے فرشتہ آیا کہ
رب کریم نے فرمایا کہ آپ کی امت سے جس شخص نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس کے
عوض میں اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں لکھے گا اور درود شریف پڑھنے والے کی طرف سے
دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور درود شریف پڑھنے والے کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور
رحمتیں اس کو دس گونہ کی مثل اس پر واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل نے سعید بن
منصور نے اپنے سنن میں ابو طلحہ سے روایت کی ہے۔

کنز العمال { اَكْبَرُ مَا دَامَ الصَّلَوةُ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ

الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَقْدَّ شَافِعًا يُؤْمَرُ الْقِيَمَةُ (عَنْ عَنِ ابْنِ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَفَرًا يَأْتِيهِمْ جَمْعُهُمْ فِي دُنْيَا اس كَسْ كَسْ مَوْجُودِ هُوَ كَمَا - اَوْرِدُ شَرِيفِ
پڑھنے والے کی خدا کے ہاں سفارش بھی کروں گا۔ اس حدیث کو یہی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

۱۲۴ کنز العمال { صَلَّوْا عَلَيَّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْنَا } (عَنْ ابْنِ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَفَرًا يَأْتِيهِمْ جَمْعُهُمْ فِي دُنْيَا اس كَسْ كَسْ مَوْجُودِ هُوَ كَمَا - اَوْرِدُ شَرِيفِ
اللہ تعالیٰ اتم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حکمی و وجوب کے لئے ہے

۱۲۴ کنز العمال { مَنْ صَلَّيَّ عَلَى صَلَوةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيْرًا طَائِفًا لِقِيْرًا
مِثْلُ أَحَدٍ (عَنْ عَنِ ابْنِ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَفَرًا يَأْتِيهِمْ جَمْعُهُمْ فِي دُنْيَا اس كَسْ كَسْ مَوْجُودِ هُوَ كَمَا - اَوْرِدُ شَرِيفِ

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ ورد شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیْر کا ثواب لکھتا ہے۔ اور قیْر خدا کی احد پہاڑی کی مثل ہوگا

۱۲۴ کنز العمال { إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَمِيسِ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ مَكْتُبٌ مِّنْ فَضْلَةٍ وَأَقْلَامٌ مِّنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ يَوْمَ الْحَمِيسِ
وَلَيْسَ الْجُمُعَةُ أَكْثَرُ النَّاسِ عَلَى صَلَوةٍ (عَنْ عَنِ ابْنِ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَفَرًا يَأْتِيهِمْ جَمْعُهُمْ فِي دُنْيَا اس كَسْ كَسْ مَوْجُودِ هُوَ كَمَا - اَوْرِدُ شَرِيفِ

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے ان کے پاس چاندی کے رسلے ہوتے ہیں اور سونے کی قلیں جمعرات کے دن

اور جمعہ کی رات جو لوگ مجھ پر زیادہ صلوة پڑھتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

کنز العمال ۱۴/۱ { اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً خَلِقُوْا مِنْ السُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ اِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِاَيْدِيْهِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدَوٰى مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَّاطِيْسٌ مِنْ نُوْرِ لَا يَكْتَسِبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوةَ عَلٰى النَّبِيِّ (الدیلمی عن علی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے آدمی پیدائش والے جمعے کی رات کے سوا وہ زمین پر نہیں اترتے جب جمعے کی رات کو وہ اترتے ہیں، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة کے سوا کچھ نہیں لکھتے۔

کنز العمال ۱۴/۱ { مَنْ صَلَّى عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ تَوْسِعُهُمْ (عل عن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن عبدہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر جمعے کے دن ایک سو مرتبہ ورد شریف پڑھا تو اس کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر اس نور کو مخلوق پر تقسیم کیا جاوے تو سب کو پورا ہو جائے۔

عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ بِهَا عَشْرًا كَمَنْ مَلَكَ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الْبَغَايِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّاسِ وَاشْرَ لَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ الشَّهَادَةِ -

مجمع الزوائد
۱۶۳
الترغيب
والترهيب
۲
۳۹۵

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے دس دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ ایک سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نفاق اور دوزخ سے مبرا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ مقرر فرمائے گا۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِبَيْتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى

الترغيب والترهيب ۲۰۰

صلوة۔ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک قیامت کے دن میرے ساتھ سب لوگوں سے بہتر ان سے مجھ پر جو زیادہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھتے ہوں گے۔

وعن عامر بن ربيعة عن ابي عبد الله رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ ثُمَّ تَرَلَّ الْمَلَائِكَةُ نَصَلِّيَ عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَى فَلْيَقِلَّ عَبْدُ مَنْ ذَاكَ أَوْ يَكْثُرْ۔

الترغيب والترهيب ۲۰۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ پڑھی فرشتے اس پر رحمت بھیجنے رہتے ہیں جب تک مجھ پر وہ صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے پھر تھوڑا درود

پڑھے یا زیادہ۔

کنز العمال ۱۲۴ { مَنْ صَلَّى عَلَىٰ فِي كِتَابٍ نُمَّ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُسْتَغْفِرُ لَهُ }
 مَادَامَ اِسْمِي فِي ذَالِكَ الْكِتَابِ (طس عن ابی ہریرۃ)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تحریری درود بھیجا جب تک اس
 تحریر میں وہ درود لکھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہی رہتے ہیں۔

کنز العمال ۱۲۴ { صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَوَاتَكُمْ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَّكُمْ }
 (ش و ابن مردودہ عن ابی ہریرہ)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ پڑھو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے
 لئے پاک ہونا ہے۔

التَّغْيِيبُ وَالتَّهْيِيبُ ۱۲۵ { وَرُدُّوْا عَنِ النَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ }
 أَرْسَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
 عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَسِيرَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
 اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت
 میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

کنز العمال ۱۲۶ { مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَجُوزَ }
 بِابِ الْجَنَّةِ۔ (ابو شیخ عن انس)
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود
 شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت کی مبارک دیا جائے گا۔

کنز العمال ۲۱۳ | عن ابی بکرہ الصدیق قال الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ لِلْخَطَايَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّاسِ وَالسَّلَامُ
عَلَى النَّبِيِّ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ آلَةِ نَفْسٍ أَوْ قَالَ مَنْ ضَرَبَ السَّيْفَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
(خط و الاصبہانی فی الترغیب)

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
کئی جانوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے یا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے
بھی زیادہ افضل ہے۔

اس حدیث شریف سے چار چیزیں ثابت ہوئیں (۱) درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے
(۲) درود شریف پڑھنا (۳) سلام پڑھنا اور اس کی فضیلت (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت امتی کے لئے جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

کنز العمال ۲۱۴ | عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَأْتِيَهُ جَاءُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَعَلَى رُجْجِهِ
مِنَ السُّودِ نُورٌ يَقُولُ النَّاسُ الْحَى شَيْئٌ كَانَ يَعْلَمُ هَذَا (دہب)
حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم پر جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھا قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر نوروں
نور ہوگا لوگ کہیں گے کہ یہ کونسا عمل کرتا تھا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلٰی نُوْرٍ عَلٰی الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلَّى عَلٰی يَوْمِ
الْجُمُعَةِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَلَاثِينَ
عَامًا۔

کنز العمال ۱۲۳
جامع صغیر
۲
۳۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا
پل صراط پر نور ہوگا۔ تو جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود

شریف پڑھا، اسی سال کے گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔

مَنْ صَلَّى عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ ذَلِيلَةً الْجُمُعَةِ بِأَسْءَلٍ مِنْ
الصَّلَاةِ تَقْبَلُ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِينَ مِنْ
حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَكُلَّ اللَّهُ بِذَلِكَ مَلَكًا
يَدْخُلُهُ قَبْرِي كَمَا تَدْخُلُ عَلَيْكُمْ الْهَدَايَا اِنَّ عَلِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ يُطْعَمُ
فِي الْحَيَاةِ (الديلمي عن حكاية عن ابيها عن عثمان بن دينا مر عن اخيه مالك
بن دينار عن انس)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن ورات مجھ پر سو بار درود شریف
پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے اور تیس حاجتیں دنیاوی پوری فرماتا ہے اور اللہ
تعالیٰ نے اس درود شریف کے لئے ایک فرشتہ وکیل بنایا ہے جو میرے درود شریف کو
میرے قبر میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ تم پر فرمایاں داخل ہوتی ہیں بے شک میرے وصال کے
بعد بھی میرا علم ایسے ہے جیسا کہ میرا علم زندگی میں۔

دور سے درود شریف پڑھنے والے کا مصطفیٰ صلاطین و عہد کرم کو علم ہو ہے

کنز العمال ۱۲۵ { مَنْ صَلَّى عَلَى عِنْدَ قَبْرِى سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَى مَنْ بَعْدِ عَلِيٍّ - (ابو شیخ عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں خود اس کو سنتا ہوں اور جس شخص نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا میں اس کو خود جانتا ہوں۔

کنز العمال ۱۲۵ { لَا تَجْعَلُوا قَبْرِى عَيْدًا وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا جِئْتُمَا كُنْتُمَا قَتْلًا

صلواتکم و سلامکم (الحکیم عن علی بن الحسین عن ابيه عن جده) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ اور تم مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام پڑھو جہاں بھی تم ہو تو تمہارے درود و شریف مجھے پہنچتے ہیں اور تمہارے سلام بھی مجھے پہنچتے ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۴۰ { وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَئَتْهُ سَبْعِينَ صَلَوةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ -

الترغيب والترهيب

۲
۴۹۶

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھی اللہ تعالیٰ اور

اس کے فرشتے ستر بار اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

وعن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ان الله وكل بقبري ملكا اعطاه اسما
 المختلن فلا يصلي على احد الى يوم القيامة الا

مجمع الزوائد
 ۱۰
 ۱۴۲

ابلغني باسمه واسم ابائه هذا فلان بن فلان قد صلي عليك
 (رداء البزار)

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک
 اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ چرکیدار مقرر فرمایا جس کو تمام مخلوقات کے سننے
 کی طاقت دی ہے قیامت تک مجھ پر کوئی درود شریف نہیں پڑھا مگر وہ مجھ اس کا
 نام اس کے والد کا نام پہنچاتا ہے۔ کہ یہ فلاں فلاں کے بیٹے نے آپ پر صلوٰۃ پڑھی ہے

ہر جگہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچتے ہیں

وعن الحسن بن علي ان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قال حينما كنتم فصلوا اعلى فان صلواتكم
 تبلغني (رداء الطبراني في الكبير والادسط)

مجمع الزوائد
 ۱۰
 ۱۴۲

حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یہاں بھی جو تم مجھ پر تم درود شریف پڑھو پھر ضرور تمہارے مددہ شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من صلي على صولة واحدة اجدته بلغني صلواته فصلت عليه

مجمع الزوائد
 ۱۰
 ۱۴۲

وَكُتِبَ لَهُ سَوِيٌّ ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
الْاَوْسَطِ =

الترغيب

الترهيب

۲
۴۹۸

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا اس
کا درود شریف مجھے پہنچتا ہے اور میں بھی اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور اس
کے سوائے اس کے لئے دس نیکیاں بھی جاتی ہیں۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى على صلوة صليت عليه عشر اقلت
رواه النسائي الا انه صلى الله عليه رواه الطبراني

مجمع الزوائد

۱۰
۱۴۳

فی الاوسط ورجاله ثقات -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔

صَلُّوا فِي بَيْوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا بُرُءًا وَلَا تَتَّخِذُوا
بَيْنِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ
تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ (ع)

جامع صغير

۲
۳۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھو اور ان کو قریب
ذہناؤ اور بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھو
اور سلام بھی پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف جہاں بھی تم ہو مجھے پہنچتے ہیں۔

كُنْزُ الْعَمَالِ ۱۲۵ { اِنْ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَبِهِ خَلِقَ

أَدْرُوْنِيهِ قَبْضٌ وَفِيهِ النَّفْثَةُ وَفِيهِ الصَّغْفَةُ فَأَكْثِرُوْهُ اَعْلَى مِنَ الصَّلَاةِ
فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ
صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ لِجَادِ
الْأَنْبِيَاءِ - (حم ف د ن ه و الدارمی وابن خزمہ حب ل ط ب ق ص عن اوس
بن اوس الشقی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے تمام دنوں سے
جمعہ کا دن بہت افضل ہے جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں آپ
کا وصال ہوا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی تو تم جمعہ کے دن
مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا س لئے کہ تمہارے درود شریف میرے روبرو پیش کئے جاتے
ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوة آپ پر کیے پیش
کئے جاتے ہیں حالانکہ آپ قبر میں مٹی ہو جائیں گے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

حدثنا الحسن بن علی نا الحسين بن علی عن عبد الرحمن
ابو داؤد شریف } بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی
۲۲۱
عن اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم ان من افضل ايامکم یوم الجمعة فاکثروا علی من الصلوة
فیه فان صلواتکم معروضة علی قال فقلنا یا رسول اللہ وکیف
تعرض صلواتنا علیک وقد ارمیت قال یقولون بلیت قال ان الله حرم
علی الارض اجساد الانبیاء۔

اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 تمہارے لئے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر تم زیادہ درود و شریف
 پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود و شریف میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اوس نے کہا تو صحابہ کرام
 نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہمارے درود و شریف کیسے پیش کئے جائیں گے
 حالانکہ آپ مٹی ہر جائیں گے۔ راوی نے کہا کہ صحابہ نے بیت کہا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین
 پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا

ابن السنی { أخبرني علي بن أحمد بن علي بن سليمان حدثنا أحمد بن سعيد
 إلهمداني حدثنا زياد بن يونس حدثني ابن لهيعة عن حميد
 بن مالك أبي هاشم الطولاني عن عمر بن مالك الجهني عن

فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَعْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالتَّنَائُعِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جب تمہارا کوئی ایک دعا مانگے تو خداوند کریم کی حمد سے شروع کرے اور اللہ کی تعریف سے
 پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

عن عمه قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الدَّاعِي
 فَاتَّ الدَّعَاءُ مِنْ تَوْنِ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَادِّاصِلَى عَلَى النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم دُرِّ فِیح (الدلیلی وَعبد القادر دھاوی فی الاربعین)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری
رہتی ہے پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھتا ہے وہ بار خداوندی میں پیش کی
جاتی ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جب تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
شریف نہ پڑھا جائے تو دعا مانگنے والے کی دعا دربار خداوندی میں پیش نہیں ہوتی۔
سوال: مولوی صاحب یہ جو تم نماز کے بعد صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنا شروع
کرتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے۔

محمد عمر ابی تمیم نے لکھا ہے سنئے (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ)
۴۷، جلاء الافہام ۲۹۷ { ذکرہ الحفاظ ابو موسیٰ وغیرہ وَلَمْ یُکَلِّمَہَا
فی ذالک سوی حکایت ذکرہا ابو موسیٰ
المدینی من طریق عبد الغنی بن سعید قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِیلَ بن احمد
بن اِسْمَاعِیلَ الحاسب قال اخبرنی ابو بکر محمد بن عمر قال کنتُ
مَعَ ابی بکر بن عمار فَبَیَّعَ اِسْمَاعِیلَ فَقَامَ اِیْمَہُ اَبُو بَکْرٍ بن
عمار فَعَانَقَتْهُ وَقَبَّلَتْ بَیْنَ عَیْنِیْہِ فَقُلْتُ لَہُ یَا سَیِّدِی تَفْعَلُ ہَذَا
بِاِسْمِیْ وَ اَنْتَ وَ جِیْتِہُ مِنْ بَعْدِ اَدِیْتَصَرَّ مَا لَہُ بَخْشُؤُنَا؟
فَقَالَ لَیْ فَعَلْتُ بِہِ کَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَعَلَّ بِہِ فَاِذَا لَکَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی

الْمَنَامِ وَقَدْ أَقْبَلَ السَّبِيلُ فَقَامَ إِلَيْهِ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَفْعَلُ هَذَا بِالسَّبِيلِ؟ فَقَالَ هَذَا
يَقْرَأُ بَعْدَ صَلَاتِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
إِلَى آخِرِهَا وَيَتَّبِعُهَا بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ لَمْ
يُصَلِّ صَلَاةً فَرِيضَةً إِلَّا وَاقْرَأَ خَلْفَهَا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَيَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ السَّبِيلُ سَأَلَتْهُ عَمَّا يَذْكُرُ بَعْدَ
الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

محدثین نے کہا کہ میں ابو بکر بنی مجاہد کے پاس تھا تو شبلی آیا تو اس کے استقبال کے
لئے ابو بکر بن مجاہد کھڑا ہو گیا پھر اس سے معاف کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے
درمیان بوسہ دیا تو میں نے اس کو کہا یا سیدنا شبلی کے ساتھ یہ بڑا ناؤ؟ حالانکہ آپ
اور جو شخص بھی بغداد میں ہے تمام خیال کرتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے تو اس نے کہا کہ میں نے
اس کے ساتھ کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس کے
ساتھ کیا اور یہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت شبلی
آیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شبلی کی دونوں
آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ
کیا کرتے ہیں شبلی کے ساتھ تو آپ نے فرمایا یہ شبلی اپنی ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ الخ پڑھتا ہے اور میں دھڑکتا ہے صَلَّی اللَّهُ عَلَيْكَ
یَا مُحَمَّدٌ تو جب شبلی داخل ہوا میں نے اس سے سوال کیا کہ تم نماز کے
بعد کیا پڑھتے ہو تو اس نے ایسا ہی کہا۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت

عن ابی ہریرۃ بن نیار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 { مجمع الزوائد }
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً مِنْ تِلْقَاءِ لَفْسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا
 ۱۰
 وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَدَّ
 ۱۶۲

الجلالہ ورجالہ ثقات -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس شخص نے مجھ پر اپنے لہس کی طرف سے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر اس
 کے بدے دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے اور دس بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند
 کئے جاتے ہیں۔

كَامِنْ عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَوةً صَادِقًا بِهَا مِنْ قَبْلِ
 { كنز العمال }
 لَفْسِهِ إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرُ صَلَوةٍ وَكُفِبَ لَهُ
 ۱
 بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَفُحِّي بِهَا عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ حَلَّ
 ۱۲۳

عن سعيد بن عمير الانصاري -

سید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ میری امت سے کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر صدقہ دل سے درود شریف پڑھتا ہے
 اپنے لہس کی طرف سے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے
 اور اس ایک کے بدے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں

مذکورہ بالا احادیث میں مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي اور مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ نے الصلوٰۃ

و السلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت دے دیا اور پڑھنا جائز ثابت کر دیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو خود بھی حوائج ہیں

مجمع الزوائد }
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ لَيْسَ لَهُ رُوحٌ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ
أَحْتَىٰ أَرَدَّ عَلَيْهِ رُوحَهُ الطبرانی فی الاوسط۔
۱۰
۱۶۲

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر روح کو واپس لٹاتا ہے تاکہ

میں اس پر اس کا جواب دوں۔

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے آپ کے روح مبارک کو واپس

لٹایا جاتا ہے تو کوئی آن ایسا نہیں کہ جس وقت آپ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے آپ

ہر وقت صلوٰۃ و سلام کا جواب روح مع جسم ہی عطا فرماتے ہیں۔

خصوصاً صبح اور عشا کے وقت دُر و شریف پڑھنا

مَنْ صَلَّى عَلَى حَيْنٍ يُضْمَعُ عَشْرًا وَحَيْنٍ يُمْسَى عَشْرًا أَوْ لَيْلَةً
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ (طب عن ابی الدرداء)
ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کنز العمال }
۱
۱۶۴

نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر صبح اور عشاء کے وقت دس دس دفعہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچے گی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک پڑھا جائے تو درود شریف

پڑھنا فرض ہے،

عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَدَسُطِ وَدَجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ

مجمع الزوائد
۱۰
۱۶۳

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ایماندار کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیے وہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یعنی اسم پاک لیا جائے یا درود شریف پڑھا جائے تو سننے والا بھی درود شریف پڑھے مغفول سے علیحدہ ہو جانا یا مجلس درود شریف سے نکلنا منع ہے سوائے کسی عذر خاص کے۔

مبجد میں داخل ہونے کے وقت صلوٰۃ سلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المترک ۱/۲۴ حد ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن سنان

القزاز ثنا ابوبکر عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ثنا الضحاک ابن عثمان
حدثنی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ اَن رَّسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
قَالَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ هَذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلَى شَرْطِ
الِشَّیْخِیْن وَلَمْ یَخْرُجَا -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تم سے کوئی بھی مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے
اور چاہیے کہ کہے اے اللہ مجھے شیطانِ مردوس سے بچالے۔

حد ثنا محمد بن عثمان الاسبقی ثنا عبد الحزیز یعنی
الدر اور دی عن ربیعہ بن ابی عبد الرحمن عن
عبد الملک بن سعید بن سوید قال سمعت ابا حنید
او ابا اسید الانصاری یقولون قَالَ رَّسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ
فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ
اَبُو اب رَحْمَتِكَ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ -
ابو اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے پھر ضرور کہے
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ اَبُو اب رَحْمَتِكَ پھر جب مسجد سے نکلے تو ضرور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ -

ابوداؤد
۴۳

کتاب الاذکار

للنووی ۱۶

بیہقی شریف } انبا محمد بن عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد
بن سنان القزاز ثنا ابو بکر عبد الكبير بن عبد المجيد
الحنفی ثنا الضحاك بن عثمان حدثني سعيد المقبري عن

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ الْخ -

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور ضرور کہے
اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ الخ

شرح شفا شریف } اِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ فَقُلْ السَّلَامُ
عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ لَانَ
رَوْحَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِي بُيُوتِ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ -

اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو اسلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے کیونکہ مسلمانوں
کے گھروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک حاضر ہوتا ہے۔

شرح شفا } (عن علقمة) اَنَّ ابْنَ قَيْسٍ الْفُقَيْهَ (اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ)
اَنَّ اَنَا رَأَيْتُ اَنْتَ اَقُولُ اَسْلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ -

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں

اَسْلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهَا کُنَّا هَیْهَـنَا۔

مصافحے کے وقت درود شریف

ابن سنی { اخبرنا ابو یعلیٰ ثنا خلیفہ بن خیاط ثنا درست بن حمزہ
 ثنا مطر الوراق عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال ما من عبد بن متحابین فی اللہ یستقبل
 احدهما صاحبه فیصافحه ویصلیا ین علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 الا لم یتفرقا حتی یغفر لهما ذنوبهما ما تقدر منهنما وما تآخر
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں دو
 بندے جو خالص اللہ ہی کے ملاقات کریں۔ ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے تو اس سے
 مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ان کے
 مصافحہ سے علیحدہ ہونے کے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ان دونوں کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف
 فرما دیتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مومن کا بھی مومن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر درود شریف پڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

جلسے میں تمام مجلس کامل کر دو شریف پڑھنا

کنز العمال { ۱۲۸ } مَا جَلَسَ قَوْمٌ بِيَدِ كُرُونِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
 لَمْ يَصَلُّوا عَلٰی نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَتْ ذِالِکَ

الْمُجْلِسِ عَلَيْهِمْ سِتْرَةٌ وَلَا تَقْعَدَ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ إِلَّا كَأَنَّهُ
عَلَيْهِمْ سِتْرَةٌ (رہ عن ابی ہریرہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم جلسہ کرے اللہ تعالیٰ کا اس میں ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی پر انہوں نے درود شریف پڑھا اس مجلس والوں پر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے بجٹے چاہے غتاب کرے۔

منکرین درود شریف کے لئے غتاب

إِنَّ أَبْجَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ
(الحادث عن عوف بن مالک)

عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔

الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ رَحِمِ
تَنْ حَبِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (بخیل وہ شخص ہے کہ

جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ فَقَدْ شَقِيَ
(ابن سنی عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس شخص کے پاس میں ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا تو ضرور۔
وہ بد بخت ہوا۔

ان احادیث صحیحہ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک
لیا جائے تو جس شخص نے درود شریف نہیں پڑھا وہ بفتویٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نہل ہے بد بخت ہے۔

کنز العمال ۱۲۸ { مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطِيئَةٍ طَرِيقُ الْجَنَّةِ رَهَبٌ
عن ابی ہریرہ (

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے مجھ پر درود شریف ترک
کیا اس پر جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا

ابن سنی ۱۷۲ { اخبرني ابو عروبة حدثنا محمد بن المصنف ثنا
يحيى بن سعيد عن المسعودي عن يونس بن جناب

عن ابن يعلی بن مرّة عن يعلى بن مرّة رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَءَةً
اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ هَذَا
قَدْ اَصَابَهُ لَمْ تَفْضَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي رِيئِهِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَخْسَا عُدُوَّ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ بَعْدُ۔

یعنی بن مرّہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹا
لے کر حاضر ہوئی تو اس نے کہلے شک یہ نبی ہوں اور اس بیٹے کو تکلیف ہو؟ تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کے منہ میں تھوک دیا پھر آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے تھوک ڈالتا ہوں
محمد اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ذلیل ہوا اس نے کہا کہ اس کے بعد اس لڑکے کو
کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

نعرہ رسالت بلند آواز سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے تو اسم و ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند کرنا یہ
طاقت خداوندی سے ہے کسی فرشتے کے بلند کرنے سے بلند نہیں ہوا اور کسی فرشتے کے پست
کرنے سے وہی آپ کا اسم پاک پست ہو سکتا ہے فافهم۔

مسلم شریف ۴/۱۹ { عثمان بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف
لے گئے فَصَعِدَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوَقَّ الْأَيْبُوتَ وَتَفَرَّقَ الْغُلَّامُ وَالْحَدُثُ
فِي الطَّرِيقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔
تو آدمی اور عورتیں گھروں پر چڑھ کر غلطان درخام راستوں میں نعرے لگاتے پھرتے تھے
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعرہ رسالت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مدینہ طیبہ کے بچے جو ان گھروں پر چڑھ کر زور سے یا محمد یا رسول اللہ
کے نعرے لگاتے تھے۔

نعرہ تکبیر بلند آواز سے

فَاصْبِرْ عُمَرُ وَكَانَتِ الدَّعْوَةُ يَوْمَ الْأَدْبَاءِ
فَاسْلَمَ عُمَرُ يَوْمَ الْحَمِيسِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ تَكْبِيرَةً
سَمِعْتُ بِأَعْلَى مَكَّةَ -

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی اور دعا بدھ کے روز ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعرات کے دن اسلام لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک نعرہ تکبیر بلند کیا میں نے کتے کے پہاڑوں پر سنا۔

فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَوْفَى بِاللَّهِ وَ
بِرَسُولِهِ فَكَبَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِيرَةً عَمَوَتْ
مَنْ فِي الْبَيْتِ إِنَّ عُمَرَ اسْلَمَ -

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر کہا اہل بیت علیہم السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر اسلام لے آئے۔

مراقبہ از احادیث

مسلم ۲/۲۵۷ { وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا ابْنُ

عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشي عن عباد بن الصامت
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتْرِلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ
وَنَكَسَ أَصْحَابَهُ رُؤُوسَهُمْ فَلَمَّا أَتَتْهُ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ -

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
جب وحی نازل کی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو جھکا لیتے اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی آپ پر پڑھی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو اٹھالیتے۔

تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے

متدرک ۲۸۱ { حدیث ابو بکر بن اسحاق الفقیہ انبار ابوالمثنی ثنا
مسدد ثنا یحییٰ بن سعید ثنا قد امة بن عبد الله
العامري قال حدثنا جهماء بنت وجاهة قالت سمعتُ ابا ذرٍ يقول قال
النبي صلى الله عليه وآله حتى الصبح يُرَدُّ هَذَا الْاِيَةُ اِنْ لَعَدْتُمْ
فَاِنَّهُمْ عِيَادُكَ وَاِنْ لَعَفَرُ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ وَلَمْ يَخْرُجْ جَاهُ -

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ات صبح
مک قیام فرمایا اور ایک آیت کو ہی بار بار تلاوت فرماتے اور یہ آیت تھی اِنْ لَعَدْتُمْ
فَاِنَّهُمْ عِيَادُكَ وَاِنْ لَعَفَرُ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یہ
حدیث صحیح ہے لیکن بخاری سلم نے اس کو نہیں بیان فرمایا۔

”سائل“ مروی صاحب کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنا جائز ہے یا ناجائز

ضیغہ کرنا آج کل نیا رواج ہو گیا ہے اور بعض لوگ بدعت کہتے ہیں اور بعض اس کو فضیلت سمجھ کر ایک ہی رات بیداری میں قرآن کریم تراویح یا نوافل پڑھ کر قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔
 ”محمد عمر“ تمام رات شب بیداری کرنا حدیث مذکورہ سے سنت ثابت ہو چکا اب ایک ہی رات یا دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا جھوٹا عرض کرتا ہوں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عملِ شبیغے پر

خبر الحسان { وَأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي رَمَضَانَ سِتِّينَ خْتَمَةً
 خَتْمَةً بِاللَّيْلِ وَخَتْمَةً بِالنَّهَارِ }
 لابن حبشی ۷ اور بے شک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں
 ساٹھ قرآن کریم ختم فرماتے ایک ختم رات میں اور ایک ختم دن میں۔
 اے حنفیت کا دعوے کرنے والو! ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا حضرت امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ثابت ہوا۔

اگر تم حقیقی ہو تو شبیغے پر اعتراض نہ کرنا ورنہ حنفیت سے خارج ہو جاؤ گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ قرآن کریم ختم کرنا

روزانہ قرآن کریم ختم کرنا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وطیرہ رہا ہے شبیغے
 طبقات سبکی ۲ { وَكَانَ الْبُخَارِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ خَمْرًا }
 اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن ختم کرتے۔
 طبقات سبکی ۲ { وَكَانَ يَخْتِمُ بِالنَّهَارِ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَتْمَةً وَبِالْلَّيْلِ }
 اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن ختم کرتے۔

خَتَمَهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ كُلَّ لَيْلَةٍ وَيَقُولُ عِنْدَ كُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً
اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن ہی دن میں قرآن کریم ختم کر دیتے اور
ایک قرآن کریم افطار کے وقت رات کو ختم کرتے اور فرماتے قرآن کے ختم کرنے کے وقت
اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قرآن کریم کے ثلثین کا ثبوت

وَالْمَشْهُورُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَعْلِهِ أَنَّهُ
غَنِيَةُ الطَّالِبِينَ { كَانَتْ تُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهَا فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ يَخْتَمُرُ فِيهَا
۷۶۹ الْقُرْآنُ -

اور حضرت غوث الاعظم پیر پیران عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے معمرات
سے تھا کہ آپ تمام رات بیدار فرماتے ایک ہی رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے۔

ختم قرآن کریم پر دعوت اجتماع اور ختم کے بعد دو شریف اور دعا

فَصَلَ الْمَوْطِنُ السَّابِعُ عَشَرَ فِي مَرَاتِنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ
جلالہ الافہام { صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِبَ خَتْمِ الْقُرْآنِ
۲۷۸ وَهَذَا لِأَنَّ الْمُحَلَّ فُحِّلَ دُعَاءٌ وَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى الدُّعَاءِ عَقِبَ الْخَتْمَةِ فَقَالَ فِي رِوَايَةٍ ابْنُ الْحَارِثِ كَانَ
أَبُو إِخَاخَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلُهُ وَذَلِكَ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ يُونُسَ
بْنِ مَرْثُوقٍ وَقَدْ سِيلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْتَمُرُ الْقُرْآنَ فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ ثَوْرٌ

فَيَدْعُونَ قَالُ لَعَمْرُائِيتُ مَعْمَهُ اَيَفْعَلُهُ اِذَا خَلَمَ - وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ
حَرْبٍ اِسْتَجَبَتْ اِذَا خَلَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ اَنْ يَجْمَعَ اَهْلُهُ وَيَدْعُوهُ -

تمہارے امام الطائفہ ابن قیم سترھویں مقام پر تحریر فرماتے ہیں

سترھواں مقام قرآن کریم ختم کرنے کے بعد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا
اور یہ ختم قرآن کے بعد درود شریف اس لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا
ہے امدام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ختم قرآن کے بعد دعا پر درود شریف کو نص سے ثابت کیا ہے پھر
اہم احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن کریم ختم کرتے اپنے اہل بیویا
کو جمع کرتے اور یوسف بن موسیٰ کی روایت سے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو
قرآن ختم کرتا ہے اور اپنے پاس مسلمانوں کو جمع کر لیتا ہے پھر وہ دعا مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں
نے عمر کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے جب بھی قرآن ختم کرتے اور حرب کی روایت میں ہے کہ جب
آدمی قرآن ختم کرے وہ اپنے اہل و عیال کو جمع کرے اور دعا مانگے۔

کتاب الاذکار للنووی { کَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا خَلَمَ
الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا - ۴۹

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے اپنے تمام اہل کو جمع کر لیتے
اور دعا کرتے۔

الدارمی ۴۴۰ { حَدَّثَنَا عَفَانُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ
أَنَسُ إِذَا خَلَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ
فَدَعَا لَهُمْ -

حضرت انس جب قرآن کریم ختم کرتے اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا فرماتے۔

ختم میں قُلْ هُوَ اللَّهُ شَرِيفٌ کا پڑھنا

اخبرنا ابوالمغیرہ عن عتبہ بن ممرہ بن حبیب { الدارمی شریف
عن ابيه أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ فَتَحَهَا ۴۳۶
أَتَبَّعَهَا بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

عتبہ بن ضمیرہ اپنے باپ ممرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ قرآن کی سورۃ پڑھتے اس کو ختم کرنے کے بعد متصل ہی سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بھی پڑھتے۔

فضیلت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

ثنا ثابت عن انس ان رجلا قال والله لأَجِبْتُ { الدارمی شریف
هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ ۴۳۶
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَلٌ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ

الْجَنَّةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا خدا کی قسم میں اس سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو بہت محبوب سمجھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو تیرا محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔

قرآن ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا

حدثنا اسحق بن عیسیٰ عن صالح المری عن قتادہ عن

الدارمی

۴۴۰

ترمذی

۲
۱۱۸

ذراہ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل
أَعَى الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُ الْمُسْتَحِلُّ قَبْلَ وَ مَا الْحَالُ الْمُسْتَحِلُّ
قَالَ صَاحِبُ الْفُرَّانِ لِيَضْرِبَ مِنْ أَوَّلِ الْفُرَّانِ إِلَى آخِرِهِ
وَمِنْ آخِرِهِ إِلَى أَوَّلِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا حال و مرتحل
عرض کیا گیا حضور حال و مرتحل کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والا شروع قرآن سے اخیر تک
پڑھتا ہے اور اخیر سے اول تک جب ختم کرے شروع سے پڑھے۔

موجودہ مروجہ ختم کا طریقہ

الْحَالُ وَالْمُسْتَحِلُّ فِي جَوَابِ أَعَى الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ
وَفُسْرًا بِالْخَاتِمِ الْمُفْتَتِحِ وَهُوَ مَنْ يَخْتِمُ
الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ بِتِلَاوَتِهِ

مجمع بحار الانوار

۲۹۴

أَدْلَى شَبْهَهُ بِالْمَفَاسِرِ بَلَغَ الْمُنْزِلَ فَيَحِلُّ فِيهِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ بِتِلَاوَتِهِ
أَنْ يَبْتَدِئَهُ وَلِذَا قُرْءُ مَكَّةَ إِذَا خَتَمُوا الْقُرْآنَ ابْتَدَءُوا
وَقَرَأُوا الْفَاتِحَةَ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ إِلَى مُفْلِحُونَ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے الحال و المرتحل کے جواب میں فرمایا اس شخص کو جس نے سوال

کیا کہ کوئی نامل تمام اعمال سے اچھا ہے تو آپ نے جواب دیا الحال ذالمرتل جس کی تفسیر کی گئی ہے کہ قرآن کریم کو ختم کر کے شروع سے پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ یعنی جو شخص قرآن مجید کو تلاوت کر کے ختم کرتا ہے پھر اول سے تلاوت شروع کرتا ہے۔ مفسرین نے اس کو تشبیہی ہے کہ جو شخص منزل پر پہنچا پھر اس سے اترتا پھر اپنی سیر کی ابتدا کرتا ہے یعنی ابتدا سے سیر شروع کرتا ہے اسی لئے کہے کہ قرآن کو ختم کرتے قرآن کریم کو شروع سے پڑھتے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے اور پانچ آیتیں سورہ بقرہ کے اول سے مفلحون تک پڑھتے۔

تو اس طریقے سے قرآن کریم کو ختم کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت متقدمین ثابت ہوا۔

نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ

مَنْ يُخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْمُؤَدَّاتَيْنِ
 فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يَرْكُمُ ثُمَّ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ
 الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فَاخِذَ الْكِتَابِ وَشَيْئٍ مِنْ سُورَةِ
 الْبَقَرَةِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ الْحَالِلُ لِلْمُتَعَلِّقِ
 أَيِ الْخَاتِمِ الْفَتْحُ اسْتَهَى۔

جو شخص نماز میں قرآن کریم ختم کرتا ہے جب پہلی رکعت میں موزنتیں سے فارغ ہو کر رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے اور کچھ سورہ بقرہ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر الحال المرسل ہے یعنی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا ہے۔

ختم کا ثواب اکابرین کے ارواح کو

وَذَهَبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةٌ
مِنَ اصْحَابِ الشَّافِعِيِّ إِلَى أَنَّهُ يُصَلُّ فَا لْأَخْتِيَانِ
لِقَوْلِ الْقَارِعِيِّ بَعْدَ فَرَاغِهِ أَلْتَهَّمُوا وَصِلْ
ثَوَابَ مَا فَرَّاتُهُ إِلَى فُلَانٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کتاب الاذکار
للنعمانی
۵

احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ایک جماعت علماء محدثین کی اور جماعت اصحاب اہم شافعی کی اس طرف گئی ہے کہ ثواب پہنچتا ہے تو پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھنے سے فارغ ہو کر کہے اے اللہ جو میں نے پڑھ لیا ہے اس کا ثواب میں فلاں شخص کو پہنچاؤ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

پہلے پھل پر دعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا

أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَى بِالْبَاكُوَةِ

داعی شریف
۲۴۵

بِأَوَّلِ الْخَمْرَةِ قَالَ أَلْتَهَّمُ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَرَاتِنَا وَفِي مَدِينَتِنَا
وَفِي صَاعِنَا بِزَكَاةٍ مَعَ بَرَكَاتٍ لَعَلَّ يُعْطِيَهُ أَصْغَرُ مَنْ يَحْضُرُكَ مِنَ الْوُلَدَانِ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب پہلا پھل شروع میں لایا جاتا آپ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے شہر میں برکت

فرما اور ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے صانع میں برکت ہی برکت فرما پھر اس پھل کو آپ چھوٹے بچے جو حاضر ہوتے ان میں تقسیم فرماتے۔

کھانے پر نعم کا ثبوت

سورۃ النعام { فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ بِكُمْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بَايَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝
۱۴ } پھر تم کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ تعالیٰ کا اسم پاک کا ذکر کیا گیا

اگر تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے ہو۔

اس آیت کریمہ ثابت ہوتا کہ جس کھانے پر اللہ کا کلام و نام پڑھا جاوے اس کو کھانے کا ایشاد و خداوندی ہوتا اور یہ بھی حکم خداوندی ہوتا کہ اگر تمہارا خداوند کریم کی آیتوں کے ساتھ ایمان ہے تو جس کھانے پر خداوند کریم کا نام یا کلام پڑھا جاوے اس کو کھاؤ اور جو نہیں کھاتا اس کا قرآن کریم پر ایمان نہیں۔

سورۃ النعام { وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ بِكُمْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۝
۱۴ } اور تمہیں کیا ہوتا کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کا ذکر کیا گیا تم کھاتے نہیں۔

جس کھانے پر خداوند کریم کا نام و کلام پڑھا گیا جو اس کو حرام سمجھتا ہے یا کھانے سے گریز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مذکورہ آیت کریمہ میں اس کو ڈانٹتا ہے کہ تمہیں کیا ہوتا تمہیں کیا نصیحت ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام یا کلام پڑھا گیا تم اس کو کیریں نہیں کھاتے تو بادل جو مٹاؤں خداوند کے اب بھی جو شخص کھانے پر کلام خداوندی پڑھنے کو برا منادے تو اس کو خداوند برا سمجھے گا۔

کھانے پر ختم کا ثبوت

اجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله تعالى برك
لكم منه (دم و حبك)

۸ ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کھانے پر اجتماع کرو یعنی رمل کر کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو تمہارے لئے اس میں برکت کی جائے گی۔

سنن البرد آو
۲
۲۵۸

بن اسحق بن زرقاة عن قيس بن سعد قال أُرِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي مَتَرَيْنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَوَّ سَعْدٌ رَدًّا
 خَفِيًّا فَقَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ لَا تَأْذُنُ لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 ذَرُهُ يَكْثُرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرَدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِنُكْرٍ عَلَيْنَا مِنْ
 السَّلَامِ قَالَ فَأَبْرَزْتُ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَلَهُ
 سَعْدٌ بِغُسْلِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَارَلَهُ لِحِفَّةٍ مَصْبُوعَةٍ بِرُغْضَرَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ

فَاشْتَمَلْ بِهَا شُرَكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ كَمَا يَقُولُ اللَّهُ أَجْعَلْ
صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ الْخَمْرَ

قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا تو آپ نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سلام
کا جواب دیا تو قیس نے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیتے تو سعد نے
کہا اس بات کو چھوڑ حضور ہم پر زیادہ سلام بھیج لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ
فرمایا تو سعد نے آہستہ جواب دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور آپ کے پیچھے حضرت سعد ہوئے اور عرض کیا کہ خضد میں آپ کے سلام
کو سننا تھا اور آپ کے سلام کو آہستہ جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہم پر زیادہ سلام فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سعد کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ غسل کر کے آؤ تو سعد غسل کر کے آئے پھر زرد رنگ کی
چادر لپیٹ کر آئے زعفران یا درس کے پھولوں سے رنگی ہوئی چادر بٹنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دونوں دست پاک اٹھائے اور فرماتے تھے اے اللہ اپنی صلوٰۃ اور رحمت سعد بن عبادہ پر نازل فرما
پھر سعد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ (الخ)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت ہے
بدعت نہیں۔

نذرانے پر دعا کرنا

ابن ماجہ { حد ثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبۃ عن عمرو بن مرة
قال سمعت عبد الله بن ابي اوفی یقول ما کان رسول
الله صلی الله علیہ وسلم اذا اتاه الرجل بصدقة
مالہ صلی علیہ فانتهی بصدقة ما لی فقال اللهم صل علی آل ابي
اوفی عبد الله بن ابي اوفی رضی الله تعالی عنہما فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مال سے نذرانہ پیش کرتا آپ اس پر دعا فرماتے ہیں
نے بھی اپنے مال سے نذرانہ پیش کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ الی ابی اوفی
پر رحمت نازل فرما۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی بزرگ کو نذرانہ پیش
کیا جائے تو اس پر وہ بزرگ اگر معنی کے لئے دعا کرے تو یہ سنت ہے بدعت نہیں۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے

المستدرک { ۲/۴۸۱ } اخبرنا ابو ذکریا العبری ثنا محمد بن عبد السلام
ثنا اسحق بن ابراہیم ابن عبد الرزاق ابن ابی معمر
عن ابي عثمان عن انس بن مالك رضي الله عنه قال لما تزوج النبي صلی الله
علیہ وسلم زینب بعثت امرسکیم خلیما فی تور من حجارة قال انس فقال
لی النبی صلی الله علیہ وسلم اذهب فامرع من لقیئت من المسلمین فذهبت فما

رَأَيْتُ أَحَدًا إِذَا دَعَوْتُهُ قَالَ رَضِعَ اللَّبَنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا فِي الطَّعَامِ
وَدَعَا فِيهِ الْخ-

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پتھر کے ایک
تکڑے میں میٹھا دیا پکا کر بھیجا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تر جا اور جو تجھے مسلمان ملے اس کو بلا توڑ میں گیا جو مجھے نظر آیا میں نے اس کو دو
دی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک کھانے
پر رکھا اس میں پرو عافرائی۔ الخ

”سوال“ مولوی صاحب ذکر میلا و شریف کے بعد جو تم کھڑے ہو کر دست بستہ یا نبی سلام علیک
یا حبیب سلام علیک پڑھتے ہو اس کو ہمارے علماء مشرک کہتے ہیں کوئی بدعت کہتا ہے یہ کہاں
حکم صحیح ہے

”مجموعہ عمر“ یہ محض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر شرک و بدعت کہا جاتا ہے
حالانکہ شرک وہ ہوتا ہے کہ جو کلام خداوند کریم کے لئے کیا جائے وہ مخلوق کے لئے ہو سلام پڑھنا
خلق کے لئے ہے خالق کے لئے نہیں کیونکہ خالق خود سلام ہے نبیؐ

قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے

الحشر ۲۸ { اَلْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُتَعَبِّدُ }
اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سلاطین ہے
امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم خود

سلام ہے خداوند پر سلام پڑھنا کفر ہے کیونکہ خداوند کریم الحی القیوم ہے خداوند کریم نذہباو
کافر و لٹکانا کفر ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے

(۱) ابو داؤد و شریف ۱۴۶ { حدیث شامہ دنا یحییٰ عن سلیمان الاعمش حدیثی
شقیق بن سلمہ عن عبد اللہ بن مسعود قتال
کُنَّا إِذْ اجْلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا أَسَلَّمَ
عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا
جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اتَّخِذْتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْهَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَتَكْمُرُ
إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ سَبِيتَ
السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْخَلْقَ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں (اتحیات) بیٹھتے تو ہم کہتے سلام علی فلان و فلان یعنی اللہ کے
بندوں پر سلام پڑھنے کے پہلے سلام علی اللہ۔ اللہ پر سلام پڑھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم سلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ خود سلامت ہے اور لیکن جب تم سے کوئی ایک
اتحیات بیٹھتے تو کہیے سب عبادات کے تحفے اللہ کے لئے ہیں اور تمام صلواتیں اور طیبات سب پر
سلام ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک

بندوں پر پھر قسم جس وقت یہ کہہ گئے تو آسمانوں اور زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب پر یہ تمہارا سلام پہنچے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) خداوند کریم خود سلامت ہے اللہ تعالیٰ پر سلام پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(۲) الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ علیک ایہا النبی یا دیگر صفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے صلوة پڑھنا سنت ہے فرمان مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صفات طیبہ منسوب ہو سکتی ہیں صفات سو سے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہے۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ندائے سلام پڑھنا اسلام علیک ایہا النبی یا اسلام علیک یا رسول اللہ یا یا نبی سلام علیک یا آپ کے دیگر صفات طیبہ سے سلام پڑھنا بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنت ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۵) سب کریم کی رحمتوں اور بركات کو بلکہ ندائیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ پر بھیجا فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۶) اَسَلَّامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ سے ثابت ہوا کہ سلام پڑھنے والے اکٹھے ہو کر اپنی ذات پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام صالحین بندے جو زمینوں آسمانوں میں ہیں سب پر سلام پڑھیں تر سنت ہے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۷) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

نے ثابت کر دیا کہ سلام پڑھنے والے کا سلام بلا واسطہ خداوند کریم کے تمام صالحین انس و جن و ملائکہ زمین کے اوپر والوں اور نیچے والوں کو ساجدین و خاشعین و غیر موجودین و غیر موجودین کو فوراً پہنچتا ہے کیا امتیاز کو بلا واسطہ سلام پڑھنے والے کا سلام پہنچ جاتا ہے اور نبی الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو بلا واسطہ سلام نہیں پہنچ سکتا؟۔

جب اس حدیث شریفہ سے صلوۃ وسلام بکلمہ ندایتہ یا نبی سلام علیک یا اسلام علیک ایہا النبی فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلمانوں کے سلام پڑھنے کو تم شرک و بدعت کہو یہ سوائے تعصب اور ضد کے اور تفرقہ بازی کے اور کوئی وجہ نہیں۔ حالانکہ تم خود بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کو ہر نماز میں خطاب سے پڑھتے ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم خداوندی ہے بدعت کہیں

(۲) الاحزاب {۱۲} يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھو اور سلام پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے حکم خداوندی صادر ہوا کہ اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھو جیسا کہ حق پڑھنے کا ہے۔ اس آیت کریمہ میں حکم خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو امروں کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر جاری ہوا۔

(۱) صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھنے کا فرضی حکم صادر ہوا اسی لئے

بسم سنی پاک مجلسوں میں نمازوں کے بعد اس خداوندی فریضہ کو بندھا دانا سے ادا کرتے ہیں۔
(۲) وَ سَلِّمُوا اَلْسِلِمَا۔ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مودبانہ سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی جاری ہوا اسی لئے ہم اہل سنت و جماعت اس ارشاد خداوندی کو بجالانے کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مودبانہ سلام پڑھتے ہیں اور سلام میں ادب کا لحاظ چونکہ ضروری ہے اور ہمارے رواج میں اور سنت طریقہ میں بھی یہی طریقہ ہے کہ کھڑا ہونے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور بیٹھ کر اسلام علیکم کہنے والے کو گناخ سمجھا جاتا ہے جب ایک دوسرے کو ہم اسلام علیکم کہتے ہیں تو بیٹھ کر سلام کہنے والے کو بے ادب اور گناخ سمجھا جاتا ہے اسی لئے ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سلام پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی سلام پڑھتے ہیں تاکہ گناخوں سے نہ لکھے جاویں اور وَ سَلِّمُوا اَلْسِلِمَا حکم خداوندی چونکہ عام ہے اس لئے ہم اہل سنت و جماعت عموماً تمام سال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہی جاتے ہیں پھر جیسا کہ خداوند کریم نے اپنی ناز کا فرضی حکم فرمایا ایسے ہی ایمانداروں پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سلام کا فرضی حکم صادر فرمایا تو جو مومن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے وہ خداوند کریم کے فرائض سے ایک فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کو بدعتی کہنے والا بلا بلا عذر سلام سے خارج ہونے والا جماعت موعین سے خارج ہے کیونکہ وَ سَلِّمُوا اَلْسِلِمَا کے پہلے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کا خطاب خداوندی موجود ہے جو شخص وَ سَلِّمُوا اَلْسِلِمَا پر عمل کرنے والی جماعت سے متفرق ہو رہے اور خارج ہو رہا ہے وہ فرمان خداوندی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کے خطاب خداوندی کا بھی مخاطب نہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم ایمانداروں کو وَ سَلِّمُوا اَلْسِلِمَا کے حکم سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور خ۔

بھی اپنے تمام رسل پر اور ادیار اللہ پر اور اپنے تمام صالحین پر سلام پڑھتا ہے تو معلوم ہوتا کہ سلام خلق پر ہی پڑھا جاتا ہے خالق پر سلام نہیں پڑھا جاتا تو سلام پڑھنے والوں پر مخالفین کا فتویٰ شرک جبرٹنا غلط ثابت ہوتا اور ان کا شرک ٹوٹا۔

ایک دوسری عرض کرتا ہوں کہ تم بھی ایک دوسرے کو اسلام علیکم کہتے ہو اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک ہے تو تمہارا ایک دوسرے کو سلام کہنا بھی شرک ہے کیونکہ جب امتی کو کھڑے ہو کر اسلام علیکم کہہ سکتے ہیں تو نبی اللہ کو بطریق اولیٰ یا نبی سلام علیکم کہہ سکتے ہیں۔ تیسرا جواب جب تم قبروں میں جاتے ہو تو اہل قبور کو پکار کر کہتے ہو اسلام علیکم یا اہل القبور کیا اس وقت تم مشرک نہیں ہوتے۔

”سوال“ مولوی صاحب قبروں پر جا کر کہتے ہیں دوسرے نہیں کہتے۔

”محمد عمر“ تمہارا مطلب یہ ہوا کہ نزدیک سے سلام پڑھنا جائز ہے دور سے نہیں تو سلام پڑھنے سے شرک تو نہ ہوتا پھر یہ نہ کہو کہ سلام پڑھنا شرک ہے نزدیک دور کا جھگڑا رہا صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہیرا پھیری کیوں کرتے ہو!

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم قبروں میں جاتے ہو اور تمہارے نزدیک اہل قبور مردہ ہیں بلکہ مر کر مٹی ہو گئے تو مٹی کو سلام کرنا چاہیے یا قبر کے ڈھیر کو کہنا چاہیے اسلام علیکم یا ربوۃ قبر اور اگر اسلام علیکم یا اہل القبور ہی کہنا ہے اور منون طایق بھی یہی ہے تو تمہارے قریب میں سلام کو جس طاقت سے وہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں مندا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوی طاقت سے ہمارے سلاموں کو سنتے ہیں اس کی تحقیق پہلے صلوۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں گورچکی ہے اور سماع کے متعلق فقیر کی تصنیف مقیاس حیرت میں ملاحظہ فرماویں۔

دوسرا جواب تم جب ہر در رکعت کے بعد التحیات بیٹھتے ہو زون میں کئی بار اسلام علیکم

اَیُّهَا النَّبِیُّ کہتے ہو تو کیا اس وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک ہوتے ہیں تو سلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہر مسجد میں بنی ہوئی ہے تو تم اسلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا بقول تمہارے نماز شریک پڑھتے ہو؟ ان تینوں وجوہات سے تمہارا اسلام علیک ایہا النبی کہنا خالی نہیں پھر یا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزدیک تسلیم کرو، تو حاضر و ناظر ماننا پڑے گا۔ یا دور سے سننے والے تسلیم کر کے سماع موتی کا قائل ہونا پڑے گا یا ب کا انکار کر کے تمہاری نماز شریک ثابت ہوگی۔

اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام سے انکار کرنے والو اور شرک کہنے والو اپنے اکابرین کو کہو کہ اس کا کوئی حل بتائیں ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا شرعاً صحیح اور مننون تسلیم کر لو۔

تفسیر اجواب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب تم کسی دوست یا رشتہ دار کو خط لکھتے ہو تو شروع خط میں السلام علیکم لکھتے ہو کیا وہ مکتوب الید تمہارے پاس ہوتا ہے یا وہ دور سے منسا ہے یا تم ہر وقت شرک کرتے ہو ایسے شرکیہ فتوؤں کو کفار پر استعمال کرو مسلمانوں سے شرکیہ فتوے محفوظ رکھو ورنہ دنیا میں تمہارے نزدیک کوئی مسلمان نہ رہ جائے گا اور نہ کوئی عبادت فریضہ صحیح ہو سکی وہ بھی تمہارے فترتی سے مشرک ہی مشرک بن جائیگی تَوُبُّوا إِلَى اللَّهِ وَارْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا الْمُنْكَرُونَ

انبیاء علیہم السلام کا نام لیکر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے

۳۔ الصفت ۲۳ {سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِينَ نوح علیہ السلام پر تمام

جہانوں میں سلام ہو۔

- ۴۔ اَلصُّفَّتُ ۲۳ { سَلَامٌ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِبْرٰهِيْمٌ عَلِيْهِ السَّلَامُ پُر سلام ہو۔
۵۔ اَلصُّفَّتُ ۲۳ { سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَهٰرُونَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ - موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے

- ۶۔ اَلصُّفَّتُ ۲۳ { وَ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِيْنَ اور تمام رسولوں پر سلام ہو۔

تمام اولیاء اللہ اور خداوند کریم کے نیک بندوں پر سلام پڑھنا
۷۔ النمل ۱۹ { سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰ اللّٰهُ تَعَالٰی کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

- ۸۔ طہ ۱۶ { وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتْبَعَهُ الْهُدٰی اور سلام ہے اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

نوٹ: اور تم بھی تو ہر وقت کئی انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھتے ہو جب کسی نبی اللہ کا نام لیتے ہو تو مثلاً کہتے ہو نبی علیہ السلام آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام تو کیا تم بھی انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنے سے مشرک ہو گئے؟
فانہم -

(پس پردہ) سبحان اللہ رب کریم بڑے بے نیاز ہے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ و صلحاء مہینین پر خود بھی سلام بھیجتا ہے پھر اپنے قرآن کریم میں بھی ان تمام سلاموں کو درج

فرمایا تاکہ مسکین سلام نمازیں دست بستہ کھڑے ہو کر قنہ رخ میرے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ و تمام صلحاء و مومنین پر سلام پڑھیں تاکہ ان کا شرک ٹوٹ جائے اب تم اپنے اکابرین سے دریافت کرو کہ تم جب قیام میں قنہ رخ دست دست بستہ کھڑے ہو کر سلام علی نوح فی العالمین یا سلام علی ابراہیم یا سلام علی المرسلین پڑھتے ہو تو کیا یہ تمام رسل و صلحاء تمہارے نزدیک ہوتے ہیں کہ تم قنہ رخ دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہو کیا یہ شرک نہیں؟

قَدْ هَاتُوا بُرْهَانَ كُنْتُمْ مُصْلِحِينَ۔

”سوال“ مولوی صاحب ہم نمازیں قیام کر کے ان سلاموں کو خدائی کلام نقل کر کے پڑھتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے پڑھتے ہیں۔

”محمد عمر“ اچھا بھئی یہ بتاؤ کہ جب تم نمازیں کھڑے ہو کر الحمد للہ رب العالمین خدائی کلام پڑھتے ہو تو یہ بھی نقل پڑھنے یا اپنی طرف سے خدائی تعریف کرتے ہو اگر الحمد شریف میں یا باقی خدائی تعریف اپنی طرف سے پڑھتے ہو تو سلام بھی اپنی طرف سے اگر الحمد شریف کو نقل ہی کرتے ہو تو سلام بھی نقل ہی کرتے ہو۔

دوسرا جواب ہم بھی سنت اللہ سمجھ کر پڑھتے ہیں چونکہ رب کریم نے ہمیں اپنی عبادت میں انبیاء علیہم السلام پر اور صلحاء و مومنین پر سلام پڑھنا ایک جزو عبادت رکھا ہے تو ہم اس سلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ہم علیحدہ بھی مودبانہ دست بستہ قیام کر کے پڑھیں گے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا سلام پڑھنا عبادت خداوندی ہی نکھی جائیگی کیونکہ ہم خداوندی حکم و سلسلہ التسلیم کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کے ذاتی عمل پیرا ہو کر نیک نواہات حاصل کرتے ہیں۔

(۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا ارشاد خداوندی کو بجا لا رہا ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا عبادۃ خداوندی کے مدخلہ جزو کو اپنی محبت

ادا کر رہا ہے۔

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا سنت اللہ پر عمل کر رہا ہے۔

ولادت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا

(۱۰) مریم {۱۶} نَوَ اسْلَامٌ عَلٰی یَوْمِ مَوْلِدِیْ وَ یَوْمِ مَوْتِیْ وَ یَوْمِ اُبْعَثُ حَیًّا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا کیا گیا اور جس دن میرا وصال ہوگا اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

(۱۱) مریم {۱۶} وَ سَلَامٌ عَلَیْہِ یَوْمِ مَوْلِدِیْ وَ یَوْمِ مَوْتِیْ وَ یَوْمِ یُبْعَثُ حَیًّا۔
دیکھی علیہ السلام کو رب کریم نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام پر سلام ہے جس دن وہ پیدا کئے گئے اور جس دن ان کا وصال ہوگا اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔

سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ سابقہ آیت سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام پر رب کریم کی طرف سے عموماً سلام نازل ہوتا ہے اور ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ رب کریم کی طرف سے نبی اللہ کی ولادت اور وصال کے دن رب کریم کی طرف سے نبی اللہ پر عمل کرنے کے لئے ان خصوصی دنوں میں اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد از صفت و ثنا خصوصاً سلام پڑھتے ہیں کہ ارشاد خداوندی وَ سَلِّمُوا تَسْلِیْمًا پر بھی عمل ہو جائے اور ان مذکورہ آیتوں کے رو سے سنت اللہ کی مقررہ سنت پر عمل کرتے ہوئے خداوندی مقررہ دنوں میں عمل صحیح ہو جائے گا دنیا میں توغراض کو خاص دنوں میں یعنی یوم ولادت و وصال میں خصوصاً اور باقی دنوں میں عموماً خداوندی

قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نوازا جائے گا

(۱۲) الاحزاب ۲۲ { تَحْيِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَثِيْرًا -

جس دن خداوند کریم سے ملاقات کریں گے ان کو خداوند کریم کی طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا اور ان کے لئے رب کریم نے اجر کریم تیار کیا ہے۔

(۱۳) یٰۤاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْبَلُوْا الرِّبٰیۃَ عَلٰی سَیِّئٍ مِّمَّا کُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ
{ ۲۳/۴ } کی طرف سے جنتیں کو سلام کہا جائے گا۔

اب ہم سوچو کہ رب کریم سلام زور سے فرمائیے گا یا آہستہ فَا نَهْمُ

جنت میں ملائکہ جنتیوں پر سلام پڑھیں گے،

وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ
{ (۱۴۰) رعد ۱۳ } عَنْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اور بنیتوں پر فرشتے ہر سمت کے دروازے سے سَلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہوئے داخل ہوں گے کیونکہ تم نے دنیا میں صبر کیا۔

جنتی جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے

(۱۵) یونس ۱۱ { جنت میں جنتیوں کا نعرہ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ ہوگا اور جنت میں ان کا ایک دوسرے کو تحفہ سلام کا ہوگا۔

اعراف وائے بھی حقیقتوں کو سلام کہیں گے

۱۶۔ الاعراف ۵ { وَنَادُوا الصُّعْبَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمْ عَلَيْنَا ۖ
اور اعراف والے جنتیوں کو السلام علیکم زور سے کہیں گے۔
معلوم ہوا کہ تم جنتیوں پر سلام پڑھنے سے گریز کرتے ہو جنت تو کجا تم اعراف بھی نہیں بن
سکتے۔ فَاٰفَلَمْ

سوال ”مولوی صاحب سلام سلام ہم ہر وقت کہتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں لیکن اس کے معنی سے خبر نہیں ذرا اس کے معنی تو سمجھا دیں۔“

”محمد عمرؑ بھائی اپنی طرف سے فقیر کچھ نہیں عرض کرتا قرآن کریم سے ہی سلام کی تفسیر عرض کرتا ہوں۔“

سلام کے معنی قرآن مجید سے

١٤- المائدة ٤ { مَنْ آتَبَعَهُ رِضْوَانُهُ سُبُلَ السَّلَامِ

۱۸- الانعام ۱۵ { لَقَدْ دَارَ السَّلَامُ -
ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے۔

۱۹- یونس ۱۱ { وَ اللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ
اور اللہ تعالیٰ تم کو دار البقار کی طرف بلاتا ہے (مرحوم شرف علی)

۲۰- رعد ۱۲ { قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ بَرَكَاتٍ عَلَيْكَ
اَوْ عَلٰى اٰقِمِ بَيْنَ مَعَكَ - کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے
سلامتی کے ساتھ کشتی سے اتر اور ہماری طرف سے آپ پر برکتیں ہیں (سلامتی اور برکتیں)
ان گروہوں پر بھی جو آپ کے ساتھ ہیں۔

۲۱- الانبیاء ۱۵ { قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی
ہو جا۔

۲۲- الحج ۱۴ { اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَ عِيقٍ اَدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اَعِيْنِ
بے شک خداوند کریم سے ڈرنے والے لوگ باغات اور چشموں میں رہیں گے
(اور ان کو کھا جائے گا) کہ تم سلامتی اور امن کے ساتھ ساتھ ان میں داخل ہو۔
اب تمہارے علماء دیوبند کا فتویٰ دکھا دیتا ہوں تمہارا دل چاہے تو ان پر بھی فتویٰ شرک
جسٹ دینا۔

علماء دیوبند اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و قیام

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قیام میلاد شریف کی کمی متعلق

امداد المشتاق مولفہ صاحب مولوی مشتاق احمد صاحب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔

فرمایا کہ لوگوں شریف تمام اہل عربین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے جنت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں امد قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔

تقیے سے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی صاحب کا قیام میلاد شریف میں شامل ہونا

تذکرۃ الرشید ۱۱۸ { میں نے دیکھا کہ وہاں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں { ذرا انکار کرنے سے وہابی کہہ دیا درپے تذلیل و تہنیز زبانی و جسمانی کے ہو گئے اور حیلہ و بہانہ ہر وقت ممکن نہیں یہ تو ممکن ہے اور کرتا بھی ہوں کہ فیصدی نوے موقع پر عذر کر دیا اور دس جگہ شرکت کر لی اور شرکت بھی اس نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہوگی اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکہ وہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالیٰ سے امید تسامح ہے بہر حال وہاں بدون شرکت قیام کو انتہائی بجا دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دینی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

مولوی حسین علی صاحب دیوبندی کا فتویٰ سلام کے متعلق

الشہاب الثاقب۔ مولفہ مولوی حسین علی صاحب ۶۰ { دہلیہ جیشہ کثرۃ صلوة و سلام و

ورد و برخیز الایہ علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیدہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً

يَا أَشْرَفَ الْمَخْلُوقِ مَا لِي مِنَ الْوُدِّ بِهِ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعُصَمِ

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں، بجز تیرے ہر وقت نزولِ حماٹ کے۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی ہندیت سے ہیں اور ان کو کثرۃ ورود و سلام و تحریب (حزب اور ورد بنانا) و قرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے ہیں ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نازوی رحمۃ اللہ علیہما نے اجازت عطا فرمائی۔

کیوں بھئی اب تم فیصلہ کرو کہ تمہارے حسین احمد صاحب دیوبندی نے تو درود و سلام سے منع کرنے والوں کو دہلوی خبیثہ لکھا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ اپنے اکابر کی زبان پر تم کون ہو۔

تمہارے مولوی ظفر احمد صاحب عثمانی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام پڑھیں تو جائز ہے شرک نہیں اور ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں تو شرک ہے کچھ خدا کا خوف کرو۔

رسالہ ندائے حرم
 بابت ماہ ربیع الاخر
 ۱۳۷۱ھ
 جنوری صفحہ ۳۳

لَا تَبْعُدِي فَلَانْتِ بَيْنَ قُلُوبِنَا
 وَصَدُورِنَا وَعُيُُونِنَا وَرُؤُوسِ
 حَيَّاكَ رَبُّكَ وَالْمَلَايِكَةُ الْكِبَرَا
 مُ بَقُوا بِهِمْ نَا فِي كُنُوزِ عُرُوسِ
 مِثِّي اسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا رُوحَ الْحَيَا
 ةِ وَعِنْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ عُبُوسِ

بخدیوں کی طرف سے حجاز کے سکولوں میں سٹر گاندھی ہینڈ پر

سلام پڑھا جاتا ہے

شعر

القرآۃ الاعدایۃ
 البحر المثنانی
 ۲۳۵

سلام النیل یا غنادی
 وهذا الزهر من عندی

۲۳۶ پر فرماتے ہیں۔ سَلَامٌ كُلُّهَا صَلَّيْتُ عُرْيَانًا ذِي اللَّبَدِ

خدا کا خوف رکھو اور تفرقہ بازی کو ترک کرو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کو شرک نہ کہو اگر خود نہیں پڑھتے تو صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو شرک نہ کہو بلکہ خود صلوٰۃ و سلام کے عامل بنو تاکہ نجات پاؤ الحمد للہ کہ فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوئی۔

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ

غیر مقلدین کے اکابرین نے سلام پڑھا

تذکرہ اسلام { سلام اس نور رب العالمین پر
مصنف مولوی ثناء اللہ انصاری ۸۶ } سب اس کی ال اور اصحابِ یں پر

مقدس رسول { مرحبا سید کی مدنی السرب
مصنف مولوی ثناء اللہ ۸۶ } دل و جان با وفائت چہ عجب خوش فقی

شمس فیض آباد کے شعر کو نقل کیا
سلام اُس پر جو مصطفیٰ ہو کے آیا
دہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا

نور توحید { نور توحید
مصنف مولوی ثناء اللہ انصاری ۸۸ } اور اصحاب محمد پر سلام
ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام

تحفہ دہا بیہ { سَلَامٌ عَلٰی بَنَدِیْ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ
مرتبه مولوی سنیل انصاری } سجد پر سلام ہو اور جو سجد میں آجائے اس پر بھی سلام ہو

کیوں بھی سجد پر سلام جائز اور جو سجد میں چلا جائے اس پر بھی سلام لے سکتا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک کچھ خدا کا خوف کرو اور پھر اس پر ہی اکتفا
نہیں بلکہ جو سجد میں چلا جائے وہ بھی قابل سلام لیکن سجدیوں کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر سلام پڑھنا شرک ہے نہ آپ کے گھر کی بات ہے جس پر چاہا شرک جوڑ دیا۔ ہذا کم اللہ

اہلسنت و الجماعت

مرتبہ: محمد عمر اچھرہ - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سراسر موم یا تو سنگ ہو جا

ومن الناس من يقول آمنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم ایمان لائے اللہ

کے ساتھ اور دن آخرت کے ساتھ حالانکہ وہ مومن نہیں۔

دیوبندی مولوی محمد صاحب دمیان قمر دین صاحب و اکبر علی شاہ و حاجی

محمد اکرم صاحب و فتح محمد صاحب عطا اور ان کے حواریوں کی فاش گوئی اور ذود جبین

ہونے کی حالت اور شکست بر شکست دو تین ماہ گزر چکے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی حیات و ممات پر مذکورہ بالا دیوبندی حضرات کے درمیان اور بندہ کے درمیان

بحث جاری ہے۔ خداوند ایزد نے ان کو تین دفعہ اس مضمون پر شکست

فاش دی۔ لیکن وہ پجارسے ابھی تک المدة العزة الاثر فحبه جہنم

کے ماتحت گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عنایت فرمائے

چنانچہ مولوی صاحب مذکور نے اپنی دہابیت کے تیار شدہ شاگرد رشید

(جو ظاہراً اور باطناً مخلوق صورت و سیرت ہیں) سے ایک رسالہ

نکلوایا جس میں اپنی اور اپنے استاد کی تصویر خوب کھینچی، کیا آپ کے

دونوں کفروں کا جواب یہ شرارت ہے۔ سبحان اللہ جیسے روح ویلے

فرشتے استاد تو استاد تھے شاگرد ان سے بھی بڑھ گئے کل طویل الاعراض

رہ لبا الحق ہوتا ہے سوائے حضرت عمرؓ کے، کے مکمل بورڈ ہیں اس بات کا کوئی افسوس نہیں کہ انہوں نے مجھے جو کچھ کہا۔ کیونکہ جب یہ دیوبندی دیوبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے ٹھیکیدار ہیں تو مسلمانوں کو ان سے کیا تعلق کہ لحاظ کریں لیکن میں یہ انصافاً عرض کرتا ہوں کہ تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا اس واسطے ہے کہ آپ بڑے ہیں۔ خدا کم کرے ایسی بڑائی کو جو کفر کی گامزن ہو۔ آپ مسلمانوں میں بیٹھ کر اپنے کفریات کی کیوں نہیں صفائی کر لیتے اپنے تمام عمر کے کاموں میں فرقہ پرستی سے کام لیا اب دین میں بھی دھڑا بندی شروع کر دی مجھے آپ کے سامنے اپنا علم یا مقابلہ مد نظر نہیں بلکہ آپ کی ہدایت اور یکجہتی مقصود ہے کہ یا تو آپ مکمل حنفی بن جاویں یا مکمل دیوبانی۔ آپ حنفیت کے دانت دکھا کر دیابت کے دانتوں سے چبانا چاہتے ہو پوشیدہ پوشیدہ اپنے بہت مسلمانوں کو دیوبندی دیوبانی بنا دیا ہے قرب قیامت ہے۔ اس نفاق کو چھوڑ دیجئے ذرا اپنے ایمان دھرم سے کہیے کسی اہلسنت والجماعت نے بھی آج تک حضور صلعم کی ہتک کا مسک اختیار کیا ہے کہ بروز وصال سید الانام بھی کسی اہلسنت والجماعت نے کبھی ایسی تقریر کی ہو حاشا وکلا اس ہتک والی دیابتہ تقریر کے قائل اور پھر دعویٰ حنفیت یہ ہے۔ کالائی ہولار وکلا الی ہولار۔ دنئے اچھروی دیوبندی لوی الیس شکم اجل رشید کیا تم سے کوئی ہدایت والا آدمی نہیں۔ جو مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی کی اس دیابتہ تقریر کو کسی اہلسنت والجماعت کے پاس لے جاوے تاکہ ان کی قلعی کھل جاوے کہ آیا یہ واقعی کافر ہیں یا نہیں۔ تقریر مولوی مہر محمد

صاحب امام مسجد جٹال اچھرہ و مدرسہ دیوبند یہ فتنیہ اچھرہ

آپ حضور صلی اللہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ یہ لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں یہ کتنا بکواس ہے بتائیے عزرائیلؑ نے آپ کا روح قبض نہ کیا دو دن جسم بلا روح نہ پڑا رہا کیا حاضر و ناظر اور زندہ کو نہلایا جاتا ہے اگر آپ زندہ ہوتے تو خود نہ نہالیتے حضرت فاطمہ الزہراءؑ و ابابہ پیکار کر کیوں روئیں ابو بکر صدیقؓ کیوں روئے زندہ کو روئے کیا معاذ اللہ زندہ درگور کئے گئے۔ جنازہ زندہ کا پڑھا جاتا ہے یہ سب دلائل حاضر و ناظر کے خلاف ہیں آیات سے انک میت انهم میتون خدا نے کیوں فرمایا کل من علیہا فان کیوں فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت کس واسطے نازل ہوئی ان آیات سے ثابت ہوا کہ آپ میت ہیں (معاذ اللہ) حاضر و ناظر نہیں قبر کس کی ہے۔ حاجی کیا دیکھ کر آتے ہیں^۱ یہ ہے مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی و بابائی کی تقریر اسی تقریر کو دو دفعہ جمعہ میں بیان کیا گیا مولوی صاحب کی اس تقریر کو سن کر مسلمانان اچھرہ بہت متنفذ ہوئے تو مولوی صاحب مذکور نے پھر منبر پر فرمایا کہ یہ کافر ہیں جو حضور کو (معاذ اللہ) مردہ نہیں سمجھتے میں نے کہا مولوی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے بعینہ یہ تقریر غیر مقلدین کرتے ہیں اور میں نے اسی مضمون پر وہابیوں سے کئی مناظرے کئے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے شکست دی۔ چنانچہ حال ہی میں میں نے مولوی عبدالقادر روپڑی کو اس مضمون میں شکست ناش دی اور کئی وہابی تائب ہوئے آپ نے تو اس سے بھی بڑھ کر کفر یہ رویہ اختیار کیا بلکہ راجپال بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں آپ کا خاک پا ہے۔ دوسرا مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود پکے کافر بن گئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا من قال لافیه مسلم یا کافر فقد ربا، بھاجو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے مولوی صاحب جلدی توبہ کرو۔ مولوی صاحب کی اس ہٹ دھرمی پر مسلمانوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب چونکہ مولوی صاحب نے اسی حضور صلعم کی ہٹک کو اچھرہ میں اچھی طرح درس دینا تھا۔ آپ کی اس اشاعت میں آڑ بن گیا تو کہنا شروع کر دیا کہ محمد عمر حضور صلعم کے وصال کا منکر ہے حالانکہ حضور صلعم کی قبر موجود ہے پھر ہر روز اسی تقریر کو دہراتے بھلا اس عقلمند سے کوئی دریافت کرے آپ کے وقت وصال کا کون منکر ہے اگر انکار ہے تو آپ کی توہین آمیز وہابیت کا انکار ہے جو دلائل پیش کرتے اے ہو یہ تمام دلائل وہابیہ ہیں اور عقیدہ بھی وہابیہ یہ چال ہے دیوبندیت کی کہ عنوان حنفیت اور معنوں وہابی اب نمبر پر چڑھ کر ہر جمعہ اعتبار جایا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان اس کمر کو پہلے ہی جانتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کو غیبت الجب میں ڈال کر باپ کے سامنے روئے جل جلالہ نے فرمایا ہجاء ابابہم عشاء، سیکون کے وقت روتے ہوئے آئے اور خود ہی کہتے ہیں وما انت بمومن لئنا ولوکنا صدقین ؕ (اے باپ، تو ہماری بات نہیں مانے گا خواہ ہم سچے بھی ہوں گے ایسے ہی یزید بھی امام حسین علیہ السلام کو شہید کر کے رویا۔ آپ کا بھی وہی غور موجود ہے آپ کے رواسا کہتے ہیں کہ دیکھئے ہمیں وہابی اور دیوبندی کہا جاتا ہے حالانکہ ہم عارف باللہ حافظ فتح محمد صاحب کے خاندان سے ہیں۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر نہ تھا کیا حافظ صاحب کا عقیدہ اور آپ کا ایک ہے۔ ہرگز نہیں انہوں نے تو پہلے ہی آپ کو چکڑا لوی لکھا ہے کہ جو حیات النبی صلعم کا قاتل نہیں یہ چکڑا لوی کا شیدہ ہے سینے رو دکھڑا لوی ۳۴-۳۵ ہم تو انبیاء کی حیات کے قاتل ہیں بلکہ ان کے معاونوں کے لئے جنہوں نے اعلا کلمۃ الحق میں ان کی معاونت کی انکی خدمت اور مدد میں جان نثاری کی ان کیلئے اے جیسے قرآن مجید ایمان داری سے پڑھنا ثواب ہے اور بدعتی سے پڑھنا کفر ہے۔

قرآن میں حیات ثابت ہے پارہ دوم سورہ بقرہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياء ولكن لا تشعرون چکر الوی یہاں پر بھی تاویل فاسد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن زندہ ہوں گے تو ہم کہتے ہیں قیامت کو تو سب آدمی زندہ ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء کی کیا خصوصیت ہے جو ان حضرات پر احسان رکھا گیا غرض ایسی تاویلیں فاسد کرنا اسی کا شیعہ ہے اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں غرض کہ شہداء کی حیات قرآن مجید سے بوضاحت و صراحت ثابت ہے جس کو ایک دوسری آیت آل عمران ولا تحسبن الذين قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل یحیون فی تمام ثابت کر رہی ہے بھلا یہ ممکن ہے کہ جس انعام سے سپاہی اور فوجی سرفراز ہو تو سپہ سالار اور فوجی انسر محروم رکھے جائیں حاشا و کلا غرض کہ حیات انبیاء کی بطریق اولیٰ ثابت ہے کہ ان کو بوجہ قبو ع ہونے کی شہداء پر ہر طرح فضیلت ثابت ہے۔

یہ ہے جناب ہاشمی مدرسہ حافظ فتح محمد صاحب کی عبارت جو حیات نبی صلعم کے بحسبہ قائل ہیں (حافظ فتح محمد یہ نہیں جو جانب مغرب رہتے ہیں یہ تو کہتے ہیں کہ میں آپ کی قبر دیکھ کر آیا ہوں) (معاذ اللہ) اب ان کی تسلیم کریں یا ان کی لہذا اگر ذوقہ دیوبندی مولوی صاحب کی تقریر کے پیچھے اپنے دین کو بگاڑو گے تو شرعاً آپ کے کفر میں شک نہیں اور آپ کے نکاح فاسد اور مسلمانوں کے ساتھ ہر ناؤ بھی حرام، امامت بھی ناجائز یہ نہ سمجھیں کہ محمد عمر مقابلہ کر رہا ہے یہ غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کو مروہ نے آگ میں ڈالا وہ نہ ڈر سے وہاں بھی ایمان و کفر کا مقابلہ تھا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا مالی اور دستی مقابلہ کیا اور ایمان نہ لایا وہ پچھاڑا گیا ایسے ہی ابو جہل نے حضور اکرم صلعم کا مالی اور بدنی مقابلہ کیا ایمان نہ لایا اس کا کیا حال ہوا۔ یزید نے امام حسین علیہ السلام

کا مقابلہ کیا ایمان نہ لایا یہاں تیج کیا نکلا مالی اور بدنی مقابلہ کوئی مقابلہ نہیں بھائیو
صداقت کو دیکھو ہمیشہ یاد رکھو صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے اگر آپ دیوبندی نہیں تو جن دیوبندیوں
نے حضور صلعم کی توہین کی ہے ان کو کافر لکھئے۔ وان لم تفعلو ولن تفعلو فالتو
النار لیتی وقودھا الناس والحجارہ اعدت للکافرین اور اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کر سکو
گے تم تو ڈرو تم آگ سے جس کے ایندھن لوگ ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے کافروں
کے واسطے۔

ایک عرض قابل غور یہ ہے کہ مولوی مہر محمد صاحب منبر پر کھڑے ہو کر اپنے
منتقدیوں کو خوش کرنے کے واسطے اناخیر منہ کی شیطانی بڑھارتے ہوئے
فرماتے ہیں کہ دیکھو، تمام لاہور میں کتابیں پڑھانے والا میرا کوئی ثانی نہیں حالانکہ
کیوت کلمۃ تخرج من افواہم یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی
ہے کہ جناب کی وسعت علمی کا اندازہ مسلمان لگا چکے ہیں کہ میدان میں نکل کر ایک
ادنیٰ اعرابی خواندہ طالب العلم سے بات نہیں کر سکتے اور فخر اتنا کہ میں نے یہ کیا
وہ کیا فرمائیے آج تک کس میدان میں آپ کھڑے ہوئے اور کامیاب رہے
یا کوئی تصنیف کی ہے یا غیر مذہب کو اپنا بنایا ماشاء اللہ آپ کی تقریر سن کر
مسلمان بیزار ہو رہے ہیں چہ جائیکہ غیر مسلم مسلم بن جاویں خفتہ راخفتہ کے کنڈیدار
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے آپ ہی کے واسطے فرمایا ہے کہ تو قرآن
بریں خط خوانی بہ بری رونق مسلمان مولوی صاحب آپ کو کہاں کی دستار بندی
ہے۔ ذرا جواب لو دیں پائے کج راموزہ مے بایست کج ٹیڑھے پاؤں کو موزہ

بھی بیڑھا چاہیے نہ کہ آپ کسی چھوٹے آدمیوں کو بگاڑتے تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔
آپ نے مسلمانوں کے اس قلعہ کو گرایا ہے جن کے گرنے سے تمام اچھرو بلکہ
ترب و جوار کو بھی گرا کر جہنم میں لے جاؤ گے۔ مولوی صاحب میں سچ کہوں گا "ناخن
نہ دے تجھے اے پیچہ جنوں" دیگا تو اپنی عقل کے بچے ادھیڑ لیں خدا کے
واسطے اب بھی سنبھل جائیے تاکہ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں
کی تعداد کم نہ کریں اور ان بیچاروں کو اپنے دین پر ہی رہنے دیجئے۔ آپ نے
تمام اچھرو میں یہ مسئلہ نکال کر شور برپا کر رکھا ہے اگر آپ یہ مسئلہ نہ
نکالتے تو آپ کے اعمال نامے میں کیا فرق ہوتا اپنی ہی ردیاسی تو لے جاتے
دو مردوں کو تو امن سے میٹھے رہنے دیتے۔ اگر نہیں تو میں نے اپنے رسالہ اظہار
دیوبندیت میں آپ کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا ہے کیوں نہیں حاصل
کرتے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد عس۔ اچھرو

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين
تحقيق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور (صلعم) اور کتاب بیان کرنے والی آئی
یہ یوں لیٹیف نور اللہ با خواہم واللہ متصم نورہ ولوکلا الکافرون ط
ارادہ کرتے ہیں وہ تاکہ وہ اللہ کے نور کو بھجوا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے جو اللہ کو کفار پر لٹا دیں
قال النبی صلعم نبی اللہ صلی ————— (نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے)

اچھرہ میں

دیوبندیت کا اظہار اور شکسہ

منجانب: مفتی محمد عمر سند یافتہ دہلی۔ اچھرہ۔ ضلع لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باطل سے دینے والے اے آسمان نہیں ہم

سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اچھرہ کے روسار دیوبند پارٹی مولوی مہر محمد صاحب و میاں قمر دین صاحب
و میاں جان محمد صاحب و حاجی محمد اکرم صاحب و اکبر علی شاہ صاحب و فتح محمد عطا صاحب
اور ان کے حواریوں کی تین دفعہ شکست اور اسلام کا بول بالا۔

اچھرہ ضلع لاہور کے مدرس عرفی استاد دیوبندیت و دہابیت مولوی مہر محمد صاحب
عرصہ تقریباً پندرہ سال کی اندرونی کوشش سے دیوبندیت اور دہابیت کی تبلیغ فرما رہے
ہیں اور ان کے مدرسہ میں زیر اہتمام میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ علی الاعلان دیوبندی
اور وہابی کی سند دے کر ان دونوں مذہبوں کی ترقی کر رہے ہیں عرصہ دو ماہ ہوا مولوی مہر محمد
نے ایک مسئلہ دہابیت ظاہر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مفتاحِ خمسہ عطا نہیں فرماتے
عاجز نے مولوی صاحب مذکور کی خوب تردید کی جب میاں قمر دین اور حاجی محمد اکرم صاحبان اور
انکے حواریوں نے سمجھا کہ ہماری دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تو حیر
پر بروز جمعہ مولوی صاحب سے توبہ کرائی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری پچھلی تمام عمر غلطی پر
گزری لیکن اب میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتاحِ خمسہ اللہ جل شانہ نے
عطا فرمائے کیونکہ میں نے بزرگوں کی کتابیں اب پڑھی ہیں "خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے" قرآن
مجید و حدیث شریف سے نہ سہی بزرگوں کی کتابوں سے سہی، یہ دیوبندیوں کی پہلی شکست
ہے بعد ازاں مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہو سکی تردید فرمائی۔ جو
لوگ حضور کو حاضر ناظر جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ پھر اس پر تمام اچھرہ والوں نے شور مچایا۔ کہ
یہ میں نے خود مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرا عقیدہ نہیں ہے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم عطا ہوئے۔

مولوی صاحب ہر محمد دیوبندی وہابی بن گئے وہابی بن گئے۔ یہ شور سن کر میاں
 قمر دین صاحب نے بڑے زور سے دن دباڑے اپنے طلباء کو کہا کہ تم اتنے طلباء ہو
 تم سے ایک محمد عمر نہیں سمیٹا جاتا۔ تو تیس چالیس طلباء دیوبندی اور وہابی ہاتھ میں چاقو
 لے کر میری دکان پر مجھے قتل کے ارادے کے لئے آئے اور حملہ کیا اور گالی گلوچ
 بھی نکالیں۔ میں خدا کے فضل سے خاموش رہا۔ انہیں بازار والے میری دکان سے
 دھکیل کر دور لے گئے۔ اخیر جب روسا سائے دیوبندیوں نے یہ سمجھا کہ اب بات
 ظاہر ہو گئی ہے۔ اب محمد عمر کو چیلنج دو۔ مولوی چیرا غدین سے میری طرف چیلنج
 دلویا کہ ہم تمام اس مسئلہ پر مناظرہ کریں گے کہ حضور صلعم حاضر ناظر نہیں ہیں۔ میں
 نے چیلنج منظور کیا۔ حاجی محمد اکرم صاحب تحریراً فساد کے ذمہ دار بنے (جن کی
 تحریر ہمارے پاس موجود ہے) اس شرط پر کہ مناظرہ مسجد جامعہ نتیجہ دیوبندیہ میں
 ہو۔ اور تاریخ مناظرہ ۲۴ مئی کو ہو۔ عاجز نے منظور کیا۔ اور وقت
 مقرہ پر قرآن مجید اور کتب حدیث شریف اور اسماء جال و بزرگان دین لے جا
 کر مسجد جامعہ دیوبندیہ میں بعد نماز عشاء رکھ دیں۔ کتب کے انبار دیکھ کر
 تمام نئے دیوبندیوں کے طوطے اڑ گئے۔ مولوی چیرا غدین بیچارے تو خدا کے فضل و کرم
 سے حق کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی تاب نہ لا سکے۔ اور ان کے حضرت مآب
 مولوی ہر محمد صاحب دیوبندی گھر سے ہی تشریف نہ لائے۔ اب تمام گاؤں کے
 اجتماع کو کیا جواب دیں۔ آخر یہ جواب سوچا کہ حافظ عطاء محمد سے کہلوادو۔ کہ ہم
 نبی صلعم کو حاضر ناظر تسلیم کرتے ہیں۔ عاجز نے عرض کی مولوی ہر محمد صاحب اور
 مولوی چیرا غدین صاحب ویسے ہی وکالت کرتے ہیں۔ کیا خود نہیں کہہ سکتے

کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضور صلعم حاضر و ناظر ہیں۔ یا تحریر لکھ کر بھیج دیں۔
لیکن لحد اصرار تمام دیوبندی روسا نے تلی دی۔ کہ مولوی ہر محمد صاحب اب تسلیم
کرتے ہیں۔ ہم شاہد ہیں یہ ہے دیوبندیوں کی دوسری شکست۔

بعد میں بروز جمعہ مولوی ہر محمد صاحب دیوبندی نے جمعہ کے دن پھر تقریر
فرمائی کہ یہ لوگ تو حضور کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت
صلعم کو موت آئی۔ جب موت آئی۔ اب مردہ ہوئے (الیا ذالہ) تو مردہ حاضر و
ناظر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس اعتقاد کے بیان کرنے پر لوگوں نے مولوی ہر محمد صاحب
کے پیچھے غماز پڑھنی چھوڑ دی اور عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مولوی صاحب
نبی صلعم کو مردہ کہتے ہیں کہ جو حضور کو مردہ کہے اس کے پیچھے ہماری غماز نہیں ہوتی
چنانچہ مولوی ہر محمد صاحب نے خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ جو حضور کو (لنحوذ باللہ

من هذه الاعتقاد) مردہ نہیں سمجھتے وہ کافر ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی تو
میں نے جواباً کہا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے من قال لا خیر مسلم یا کافر فقد باء
بہا بنی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے۔ وہ خود کافر
ہے لہذا جو حیات النبی سمجھنے والوں کو کافر کہے گا وہ از روئے شرع محمدی کافر ہے
لہذا مولوی ہر محمد صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اس فرمان نبوی کے لحاظ سے کافر
ٹھہرے۔ اب مہتمم مدرسہ میاں قمر دین صاحب کو معلوم ہوا کہ ہمارے مدرسہ
میں تو ایسے طلباء موجود ہیں۔ جو حضور صلعم کے حاضر ناظر اور حیات النبی صلعم کے
تامل ہیں۔ چنانچہ جن طلباء کا یہ عقیدہ تھا۔ ان کو دریافت کر کے نکال دیا اور صاف
کہہ دیا۔ کہ اگر تم حضور صلعم کو حاضر ناظر سمجھتے ہو۔ تو ہمارے مدرسہ سے نکل جاؤ۔

جن طلباء نے کہہ دیا۔ کہ ہمارا عقیدہ استاد صاحب کا ہے ان کو رہنے دیا باتیوں کو نکال دیا۔ بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جنہوں نے تمام کتابیں ختم کر کے دورہ حدیث شریف بھی ختم کر لیا تھا۔ اور ان کو سند ملنی تھی۔ لیکن انہوں نے جواب دے دیا کہ اگر تم حضور کے معاذ اللہ نابود ہونے کا اقرار کرو گے تو سند دیتے ہو تو ہم ایسی سند کو حضور صلعم کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔ وہ نکل گئے لیکن آنجناب صلعم کی شان کے واسطے میت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اب اس مسئلہ پر دیوبندی روساء کو مولوی ہر محمد صاحب نے وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مستحکم بنا دیا ہے کہ جب کوئی میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ اور حاجی محمد اکرم اور ان کے حواریوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے۔ تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ آپ میت ہیں۔ تمام اچھرہ میں ان نئے دیوبندیوں نے معاذ اللہ وفات نبی صلعم کا وظیفہ لگا رکھا ہے۔ جب ان سے معاذ اللہ ممات نبی صلعم پر دلائل دریافت کئے گئے تو خود تو قاصر رہے۔ اپنا وکیل مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ کو بلایا۔ وہ تشریف لائے۔ تاکہ دیوبندیت کی ہر لگا جاویں حضرت گھوٹوی صاحب نے تشریف لاتے ہی وفات نبی صلعم پر زور ڈال دیا۔ چنانچہ حاجی محمد اکرم نے مجھے دکان پر پیغام بھیجا کہ آؤ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ جیسے دل چاہے تسلی کر لو۔ عاجز بتاریخ ۲۴۔ ۳ کو اسی وقت جامعہ دیوبند میں پہنچ گیا۔ تو مولوی غلام محمد صاحب نے دریافت کیا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں حضور اکرم صلعم کو حیات اور حاضر ناظر سمجھتا ہوں۔ اس کے مخالف کو از روئے قرآن مجید و احادیث مسلمان نہیں سمجھتا

مولوی غلام محمد صاحب نے دلیل طلب کی۔ عاجز نے دو آیتیں پیش کیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ آیتیں شہدائے حق میں آئی ہیں۔ ہم شہداء کو مردہ نہیں کہہ سکتے لیکن نبی اکرم صلعم کو مردہ کہہ سکتے ہیں۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ کے نزدیک شہداء انبیاء سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے "النبی ادلیٰ یا المؤمنین" نبی صلعم تمام مومنوں سے بالاتر ہیں۔ خواہ شہید ہوں یا صدیق دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے شہداء کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے۔ اولیٰک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء۔ پہلا درجہ نبی کا دوسرا صدیق کا تیسرا شہید کا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے خلاف اصرار بیان فرمایا کہ پہلا درجہ شہید کا۔ نبوت بعد میں۔ حالانکہ شہادت کے واسطے پہلے مہربوت کی ضرورت ہے۔ جب حضور مہر لگادیں تو کسی کو شہادت کا درجہ ملتا ہے ورنہ نہیں لیکن آپ نے الٹ بنا لیا ہے۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی بعد ازاں عاجز کی باری آئی۔ میں نے پانچ منٹ میں ان کے تمام اٹنے بیان کئے ہوؤں کو سیدھا بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے قرآن مجید و حدیث شریف میں کبھی سے کام لیا ہے۔ بعد ازاں دس منٹ میں میں نے بارہ آیتیں پیش کیں جو حیات النبی پر دال تھیں۔ ابھی میری تقریر جاری ہی تھی کہ مولوی صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا کہ میں نے شکست کھائی اور آپ جیتے۔ تمام سامعین مجاہدو! خدا کے سامنے گواہ رہنا کہ میں اس مضمون میں جھوٹا ہوں۔ اور مولوی محمد عمر صاحب سچے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب نے گلے لگایا اور مصافحہ کیا اور تشریف لے گئے اور میں دکان پر واپس آگیا۔ یہ ہے اچھڑی روسا نئے دیوبندیں

کی تیسری شکست۔

باوجود تین شکستوں کے ابھی تک انہیں مسائل پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ اشتہار پبلک کی ہدایت کے واسطے شائع کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدارِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت از روئے شرع محمدی ہمارے اعمال و اقوال پر ضرور موقی ہے۔ لہذا حضور ان نئے دیوبندیوں پر بھی انشاء اللہ ضرور شہادت دیں گے کہ یہ لوگ ہیں یا اللہ۔ تو نے تو مجھے ان کی شہادت کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا لیکن یہ لوگ مجھے معاذ اللہ مردہ کہتے تھے اور اسی بات کا درس دیتے تھے اور اسی بات پر لوگوں کو مولوی بنا کر سند دیتے تھے۔ حضور صلعم کو مردہ کہنے والو (لَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ) کلمہ بھی چھوڑ دو۔ کیونکہ اس میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اب میاں سر اجدین صاحب بغل زن ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھا پہلے تمام اچھرہ نے مجھ پر فتویٰ لگایا تھا۔ کیونکہ میں حیات النبی کا قائل نہ تھا۔ لیکن اب تو معاذ اللہ“ ممات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جامع فتحیہ اچھرہ میں لہرا رہا ہے۔ افسوس! اس مدرسہ کا پودا اس ولی اللہ کا لگا ہوا ہے جس کا مذہب یہ تھا کہ دیوبندی کافر ہیں اور جو دیوبندیوں کا فرزند سمجھے۔ وہ بھی کافر ہیں، میں نبی صلعم کو حیات سمجھتا ہوں اور جو نہ سمجھے کافر ہے اب تک مدرسہ کی حالت یہ ہے۔ کہ کھانا مسلمانوں کی گیارھویں کا۔ لیکن استاد دیوبندی طلباء دیوبندی اور وہابی ناخلم وغیرہ معاون وہابی۔ ہا علیہنا الا البلاغ المبین۔ ۷

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو
حضرت عالم عامل عارف مجتہد غلام محی الدین صاحب فتویٰ نے خوب فرمایا ہے

ہست یکے فرقہ رہا بیاں منکر زامداد دلی درجہاں
بلکہ زامداد دلی منکر اند باہمہ اموات مسادی نہہند
لعنت حق بادبرائیں اعتقاد رفت مسلمان ایشاں بباد
صورت شاں صالح و باطن پلید صحبت ایشاں نکلن اے سعید

نُسخہ خبری

میں ان تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے حیات نبی صلم پر مناظرہ کر لیں اور یہ لوگ معاذ اللہ حضور کی ممت ثابت کر دیں۔ ان کے ثابت کرنے پر ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا بشرطیکہ فساد کے ذمہ دار خود بنیں۔ ورنہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ بوقت وصال حضور صلم فرشتہ بھی آتا ہے تو عرض کرتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اشتاق الی لقاءک
یا محمد صلم بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے،
مسلمانو! تم ایسے لوگوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ جو معاذ اللہ حضور کو مردہ کہتے ہیں۔
مخادم۔ محمد عمر اچھرہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
نوشہٴ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
ان جہنوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چشمہٴ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
اسکی نافذِ حکومت پہ لاکھوں سلام
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
اس دل افروز سات پہ لاکھوں سلام
اسکی قاہرِ ریاست پہ لاکھوں سلام
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
شبِ اسری کے دولہا پہ دائمِ درود
جسکے سجدے کو خراب و کعبہٴ جہنم
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
جس سے تاریکِ دل جگمگانے لگے
وہ دین جسکی ہر بات وحیِ خدا
وہ زبان جس کو سب کن کی کہنی کہیں
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگین
”لَبَّيْهُ الْقُدْرُ“ میں مطلعِ الفجر حق
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام	جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا
اس مہِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام	جس کے آگے سرِ مردانِ خسم رہیں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام	پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام	جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام	جسکو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں،
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام	نور کے چٹھے لہرائیں دریا بہیں
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام	کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام	اک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	نجم سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

السلام اے رحمت اللعالمین	السلام اے شفیعُ المزمین
السلام اے بے نظیر و بے مثال	السلام اے جمال و باکمال
السلام اے پیشوائے مرسلین	السلام اے سبز گنبد کے مکین
السلام اے باعثِ ہر دو جہاں	السلام اے مالک کون و مکان

یہ سلام عاجزانہ ہو قبول	اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول
سبز گنبد کی زیارت ہو فیض	اے خدا کے لاڈلے پیارے حبیب

<https://ataunnabi.blogspot.com/>